نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

تحفۃ السّعداء

مصنفہ

خواجہ کمال

(م۔ بعد ۱۰۱۶ھ)

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

Marfat.com

Marfat.com

نایاب نوادر کی اشاعت

تحفۃ السّعداء

(مصنفہ)

خواجہ کمال

(م - بی - ۱۰۱۶ھ)

MEN
209719

DATA ENTERED

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Marfat.com

تحفۃ الشعراء

تقدیم: حکیم حسین خاں شفا

تقسیم کار:

صدر دفتر:

• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۶
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

۱۹۹۱ء

قیمت : بیس روپے

لبرٹی آرٹ پریس (پرو پرائٹرز مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) نئی دہلی میں طبع ہوا

Marfat.com

حرفِ چند

تصوف مخطوطات کے موضوع پر خدا بخش جنوبی ایشیائی علاقائی سمینار مارچ ۸۵ء میں ہوا تھا۔ اس سمینار میں تصوف پر عربی، فارسی کے قلمی ذخیروں کو جس تفصیل سے کھنگالا گیا، وہ بڑا نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ ہندستان کے معروف و غیر معروف پبلک اور نجی ذخیروں کے جائزے کے بعد ایک فہرست ایسے اہم ترین غیر مطبوعہ مخطوطات کی تیار ہوئی تھی جنھیں جلد از جلد پہلی فرصت میں ایڈٹ کرکے اور ممکن ہو تو ترجمہ میں بھی، دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

تحفۃ السعدا رکی پیشکش (عکسی متن مع اردو ترجمہ) اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

——— ادارہ

۲۲-۱۲-۲۰۱۱

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

تقدیم	حکیم محمد حسین خاں شفا	تین
تحفۃ السعداء (عکسی متن)	خواجہ کمال	۱
تحفۃ السعداء (ترجمہ)	حکیم سید محمد یوسف پھلواروی، پٹنہ	۱۱۵
دیباچۂ مصنف		۱۱۷
ذکر بندگی شیخ قوام الدین لکھنوی		۱۱۸
ذکر بندگی مخدوم شیخ سارنگ		۱۲۳
ذکر بندگی مخدوم شیخ محمد قطب المشہور بشیخ مینا لکھنوی		۱۲۷
ذکر مخدوم قطب العالم شیخ سعد خیرآبادی		۱۴۰
ذکر سراج الاسلام شیخ محمود		۱۷۵
ذکر بندگی مخدوم شیخ کمال		۱۷۹
اختتامیہ: کچھ تحفۃ السعداء کے بارے میں	حکیم سید محمد یوسف پھلواروی، پٹنہ	اختتامیہ/۱-۳

Marfat.com

Marfat.com

حکیم محمد حسین خاں شفا
کیٹلاگر، رضا لائبریری، جیل روڈ، رامپور، یو۔پی

○

شیخ سعد قدوائی خیرآبادی خلیفہ وسجادہ حضرت شاہ مینا لکھنوی اپنے عہد کے مشہور صوفی عالم اور مصنف تھے۔ آپ کی وفات ۱۶ ربیع الاول ۹۲۲ھ مطابق ۱۵۱۶ء میں بعمر ۱۰۸ سال ہوئی۔ شیخ سعد کے عقیدت مندوں میں امیر غریب، عالم، عامی، مسلم وغیر مسلم غرض کہ ہر طبقہ و فرقہ کے افراد شامل تھے۔ ان کے مریدین کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ شیخ کے تذکرے میں ۲۹ نام صاحب اجازت خلفا کے آتے ہیں جن میں سے اکثر مشاہیر، مفتی، مولوی و امراء ہیں۔ شیخ کے عقیدت مندوں میں فیضی کا شمار بھی ہوتا ہے۔ اس نے قطعہ تاریخِ وفات کہا تھا۔

حیف آں شاہ ولایت شیخ سعد گشت در فردوس اعلیٰ جاء گیر
بہ چو مخدوم کبیر اور القب لاجرم شد سال "مخدوم کبیر" ۹۲۲ھ

شیخ سعد کے جستہ جستہ حالات تو مختلف تذکروں میں ملتے ہیں لیکن میرے علم میں کوئی مستقل جامع سوانح نہیں ہے۔ رامپور کے ذخیرۂ تصوف میں شیخ سعد کی سوانح سے متعلق ایک مخطوطہ "تحفۃ السعد" نامی ہے اور حسن اتفاق سے اس کے دو نسخے ہیں جس میں ایک رضا لائبریری رامپور میں اور دوسرا مولانا منہاج الدین مینائی کے ذاتی کتب خانہ میں ہے۔ رضا لائبریری کی فہرست مخطوطات فارسی میں فن تذکرہ صوفیا کے ذیل میں مذکور ہے:

مصنف خواجہ کمال، اوراق ۵۰، کاتب غریب داس، سنہ کتابت ۳۰ شعبان ۱۱۷۵ ہجری

نسخۂ مینائی پر مذکور ہے مصنف خواجہ کمال، صفحات ۱۱۸، کاتب مظفر علی، سنہ کتابت ۱۳۰۳ھ، سنہ تصنیف ۱۰۱۶ھ۔

نسخۂ مینائی اگرچہ خوش خط نستعلیق میں ہے لیکن کاتب کم سواد ہے نام مصنف کچھ اس طرح لکھا گیا ہے جسے کمال یا جمال پڑھا جاسکتا ہے اور کسی نے سنہ کتابت بجائے ۱۰۱۶ھ کے ۱۰۱۷ھ تحریر کردی ہے یہ دونوں اندراج نسخۂ مینائی میں غور طلب ہیں۔ ترقیمہ میں مذکور ہے کہ مظفر علی کاتب نے خواجہ عبداللہ کے نسخے مکتوبہ ۱۲۰۶ھ سے

Marfat.com

نقل کیا۔ غالباً نسخہ مینائی جس نسخہ خواجہ عبداللہ سے منقول ہے وہ کرم خوردہ تھا جس کی وجہ سے اس کے کاتب مظفر علی نے جگہ جگہ نقطے دے کر بیاض چھوڑ دی ہے اور جہاں مصنف کا نام آیا ہے وہ جگہ یا تو خالی چھوڑ دی ہے یا کمال لکھ دیا ہے۔ مظفر علی سے غریب داس کاتب نسخہ رضا لائبریری کا علمی مقام بلند ہے۔ غریب داس نے صحت کتابت کا زیادہ خیال رکھا ہے۔ ادھر غریب داس نے غالباً نسخہ مصنف سے نقل کی ہے جب کہ مظفر علی نے بہت بعد کے نسخے سے نقل کی ہے۔ اس وجہ سے اس میں اغلاط بھی زیادہ ہیں۔ دونوں نسخوں میں اختلاف متن کا سلسلہ خطبہ سے شروع ہو کر ترقیمہ تک برقرار ہے۔ نسخہ رضا۔

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد الداعی الی الحق نسخہ مینائی الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ۔

مصنف اپنے عہد کے فاضل ہیں۔ فارسی نثر نگاری کے ساتھ عربی وار دو پر بھی قادر معلوم ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ ہندی دوہے اور جملے بھی ہیں شیخ سعد عوام سے گفتگو عوامی زبان اور لب ولہجہ میں کیا کرتے تھے اور علماء سے علمی زبان میں۔ مصنف نے کوشش کی ہے کہ شیخ سعد کے جملے اور فقرے قلم بند ہو جائیں شیخ سعد کا ایک مدرسہ بھی تھا جس سے سند فراغ ملا کرتی تھی اور ایک کتب خانہ تھا جس کے ناظم و کاتب مولانا احمد تھے۔

مصنف نے اس کتاب کے دیباچہ میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ اس کتاب میں جہاں بھی قطب العالم لکھا گیا ہے اس سے مراد شیخ سعد ہیں۔ چنانچہ شیخ کے افکار و نظریات تصوف کے سلسلے میں لکھتے ہیں نقلست کہ قطب العالم می فرمودند۔

الشریعۃ کالسفینۃ والطریق کالبحر والحقیقۃ کالدر فمن اراد الدر رکبت فی السفینۃ ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر فمن ترک ھذا الترکیب لم یصل فی الدر۔

مصنف نے مقام شریعت اور مرتبہ شیخ طریقت کے بارے میں شیخ سعد کا یہ قول نقل کیا ہے نقلست اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب وسنت واجماع صحابہ بود آں شیخ لائق شیخی واقتدائی نبودہ ہر کہ بدو اقتدا کند بمقصود نرسد۔ مصنف نے نسخہ مینائی میں بھی اپنے آپ کو شیخ کمال کا مرید بتایا ہے چنانچہ صفحہ ۱۰۸ پر مذکور ہے:

ذکر سلطان العاشقین برہان السالکین مخدومی مرشدی وسیدی صاحب الوجد والحال بندگی مخدوم شیخ کمال روح اللہ روحہ او صل الینا فیوضہ اگرچہ تعریف و مدح ایشاں مناسب مرتبہ امثال ما نیست۔

نسخہ رضا لائبریری کی عبارت بھی یہی ہے۔ اس سے مصنف کا خواجہ کمال کا مرید ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مصنف نے اس کتاب کو عنوانات یا ابواب پر تقسیم نہیں کیا ہے ہر واقعہ کو الگ "نقل است" سے شروع کیا ہے جو کہیں کہیں ایک ایک صفحہ میں تین چار جگہ آیا ہے اور کہیں تین چار صفحات پر محیط ہے۔ طرز تحریر روایاتی وحکایاتی

Marfat.com

ہے۔ پہلے کوئی اصول یا قول اس کے بعد اس سے متعلق کوئی حکایت، غیر فطری واقعات، وظائف، تعویذات اور عملی عبادات کا ذکر بہت کم ہے۔ انسانی ہمدردی، کمزوروں پر رحم، جانداروں کے ساتھ حسن سلوک، خانقاہ سعد میں آنے والوں کے واقعات شیخ سعد سے مختلف مجلسوں میں پوچھے گئے مذہبی، علمی، طبی، خاندانی اور سیاسی معاملات سے متعلق سوالات و جوابات شامل ہیں۔ جگہ جگہ مختلف کتابوں کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ بزرگوں کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ میں نے دوران مطالعہ "نقل است" کو مستقل ایک عنوان اور باب قرار دے کر خلاصہ مضمون کو فہرست مضامین کتاب بنانے کی کوشش کی ہے اور فہرست، مقامات، اشخاص، کتابیات مرتب کر دی ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی حالات مشائخ کو سنہ وار بیان کرنا ہے اور تعلیمات تصوف کے ساتھ خاندانی، تاریخی، سماجی و سیاسی حالات کا اظہار ہے۔ اس وقت ہمارے پاس صرف نسخہ مینائی ہے۔

تاریخی اعتبار سے اس کتاب کے مرکزی کرداروں میں شیخ قوام الدین م ۸۰۰ھ شاہ مینا، ولادت ۸۰۰ھ/۱۳۹۷ء، وفات ۸۸۴ھ/۱۴۷۹ء، شیخ سعد م ۹۲۲ھ/۱۵۱۶ء ان کے خلیفہ سراج الاسلام محمود وفات ۹۳۸ھ/۱۵۳۲ء، سراج الاسلام کے فرزند و خلیفہ شیخ کمال وفات ۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء اس میں خود مصنف بھی شامل ہیں۔ چونکہ شیخ سعد سے خواجہ کمال تک یہ سلسلہ خاندان قدوائی میں ہی رہا ہے اس وجہ سے اس خاندان کے بارے میں کافی معلومات ہیں۔ واقعاتی اعتبار سے یہ کتاب شیخ قوام الدین عباسی لکھنوی م ۸۰۰ھ کے حالات اور شاہ مینا کی ولادت ۸۰۰ھ/۱۳۹۷ء سے شروع ہو کر سنہ تصنیف ۱۰۱۶ھ پر ختم ہوتی ہے اور تقریباً ۲۱۶ سال پر محیط ہے۔ یہ زمانہ تاریخ ہندوستان اور تحریک تصوف میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جن کی کچھ جھلکیاں اس کتاب میں بھی ہیں۔

حالات شیخ سعد کے سلسلہ میں ہمارے پاس مستند ماخذ صرف تصنیفات شیخ سعد

آغاز حمد، نعت سے ہے۔ ترقیمہ میں دونوں نسخوں کے کاتبوں نے اپنا نام سنہ کتابت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ نسخہ رضا لائبریری غریب داس نے شیخ سعد کے مشہور خلیفہ شاہ صفی اللہ کے مکان پر نقل کیا ہے جن کا ذکر متن میں کئی جگہ آیا ہے۔ مصنف نے ایک کیمیاگر جوگی کی خانقاہ سعد میں آمد کی روایت شاہ صفی سے نقل کی ہے۔

دیباچہ میں مصنف نے اپنا تعارف اس طرح کرایا ہے:

فقیر حقیر ضعیف گناہ گار امیدوار رحمت پروردگار غفار خواجہ کمال خاک روب آستانہ قدوۃ العارفین

Marfat.com

عمدۃ السالکین قطب الصادقین شیخ سعد خیرآبادی قدس سرہ۔ مصنف نے متن میں بھی اپنا اور اپنے پیر کا ذکر کیا ہے۔

خواجہ کمال خانقاہ شیخ سعد کے سجادہ اور مخدوم شیخ کمال بن سراج الاسلام محمود کے خلیفہ و جانشین شیخ کمال شیخ سعد کے بھتیجے بھی تھے۔ دیباچہ میں مصنف نے تحریر کیا ہے کہ میری ایک تمنا تھی کہ شیخ سعد کی سوانح مرتب کروں لیکن حالات اور دیگر مصروفیات نے تکمیل تمنا کی مہلت نہیں دی۔ مگر جب فرزند عزیز شاہ حمید ابو الفیض کا اصرار حد سے بڑھ گیا تو میں ۱۰۱۶ھ میں اس کام کی تکمیل کر دی۔ چونکہ مصنف خود بھی عالم و فاضل ہیں اس لیے انھوں نے اس کتاب کو دلچسپ و معلومات افزا بنانے کی پوری کوشش کی ہے اور اس میں اس عہد کے تاریخی و سماجی واقعات، خاندان مینائی و قدوائی کے بارے میں ابتدائی معلومات، امرا اور عوام کے تعلقات، فوج کا ظلم اور زیادتی نیز علما، و صوفیا اور موسیقاروں کا بھی تذکرہ ہے۔ مصنف نے شیخ کے حالات و تعلیمات کے سلسلے میں جہاں تک ممکن ہو سکا ہے خود تصنیفات شیخ سے مع حوالے کے حالات نقل کیے ہیں۔ وہ شیخ کے نام کے بارے میں لکھتے ہیں تحفۃ المحمود میں شیخ سعد نے تحریر کیا ہے۔

اضعف عباد اللہ القوی العالی سعد بن مکرم المعروف بقاضی بدھن الخلجی القرشولی شیخ عبدالحق اور علی میاں اور دوسرے تذکرہ نگاروں نے شیخ کا نام سعد الدین لکھا ہے۔ شیخ نسلاً بنی اسرائیلی تھے ان کے جد امجد قاضی قدوۃ الدین المعروف بقاضی قدوہ، روم سے ہندوستان آئے۔ آپ کی اولاد قدوائی کہلائی اور خوب پھلی پھولی۔ شیخ سعد نے اپنے خاندان کے بارے میں کافی لکھا اور بتایا ہے۔ انھوں نے سلسلۂ سلوک کے ساتھ جو حضرت علی سے ملتا ہے اپنا پورا سلسلۂ نسب بھی نقل کیا ہے جو حضرت یعقوب علیہم السلام سے ملتا ہے اور اس اعتبار سے قدوائی اور افغان یوسف زئی ہم نسب ہیں۔

شیخ سعد حصول التعلیم کے لیے لکھنؤ آئے اور پھر حضرت شاہ مینا کے مرید ہو کر لکھنؤ کے ہو گئے۔ خواجہ جمال اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب نے ان کے اساتذہ اور تصنیفات کی فہرست نقل کی ہے جس میں شرح مصباح، کافیہ شرح حسامی، شرح بزدوی، شرح رسالہ مکیہ، تحفۃ المحمود، رسالہ اجابت السماع، خواب نامہ اور ایک کتاب مجمع السلوک ہے جس میں "ملفوظات شاہ مینا" کو شیخ سعد نے جمع کیا ہے۔ یہ خزانۂ جواہر جلالیہ کی طرز پر ہے۔ اس کا ایک نسخہ ذخیرہ رامپور میں ہے۔ خواجہ کمال نے شیخ سعد کا سلسلۂ سلوک ان کے پیر و مرید استاد و شاگرد، ہم عصر صوفیا، علما، اور ان میں سے شیخ سعد کے کچھ سے برادرانہ اور کچھ سے حریفانہ روابط کا تذکرہ کیا ہے۔ کچھ فقہ،

Marfat.com

قرآن اور احادیث کی توضیحات۔ حضرت خضر کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں شیخ سعد نے مسلک تصوف کی ترجمانی کی ہے۔ مصنف نے حکمرانوں سے تعلقات، ذوق موسیقی، اور اس عہد کے شیخ سے وابستہ موسیقار اور کچھ معاصرین لکھنؤ سے چشمک کا ذکر کیا ہے۔ "تحفۃ السعداء" سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے شمالی ہند میں مختلف سفر کیے جس میں دہلی، آگرہ، بدایوں اور قنوج وغیرہ بھی شامل ہیں۔ سلطان سکندر لودھی بھی شیخ سے ملاقات کو آیا کرتا تھا۔ ان میں ابراہیم لودھی سے اکبر تک کا ضمناً تذکرہ ہے۔

سراج الاسلام محمود کے ذکر میں بابر اور شہزادہ ہمایوں میں اختلاف اور محمود کے صلح کرانے کا تذکرہ آیا ہے۔ نسخہ مینائی میں صفحہ ۱۰۴ سے ۱۰۸ تک سراج الاسلام، بابر اور ہمایوں وغیرہ کا تذکرہ ہے جو تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ ۱۰۸ صفحہ سے مصنف نے اپنے پیر اور معاصرین کا تذکرہ کیا ہے۔ جو ۱۱۸ صفحات پر یعنی اختتام کتاب تک پھیلا ہوا ہے۔

خواجہ کمال نے اس کتاب میں شیخ سعد اور شاہ مینا صاحب کے اجداد و اخلاف کے بارے میں جتنا مواد جمع کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ شیخ سعد کا بیان ہے کہ:

جب میں بغرض بیعت حضرت شاہ مینا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے روزہ رکھوایا اور نماز عشاء کے بعد غسل کروایا۔ بعد ازاں حضرت نے مجھے قبلہ رو بٹھایا اور خود قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد مجھے کچھ خوشبو عطا کی۔ اور اذکار مسنونہ کے ساتھ سند سلسلہ کی تلقین کی جو اٹھارہ واسطوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

خواجہ کمال نے یہ پوری سند نقل کی ہے۔ اس سند میں سلسلے کے مشہور بزرگ شیخ قوام الدین کا نام نہیں ہے ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ بقول شاہ مینا صاحب آخری زمانے میں ان کا عمل برمذہب امام جعفر رضی اللہ عنہ بودہ است۔ خواجہ کمال لکھتے ہیں۔ شیخ سعد نے فرمایا۔

میں نے بیس سال حضرت شاہ مینا کی خدمت میں گزارے اور اس دوران کبھی انھیں ٹانگیں دراز کیے ہوئے نہیں دیکھا۔ شاہ صاحب ہمیشہ قبلہ رو بیٹھا کرتے تھے۔ وہ نہ تو کبھی اچھے کھانے کی فرمائش کرتے اور نہ اچھا کپڑا سلوانے کی۔ شاہ مینا صاحب فرماتے تھے "جو صوفی اچھا کھائے پیئے یا پہنے وہ صوفی نہیں بلکہ رہزن دین مصطفوی ہے صوفی کو چاہیے کہ ہمیشہ وضو کر کے کھائے تاکہ شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو اور کھانے کے دوران بھی تسبیح جاری رکھے اور کھانے سے فارغ ہو کر وضو کرے تاکہ کھانا

Marfat.com

بوجھ نہ بنے۔ خواجہ کمال کا کہنا ہے کہ:

شیخ سعد قولاً و فعلاً اپنے مرشد کا اتباع کیا کرتے تھے وہ تصوف کو قرن الاوّل کا احسان خیال کرتے تھے۔

شیخ سعد کے اقوال زرّین میں یہ بھی شامل ہے:

اگر پیر کا قول و فعل کتاب، سنت اور اجماع صحابہ کے خلاف ہو تو قابلِ اتباع نہیں ہے اور ایسا شخص منصب رشد و ہدایت کے لائق نہیں ہے۔ خواجہ کمال نے جگہ جگہ شاہ مینا صاحب کے اقوال کو نقل کیا ہے، ملفوظات شاہ مینا کا ایک مجموعہ سید محی الدین رضوی کا مرتبہ مطبع مرقع عالم ہردوئی سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا ایک نادر مخطوطہ مولانا "منہاج الدین مینائی" کے پاس ہے اور نسخے بھی ملتے ہیں۔ شاہ مینا صاحب کے حالات و تعلیمات پر کافی لکھا جا چکا ہے۔

کتابیات

- انوار صوفیہ ترجمہ اردو اخبار الاخیار فی اسرار الابرار از عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ اشرف پریس لاہور ۱۹۶۲ء شیخ سعد کے اجداد، اخلاف اور سلسلے کے دیگر بزرگ شیخ قوام الدین صفحہ ۳۴۳، شیخ سارنگ ۳۲۷، شیخ مینا صفحہ ۳۲۸، وغیرہ کا ذکر۔
- مجمع السلوک و الفوائد (ملفوظات، افادات، و حالاتِ شاہ میناہ) مصنفہ شیخ سعد نسخہ رضا لائبریری نمبر کتاب ۸۷۲ سن تصنیف ۸۸۹ھ
- تحفۃ السعدا: نسخہ رضا لائبریری تذکرہ صوفیا نمبر کتاب ۲۳۴۲ کاتب غریب داس سن کتابت ۱۱۷۵ھ

  نسخہ دوم: " " بخط خواجہ عبد اللہ مکتوبہ ۱۲۰۶ھ ورق ۵۴ نمبر کتاب ۲۳۴۳

  نسخہ مینائی: بخط مظفر علی کاتب
- تاریخ دعوت و عزیمت: مولانا ابو الحسن علی ندوی
- شیخ سعد الدین خیر آبادی: از ریاض الانصاری، برہان دہلی۔ جنوری ۱۹۸۰ء
- شیخ سعد الدین خیر آبادی: (استدراک) از پروفیسر محمد اسلم لاہور۔ برہان دہلی فروری ۱۹۸۰ء
- ملفوظات شاہ مینا، مخطوطہ کتب خانہ مینائی
- دیگر مطبوعات مطبع مرقع عالم ہردوئی۔

Marfat.com

تحفۃ السعداء

مصنفہ

خواجہ کمال

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة علی نبیه محمد الداعی الی الحق وطریقه صلی الله علیه وسلم وعلی آله
وصحبه علی الاخوان لعموده وشریعته بعد بد اما بعد فقیر حقیر ضعیف نحیف گنهکار
امیدوار رحمت پروردگار غفار خواجه کمال خاکروب آستانه قدوة العارفین و عمدة
السالکین قطب العارفین مخدوم شیخ سعد خیرآبادی قدس الله سره واوصل الینا فتوحه
بارها در خاطر میگذشت و در دل میگذشت که بعضی بشرح احوال و مقال و عادات
و ریاضات و اذکار پیران خود در سلک تحریر و بیان تقریر منسلک گرداند تا فواید خاص و عام
رساند اما بواسطه وفور علایق و هجوم عوایق میسر نمیشد تا آنکه در تاریخ سنه الف
ستة وعشر فرزند سعادتمند شاه محمد ابوالفیض از این فقیر مثل این صورت که در دل
گذشته بود و در خاطر تنگی گشته استدعا نمود لاجرم بقدر وسع طاقت در تحریر و تقریر
کوشش نمود و مسمی به تحفة السعداء والله الموفق للاتمام و تسهیله لکل عسیر الانام ذکر

Marfat.com

ذکر بعض درویشان و محبت عارفان از بعض الشریفین شنیده که شیخ قوام الدین
عباسی لکهنوی نقل است که مولد و مزار ایشان در شهر کره بود و درین ناگو
خود انتقال نموده در شهر لکهنؤ اقامت فرموده بود و مخدوم شیخ قطب الدین والد
پیر دستگیر بنده که شیخ مینا قدس سره که برادرزاده و مرید شیخ قوام محی الدین
بودند نیز او برادر خود از قلعه کره مانکپور آمده در خطه لکهنؤ ساکن شده بودند و سرهای که این
رساله پیر دستگیر بنده گور خوانده شده اند و مخدوم شیخ مینا قدس سره خوانده شده و سرهای که
قطب العالم مسطور میکرد و مقصود بندگی مخدوم شیخ سعد قدس سره نقل است
که بندگی شیخ قوام الدین عزیمت حج کرده بودند وقتی در بیابان تشنگی تشنه شده بودند فرموده
که کسی هست که آب بدهد بنشیند حج بگیرد و لیکن کسی در آنجا نبود شخصی شربت آب داد و او را
سیراب گردانید آنگاه آواز داد مانند گانی تو بوده در هر سال نام تو حج مبرور خواهد
نوشت به سبب شفقتی که بر بنده بسیار کرده کردی نقل است که بندگی مخدوم شیخ
قوام الدین را ارادت بندگی شیخ نصیر الدین محمود اودهی بود و خلافت از مخدوم جهانیان
سید جلال الحق والدین قدس سره بوده است و تلقین ذکر از مخدوم جهانیان
و از شیخ قطب الدین دمشقی مصنف رساله مکیه نیز بوده است در شیخ معیار التصوف
که تصنیف بندگی شیخ قوام الدین است در آنجا تحسین نوشته اند نقل است که بندگی
مخدوم شیخ قوام الدین متاهل بودند و فرزندان داشتند پسر کلان ایشان نظام
نام داشت روزی شیخ قطب الدین در جماعت نماز میگذارد و شیخ نظام عقب ایستاده بودند

Marfat.com

میان مخدوم و شیخ قطب الدین در راه مدینه نماز ایستادند چون از نماز فارغ شدند
در خاطر میان قطب الدین کلفت رسیده که فرزندان مخدوم بحضور مخدوم حرمت من
نگاه نمیدارند بعد از مخدوم عزت من چه خواهد شد وقت نماز دیگر برای جماعت حاضر
شدند مخدوم را بسبب کوفت ایشان معلوم شد فرمودند که کسی برادر قطب الدین را
آزاری رسانیده او خواهد ماند شیخ نظام را گفته بود به تشویش شده باشد که در آن هلاک شدند
نقل است که روزی مخدوم بمشکوة خود فرمودند که برادرم قطب الدین گاه گاهی برای کاری
در خانه می آید و شما از وی پنهان نشوید او بجای فرزند شماست من بعد بحضور او شوید
پیش او آیند بی پرده باشند مخدوم فرمودند که سخن ما قبول نمیکنند وقتی خواهند
آمد و از دیدار خواهند بود که سر برهنه و پا برهنه پای خواهند افتاد می آرند که چون مخدوم فوت
شدند بعد از سیوم او در شیخ قطب الدین گفتند که من از وطن بمحبت خاطر برادر خود جدا
شده در غربت مانده بودیم برادرم که نماند من نیز به وطن خود میروم غم غریبی و
محنت چرا کشم آخر شهر خود رویم شهریار خود باشم این سخن را اندرون
کسی نه از بی بی گفت از شنیدن این حدیث چنان بی اختیار مضطرب گشتند
که از سرپوشی و پای افزار خبر نداشتند سر برهنه و پا برهنه دویدند و در پای شیخ
قطب الدین افتادند خیال برادر خود نمودند حال بعینه چنان که گذشته بود در سبب
قطب الدین هم در لکهنو ماندند و قصد وطن خود نکردند و هم از ایشان نقل است
که کار سلوک و تصوف کار هر کس نیست که فلان جامه کوتاه می پوشد پس نیز بپوشم

Marfat.com

پرسیم یا ملازمان نماز بسیار میکنید و من نیز کرده ام سب این کار کسانی نیست که عمر خود بسر مانی

این خانه خرابی ده برو المونه با نیست سیمرغ نتواند که کند خانه بکوه قاف مپی

شیوه همون علمی تحصیل کنند از علما یک‌دو هم بحظ علم بس گفتن و مجادل

و مجادله مجلس بودن و ببار صدر نشینی غره باه طلب کردن مشغول مانند

بعمل مشغول نماند بار هم بحظ علم مشغول نماند و عمل را دیده نظر ناید و ظلم کرده ناکرده

داند بمقامات و احوال ترقی نماید و مکاشفه و مشاهده برسد انگاه چون بگوید

العلم حجاب الله و ذکر اللسان لقلقه بر ست بمعنی گفت ثابت از گفتن

شنیدن بلکه از سبق گفتن از قرب باز مانی اسرار سبق گویند لی صوفی مقرب

بی ترک سبق نیست مقربان بدان نقلست که دل شیخ آینه مصقول است مجازی

خطه

فیض حضرت عزت متجلی است ذاتی و صفاتی و اسمائی و افعالی متجلی شده و بهر

لی

ملطایف غیبی آراسته میگردد و چون مرید صادق بارادت تمام دل خود در مقابل

این چنین دلی دارد دل شیخ بدل مرید مقابل تواند از این همه کلمات نغز کسب و تحصیل مرید

و دل مرید مصفا از کدورت غیریت و زنگ طبیعت نایل کردد و بدین معنی

هر زمان بواحد بر قدر استعداد مرید دست دهد که هرگز بمجاهده و ریاضت عمری نداد

و هم از ایشان نقلست که درویش محک و معیار این گناه سنت و سیر سلف

که از اهل اصول ... اجازت مجرد و مقام شیخی که فلان و در نیست است در

مقام آباء و اجداد خود نشسته که اگر لائق این مقام نبودی بدین مقام مشرف نشده

تحقیق بدان که شرف ایشان نه بزمان و مکان است بلکه بتقوی است ان اکرمکم عند الله
اتقکم این اعتقاد طلبات پیدا شده بود که تجلیه قلب از سوی الله قرب حق
میسر نشود نقلست که بنده یکی مخدوم را کاتبی بود که او را مولانا احمد میگفتند
باجرت کتابخانه مخدوم مینوشت تا چون شب میشد روغن از مخدوم طلبید
می ستد بروشنائی چراغ مینوشت تا چون طعام می آمد بروشنائی آن چراغ
طعام میخورد و چراغ را سرد میکرد و بعده بطعام خوردن مشغول میشد بعد فراغ
طعام باز چراغ روشن میکرد و بنوشتن مشغول میشد هم از ایشان نقلست
اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب و سنت و اجماع صحابه بود آن شیخ لایق شیخی و
اقتدای نبود هر که بدو اقتدا کند بمقصود نرسد چو نمرد این قوم جنت هستی
صحرای وحدت بروند تکاثر را و بیدرا در وند لاجرم تقرب راه یافتند
تو اما محظوظ ان شده نیوند و گوشه نشین که سد حال بیداران کنون کشته است افسانه
هم از ایشان نقلست در کتاب ارشاد المریدین که تصنیف ولی است که علمای بنعت
هادی الخلق الی الحق اند میفرمایند که از معتقدان اقتدا با ما چی کردند بدین گمان
که او متوضی است بعد ادای صلوة در اقتدا بدو متحقق شد که او جنب بود
بر معتقدان که نماز را اعاده کنند بفتوی علمای با جمعه معتقدان که بطن گمان
متابعت علمای طریقت مشغولی بعرش با ایشان معلوم شد که اهل
اقتدا نبودند و اجتناب از وی طریقت از اقتدای ایشان بیرون آیند

Marfat.com

آمدند و بشیخ حقانی متوجه شوند تا حق تو کمال دوری کند و هم از ایشان
نقلست که مرد باید که چوگان طلب در دست گیرد و گوی این بازی بیارد و کله
ای گوی نیارد و طلب را باسمان اندازد و گاه بلوح و گاه بقلم نگاه بعلی و کلاه
بشری تا بگیار زیاده سعادت برآید و بر سر آبرده عزت زنند اگر لباس
لباس خواجگان بود بر سرش زنند و اگر لباس لباس گدایان بود بر سر آن برده
درویشی تر بنده و در صدر نشانند هم از ایشان است چون آن تنگ کرده سرای
باغ و بستان هم بکسی که انس حق جوید مقام اوست برای زمین از
تلخ نخوت را پس اگر ترک عالم گو بکسی گو قرب حق نخواند نخواند عالم فانی
نقلست که مخدوم سماع می شنیدند و کلیم معتبر شنائی می ورزیدند حاضر
در گریه بود و شکستگی او ظاهر همچو مخدوم در پرسش حال او اکرام نمودند که
ای عزیز از این حال چه فهم کردی و در سر خود این چه دیدی ادر دیدی بی نیاز
آغاز کرد که ای شیخ از حال شما ذره فهم ندارم و خود را در زمره صاحبان
نمی شمارم لیک در خاطر خطره میگذرد و اشک چشم بمن مسرور که سبحان الله
پیش از وجود ما از ما چه زاد که عاصی گردانیده طاعتی خوانده و پس از وجود
بندگی مخدوم او را که از خارجان کامل گردانیده در تحت معرفت نشانیده
مخدوم را که در وقت توزیع خلقی بود از این گفتار بر حال ذوقی زیاده تر نمود و بر آن
بیچاره شفقت فراوان فرمود و بکنار گرفتند و مر بار بر زبان می راندند.

که اگر ذوق بوده است مرا بوده است دیگری را و قوام الدین بطفیل و
نموده است و این ابیات بتکرار میخواندند و ما کنا لنهتدی لولا ان هدانا
و هم از ایشان نقلست عزیز نرگس حال این جوانمردان نداند ایشان هم خرما
ایشان عاشق آن رحمان اند مشتاق سبحان اند مشتاق یزدان اند
آتش زننده جسم و جان لذا نامند دیوانگان بی کرانه اند شوریدگان پادشاه
اند این دیوانگان را عجب حالت است که این عاقلان را عجب کال است
عزیزا در احوال و اعمال ایشان یکسر تا سر جمال شان بینی که طاعت شان
همه گناه و معصیت شان که پوش کنه پوشان نوا فردوسان نقل است
که شیخ جوال ابکون قدسی الذات سمانی الصفات نقل مخدوم روز دوشنبه بیستم
ماه شعبان عجیب سامره شنبه رفت تماشا تو گرینند که مخدوم زاده الحسین الشریف نقیب
غوث الثقلین سراج الملة والدین سلطان العاشقین مخدوم مخدوم شیخ
سابک قدس الله روحه نقلست گویند که مخدوم یکی از امرای سلطان فیروز
بود و از ملک سپاه کش میگفتند ایشان را دوازده هزار سوار جاگیر بود در دنیا داری
ارادت نرگسی [illegible] ایشان و صحبت عارفان شیخ قوام الدین آورده بود و
خلافت بعد از ترک دنیا رسید که مخدوم شیخ صدر الدین [illegible] راجو
قتال را و مخدوم جهانیان و دوستند قتال ایشان را از آن میگفتند که هیچ
کس تاب نظر ایشان نداشت هر چه بر زبان او میگذشت بالقطع همان می شد

نقل است که روزی پسر حضرت ایشان سر ریش مشغلی بی جرم تراشیدن حکم کرد
آن مسکین پیش از حضرت ایشان صورت حال وا نمود بر زبان مبارک ایشان گذشت
که او ریش خود خواهد تراشید همدران حین پسر حضرت ایشان را حالتی رو داد
سرتراش را بخواند و در پیش خود خواند و بنشاند و با شش محاسن من بتراش
سرتراش ترسید آینه و استره پیش او گذاشته و بهانه دست شستن بیرون
رفته پنهان گشت آن پسر جان برید آینه در پیش نهاده و استره کشید به دست
خویش محاسن خویش بتراشید نقل است که بندگی مخدوم بعد ارادت روز
پا بوس پسر خود می آمد مخدوم شیخ قوام الدین در حال بودند گفتند که
ملک سارنگ جامه کهنه بطریق یاری بسازم تا ترا تعیین ذکر خواهم کرد به حکم اشارت
قبول کرد بعد از فراغ تعیین فرمودند که اگر چه جامه کهنه داری انشاء الله تعالی
وقتی از اوقات این تعیین کار خواهد آمد نقل است که بندگی مخدوم شیخ سارنگ بعضی
شغل در دنیا داری از مخدوم شیخ راجو قتال در عهد سلطان فیروز در دهلی
بجهت تعزیه تواهون پیش سلطان تو بکوه تشریف آورده بودند و تعزیه
تواهون در سیر العارفین چنین می آرد که تاهون نام بندهٔ بود فارسی گوی
سلطان فیروز او را به ایلچی بهر شهر بیچ فرستاده بود در وقتیکه حضرت مخدوم
جهانیان مرض موت داشتند تواهون بجهت دیدن مخدوم جهانیان آمده بود
بر زبان او گذشت که حضرت مخدوم را خدایتعالی صحت بخشد که ختم اولیا اند

چنانچه محمد رسول الله هم امیا بودند مخدوم جهانیان چون این سخن شنیدند جانب مخدوم
سید راجو قتال را دیدند فرمودند که می‌شنوی که چه میگوید مخدوم سید راجو قتال
گفتند که می‌شنوم نواحون خمید که مرا میفرمایند که مسلمان شو همان ساعت
در شهر آگره بخت پیش سلطان فیروز آمده در دهلی واقعه عرض نمود که
سلطان فرمود اگر چنانست مسلمان شو گفت جان بدهم اما هرگز مسلمان
شوم بعد از چند روز مخدوم جهانیان بجوار رحمت حق پیوستند بعد زیارت
سیوم مخدوم سید راجو قتال گونه برابر کرده سمت دهلی متوجه گشتند
چون بنواحی شهر رسیدند سلطان فیروز خبر قدوم ایشان شنیده دانست
بقصه نواحون قصد نموده اند سلطان نواحون را بسیار در دست سیاه داشت
دو سه عالمان که در شهر نشستنی بودند بیش خود طلبیده صورت تخلیص
نواحون از ایشان پرسید پسر قاضی عبدالمقتدر بنا تهانیسری شیخ محمد نام
دانشمندی تیز طبع بود بسلطان عرض نمود که حضرت سلطان باستقبال
حضرت روند در اول ملاقات از حضرت ایشان پرسید که بقصه آن کافر
آمده‌اند چون فرمایند بلی بقصه آن کافر آمده‌ام پس اقرار کفر او نموده باشند
ما در بحث دراندازیم سلطان آن عالمان را اکثر باستقبال حضرت شیخ جیو
متوجه گشتند وقت رسیدن پرسید که حضرت مخدوم بقصه آن کافر
تشریف فرموده‌اند حضرت شیخ فرمود بلی بار بقصه آن مسلم آمده‌ام شیخ محمد

Marfat.com

شیخ محمد گفت هنوز ثبوت اسلام او من حیث الشرع نشده شما حکم اسلام او
می نمایید حضرت شیخ بجانب او نظر تیز کردند و بزبان مبارک آوردند که مخدومزاده
از سخن شما رایحه دیانت نمی شنوم هر و بدی ساختگی گفتن تخم نکنید همدران حین
درد شکمش گرفت بخانه اش بردند قاضی عبدالمقتدر بود و بود چون حضرت
شیخ رسید گفت همین یک دیده دارم او را بمن باید بخشید حضرت شیخ فرمودند
هر گذشت شد او را پسری خواهد شد که اهل تقوی گردد شیخ محمد همدران حال
وفات یافت منکوحه اش حامله بود چون پسری متولد شد او را ابو الفتح نام کردند
او درویش دانشمند عزیز الوجود گشت الان مقبره او در خطه جونپور
راست کردند و ان نواحی مذکور باوجود شهود امرار اسلام نمود گردانیدند
زدند حضرت شیخ از دو اصلی بوطن مبارک خود در ادب باز آمدند مقصود
ازین حکایت همین بود که مخدوم سید را چون بسبب تقریب در دهلی تشریف
آورده بودند مخدوم شیخ سارنگ را پسندیدند و بعضی شغل فرمودند میگویند
که بادشاه بدست مخدوم شیخ سارنگ برای بندگی شیخ را چون طعام فرستادند
حضرت ایشان بدست خود ازان طعام چند لقمه مخدوم شیخ سارنگ را
خورانیدند در اندک روزها خداوند تعالی ایشان را جذبه نصیب گرد بکلی دل
ایشان از املاک و مال و منال و خانه فرو شست همه اسباب و اموال نصیب
درویشان کرد و مسافر جانب بیت الله گشتند بعد از فراغ

Marfat.com

حج و زیارت روضه مطهر حضرت رسالت پناه بمقام خود رجوع نمود و در موضعی
که آنرا مجهگوان نام داشت و به قصبه مقصود پست دوازده گروهی از خطه لکهنو است
سکونت فرمودند و بانواع ریاضات و طاعات مشغول شدند حضرت میر سید راجو
قتال و راجه جامه خلافت و مثال ایشان را فرستادند چون جامه بایشان رسید
قبول نکردند فرمودند که من مردی بنوا مسلم مردان طاقت کجاست که جامه اولیا
بپوشم حقوق آنرا محافظت کردن بتوانم جامه را باز حضرت میر سید راجو قتال
کتابت فرستادند که من این خانه و خلافت از فرموده خداوند تعالی و بفرموده
حضرت رسول صلی الله علیه وسلم و بر حکم اشارت ایشان فرستادیم هیچ دغدغه بخاطر
نگذشته این جامه را بپوشید شما را مبارک است آنگاه شیخ سارنگ پوشیدند
از آن تاریخ باز هر کسیکه از سرکار لکهنو بجهة انابت و ارادت پیش حضرت میر سید
راجو قتال رفته او را باز میگردانیدند فرمودند که من آنجا شیخ سارنگ نصب کرده ام
شما را چندین مسافت راه برای چه آمدید بهمانجا بروید پیش شیخ سارنگ مرید
شوید نقل است که مخدوم شیخ سارنگ یکصد و بست سال عمر داشتند پیر فانی
شده بودند طاقت روزه رمضان نداشتند روزی در ماه رمضان چیزی
میخوردند پیر دستگیر مخدوم شیخ مینا قدس سره در خدمت بحضور ایستاده بودند
بخاطر پیر دستگیر رسید که اگر مخدوم پس خورده بمن عنایت فرمایند من آنرا بخورم
شفقت و زر روزه کفارت بدارم حضرت مخدوم سر بالا کردند گفتند شیخ مینا

Marfat.com

شیخ مینا شما قطب مستعید چه مناسب که با شما را چیزی نامناسب اجازت چرا کنیم
که ما را شریعت در دو خوردنی مباح گردانیده است اگر در شریعت چیزی خواهم خورد
شما را چیزی خواهم داد پس ازین مفهوم گشت که منصب خلیفی از پیر دستگیر خود بوده
و از زمان رئیس درویشان و محبوب یاران شیخ قوام الدین نیز بوده چنانچه در دیگر
پیر دستگیر مذکور خواهد شد نقل است که بندگی شیخ سارنگ را دو خلیفه بودند یکی پیر
دستگیر شیخ مینا قدس سره دوم مخدوم شیخ حسام الدین صوفی منصوری چنانچه
پیر دستگیر را دو خلیفه بودند یکی قطب العالم مخدوم شیخ سعد قدس سره دوم برادر زاده
صاحب سجاده شیخ قطب الدین دیگری خلیفه نبود بندگی مخدوم شیخ سارنگ عیالمند نبودند
و فرزندان داشتند که الحال از اولاد ایشان است که جاروبی و خادمی روضه مبارک
در دیهه جهکوان واقع است میکنند نقل است که بندگی مخدوم شیخ سارنگ همیشه
در اتباع شرع خود مولا ملا می بودند و ذره در اتباع شان تجاوز نمی نمودند پیر دستگیر
میفرمودند که روزی مخدوم شیخ سارنگ لباسچه طریقت بارانی که پوشش علما و دنیا نسبت
پوشیده بودند عرض کردم که تحقیق است که بندگی شیخ قوام الدین لباسچه را
طریق بارانی پوشیده‌اند فرموده‌اند که مرا فراموش رفته است خاطر احمد را
زمان طلبیدند لباسچه را در کتانیه طریق شهسوار ساختند نقل است که وفات
بندگی شیخ مخدوم شب پنجشنبه و دفن روز پنجشنبه شانزدهم شهر شوال در سن سبعین
ثمن و ثمنین و ثمانمائه روزی که مخدوم فوت کرده‌اند پیر دستگیر در خاطر نشسته‌اند

Marfat.com

که هرجا جای وفات یافته است کسی برای نماز جنازه هم حاضر نیست چه اگر دیهه
ویران بود و ایشان نزار و عام خلق خوش نبودی فی الحال بندگی مخدوم از
روی مخدوم کفن وا کردند و فرمودند میان شیخ میا فکر نکنید خداوند تعالی کفایت
خواهد کرد چون جنازه موجود کردند لشکر عظیم همه برقعه پوش از جانبی پیدا شدند
نماز جنازه با جماعت ادا کردند و در لحد سپردند و غایب شدند ذکر سید دستگیر
قطب العالم بندگی شیخ محمد قطب المعروف بشیخ میا برکاته فضایل را احاکاد
کان نبیا لو کانت النبوة من بعد جایز اگر قول ایشانست از دل خراب
که ایمان صادر شود محض کفرست و از دل آبادان که کفر صادر شود محض
ایمان است نقل است چون سید دستگیر متولد شدند بندگی شیخ قوام الدین
فرمودند بزبان هندوی ادا مورا میا بدین سبب معروف ایشان شیخ میا
شد و از بعضی چنین نقل است که سید دستگیر بعد فوت مخدوم شیخ قوام الدین
متولد شدند مخدوم قوام الدین منکوحه خود فرمودند که بعد من برادر قطب الدین را
پسری متولد خواهد شد که قطب خواهد شد و خاندان پسران ما ازو روشن
خواهد شد شما شیر خواهید داد و خانگاه ما را حواله خواهید بی بی قوام الدین
گفتند که مدتی است شیر از من خشک شده مخدوم فرمودند که شما را معلوم
نیست که خداوند تعالی نصیب ذخیره کرده است چون دستگیر موجود شد
حضرت بی بی را وصیت بندگی مخدوم یاد آمد و برگرفتند و نزدیک سینه

Marfat.com

خبر دادند شیر جنان روان شد که همه حاضران حیران شدند میگویند که
بعد خشک شدن چهل سالی شیر پیدا شده بود نقل است که بی بی منیر میفرمودند
هرگاه که من بی وضو شدم ایشان شیر نمیخوردند در تمام مدت شیرخوارگی
همچنین بود نقل است که بی بی منیر میفرمودند چون پیر دستگیر سه ساله شدند
هر جانوری از گنجشک وغیره پیش ایشان که میگذشت میطلبیدند فی الحال از هوا می آمد و پیش
ایشان می نشست تا آنکه نمیفرمودند نمیرفت چون چهار ساله و چهار ماهه شدند
ایشان را در مکتب فرستادند معلم دید گفت که این ولی ابدیست بدان سبب
کوشش خواندن نمیکرد و دیگران میخواندند و ایشان مشغول می ماندند چون
وقت وداع کودکان رسیده بر همه یکبارگی معلم را دعا و سلام گفته وداع
میشدند از آواز دعا ایشان پیر دستگیر حاضر میشدند و معلم را سلام کرده سیر میکنند
چون عمر ایشان به ده سالگی رسید یک خادم بندگی مخدوم سید راجو قتال
بمقام لکهنو آمده بود که در معرفت کمال نسبتی داشت چون پیر دستگیر بعضی شغل
تلقین کرد چون بدوازده سالگی رسید قطبیت عرس گشتند و قطبیت ایشان را حضرت شاه مدار
اظهار کردند و او آنچنان بود که قاضی شهاب سالک مقام جیلانی که همه در ماه آمد
بعضی بجای قاضی شهاب قاضی محمود کنتوری میگویند مرید شاه مدار بود و قاضی شهاب را
قاضی شهاب بر کمال ایشان میگویند بنیت ملاقات بر خود روان شدند چون
بمقام لکهنو رسیدند اکثر خلایق برای حاجات پیش ایشان آمدند ملاقات

Marfat.com

کردند قاضی شهاب گفتند که من ملازمات برجه می‌روم حاجتهای هر یک پیشی
برجه و نوشته میکردایم تا به جواب رسد همچنان کردند قاضی شهاب پیش حضرت
شاه مدار رسیدند چند روز اقامت نمودند وقت رخصت عرض هر یک را
که هر کاغذ نوشته بودند گذرانیدند حضرت شاه مدار فرمودند قاضی شهاب شما را
خبر نیست که این ولایت حواله شیخ مینا شده است این مردم را بگوئید که رجوع
بشیخ مینا کنند قاضی شهاب گفتند که شیخ مینا کدام هستند حضرت شاه مدار
فرمودند که چشم شما چرا پیر مرغ گرفته است چونکه بدرستی قاضی شهاب اکثر خرد بس
بوده است حضرت شاه مدار این حکایت فرمودند و گفتند که ایشان خورد ساله اند
عمر ایشان دوازده ساله است و حلیه ایشان بیان کردند فرمودند که ایشان
قطب هستند و معلوم دارند که این ولایت حواله من شده است اما مردم
آنجای خبر نیست شما بروید و جمله مردم را خبر کنید که حاجتمندان پیش ایشان
بروند شما هم برای ملاقات بروید و از من دعا و سلام رسانید و یک مصلا داده‌اند
که این بدرستی بشیخ مینا بگذرانید و نام حضرت شاه بدیع الدین است و لقب شاه مدار است
ایشان اویسی بودند شاه مدار از سادات حسینی بودند از اصل برمز
نام پدر ایشان ابو اسحاق شامی و نام مادر بی بی هو بید او جد زین العابدین
حسینی ابن موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن محمد باقر ابن زین العابدین
ابن امام حسین شهیدان کربلا رضی الله عنهم بعضی شجره ایشان چنین نوشته‌اند

Marfat.com

و شیخنا بدیع الدین وهو جاز من الشیخ عبد الله المکی وهو جاز من خواجه طیفور
الشامی وهو جاز من ابی بکر الصدیق وهو جاز من خاتم النبیین وبعضی از شیخ
عبد الله المکی الشیخ ابو ربیع المقدس وهو من شیخ سین العین الشامی وهو من
اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب والله اعلم و تاریخ فوت ساکن بهشت دست
که هشت صد و سی و هشت سال بود الغرض چون قاضی شهاب مقام لکهنو
رسیدند حاجتمندان جمع شدند قاضی شهاب گفتند که برای چنین فرمود
که این ولایت حواله شیخ مینا شده است و ایشان قطب هستند شما در مهمات
رجوع با ایشان نمائید آنگاه قاضی شهاب باجمله حاجتمندان پیش مخدوم شیخ مینا
آمدند و ملاقات کردند و دعا و سلام شاه مامعلا کند را شنیدند و سفارش آن مردم
حاجتمندان کردند و خود باز گشتند یک حاجتمند زود برخاست و التماس
کرد که پسر من مریض است بر دستگیر دوات و کاغذ طلبیدند برای حاجتمندان را
دعا و تعویذ عطا فرمودند آن مردم که نخست عرض مرض پسر خود کرده بود همچنان
استاده ماند حضرت مخدوم سر فرو بردند بعد از دیری سر بالا کردند و
فرمودند که بابا برو و صبر کن که هر چند شفا او از درگاه حق تعالی خواستم
سود ندارد خطاب رسید که عمر او همین قدر بود و این دوهره خواندند
ٹوٹی بیت اکاس جتنا جوڑوں نا جڑی جنہہ سرجن کی اس تی
سرجن و جب ہی حاصل معنی آنکه رسن گسست زبان نمیتوانم بست

Marfat.com

که دوست دشمنی انگیخت و دوستی بشکست مجلس کار حضرت ایشان روز بروز
زیاده میشد بعد از آن در خدمت بندگی مخدوم شیخ سارنگ رفتند و مرید
شدند و سالها خدمت کردند نقل است که وقتی مخدوم شیخ سارنگ پیر دستگیر را
بجهت مهمی در شهری فرستادند آن مهم را بصلاح آورده بازگشتند پیش بندگی
مخدوم آمدند مخدوم پرسیدند که در آن شهر مردی بود عارف او را ملاقات کردید
گفت نه بندگی مخدوم فرمودند در شهری که بروید آنجا درویشی هست او را
می باید دید و آنگاه این خواندند بیت همه شهر پر ز خوبان منم و خیال ماهی
چکنم که چشم بدخو نکند بکس نگاهی بندگی مخدوم پیر دستگیر را خلافت عطا
فرمودند که در مقام خود بروید بحق مشغول باشید نقل است که پدر پیر
دستگیر قطب الدین دو پسر داشتند یکی شیخ احمد دوم شیخ محمد المعروف
شیخ مینا پیر دستگیر حضور یافتند حضور انور گفتند که قریب بشود پسران قدرت
از جهت باز داشتن نفس را از شهوت شیخ احمد را دو پسر شدند یکی شیخ قطب الدین
دوم شیخ نذیر قطب الدین را پیر دستگیر پسر خوانده بودند آخر خلیفه و جانشین خود
ساختند الحال نبیره‌های شیخ قطب الدین اند که خادمی آستانه ایشان
میکنند نقل است که پیر دستگیر ارادت و خلافت به بندگی سلطان
العارفین شیخ سارنگ بوده است و همیشه در طبیعت پیر خود در حرکات
و سکنات می بودند چنانچه پیر خویش بدیگری اصلا توجه نداشتند میفرمودند

Marfat.com

منقول می‌فرمودند که مرید اگر در حالت حیوة پیر به دیگری روا باشد و علمین او جمع کند
بهره نبرد اما وجه دیگر او دیگری را محبت شمردن و تلاوت قبول کرد روا باشد نبود
هر چند که محبت و رابطه دل با پیر بسیار زود ترقی زیاده نشود در شبها و مشقها
که پیر دستگیر قدس سره در راه خدا بر بند خارج از طاقت بشریت است
جز بعنایت الهی دست ندهد نقل است که پیر دستگیر در شبهای زمستان که زمستان
بر کمال بودی اگر گاهی خواب غلبه کردی گاهی بودی که پیراهن از آب سرد
تر کرده پوشیدی و در صحن خانه بنشستی که مخدوم شیخ عوام الدین نشستی تا باد از
هر طرف رسیدی سردی بر کمال اثر میکردی خواب دفع میشدی گاه بودی
که کلاه را به آب تر کرده بر سر مجلوق نهاده نشستی گاه بودی سنگریزها گرد بر گرد
دمی نشستی تمام شب در عبادت خدای مشغول می‌بودند تا چون خواب غلبه
میکرد بر آن سنگریزه‌ها می غلطیدند معلوم است که بر سنگریزه چه خواب خواهد بود
و چه استراحت خواهد بود گاه بودی که بر سر دیوار بلند می نشستند بخوف افتادن
از دیوار خواب نمی آمد شب تمام در ذکر خدا میگذشت بعضی اوقات چون آب
گرم میکردند تا گاهی بعضی از گرمی آتش مقداری راحت گرفت وسوسی و فتور
نشاید مقداری کاهلی کرد یا در خطره گذشت که مقداری درنگ کرده وضو
بکنم فی الحال بر می خواستند آب گرم را همچنان گذاشتند با آب سرد وضو
غسل میکردند شبها در نماز معکوس می‌بودند صوم طی اکثر واجب میدانستند

Marfat.com

نعلین چوبین پوشیده دوازده کروه سر برهنه پیاده همی رفتند

مردان بسعی و رنج بجای رسیده اند تو بحر بکجا رسی از نفس پروری

نقل است که قطب العالم شیخ سعد قدس سره میفرمودند که طعام عرس

پیر دستگیر که روزانه خرج میکنم از برای خلق زیرا که نخست نسبت نکنند

واگرنه مرا از پیر دستگیر شرم می آید که هرگز پیر دستگیر روزانه طعام نخورده اند

نقل است که پیر دستگیر را از طعام چرب باشد تنفر بود تا گاهی بوی روغن

یا چربش بگیرد و دماغ میر سیدی تحمل نمی آوردند مسکری هیچ نبید نچشیدند

نقل است پیر دستگیر ریاضات بسیار کرده بودند اما شهرت نبود صایم و مشغول

بودی سبب ملاقات آیندگان بیرون می آمدند در خانقاه مقداری درنگ

میکردند باز در حجره میرفتند مشغول میشدند بعضی اوقات ناگاه شبی و نه روز

گذشته بودی که برادری و معتقدی آبی پس خورده طلبیده عالم سترده داشتند

نمیگفتند که من صایم بدانچه خوش وی بودی میکردند باز از سر نیت از بعض

میکردند مقصود ازین تا مهر نفس با تمام که بعض مغرور نشود و اینده برادر

مومن مکدر نشود نقل است پیر دستگیر را اعتقاد بوده است مجرد که از خواب

بیدار میشدند فی الحال تیمم میکردند آنگاه در استعداد وضو می شدند سعی بود

اصل خلقت آدم از آب و خاک است و بدین سر دو آتش گشته میشود قرب قیامت

نیز جای عظیم است که بفضل و کرم خداوند تعالی بخشش آخرت هم ازین سر بود

هر دو گشته شود نقل است که پیر دستگیر را اگر مر وضو بودی بعد یک دو ساعت
بر میخاستند و وضو جدید میکردند و دوگانه ادا میکردند میفرمودند وضو تازه
عبادت ظاهر و ظلمات را دور میکند نور تازه بدل میکرداند که شیطان چون
همین می بیند در کاهش جی افتند تا الگه این اب در او ندی باشد ثواب
وضو بنام انکس ثبت میکرداند نقل است که قطب العالم مخدوم شیخ قدس سره
سعد میفرمودند که تا بیست سال در خدمت پیر دستگیر قدس سره بودم هیچ
وقتی پای استاده کرده یا پای [illegible] کرده نشسته ندیدیم همیشه مستقبل قبله
بر تهیه نماز نشسته می بودند هیچ وقتی ندیدیم که چیزی طلبیده بخورند یا خرقه فلانی
بهر حولش بکنند یا جامه خوب بهوای خویش بدوزانند یا بگویند این جامه
نیکو نیست یا بر خیاط بگویند چرا چنین دوخته اوردی و این جامه چه کرده ای
میفرمودند صوفی بی اب طعام بخورد و یا جامه بپوشد کلاه [illegible]
صوفی نباشد راه زن دین مصطفی صلی الله علیه و سلم بود نقل است هیچ وقتی
کفش غیر جانب [illegible] نشسته دستند و نکشیده اند نقلست پیر دستگیر میفرمودند اگر
کسی طعام یا اب بی وضو بخورد شیطان با وی شریک میشود طهارت باطن
و سلامتی سینه چگونه بود پیر دستگیر را همتا د بوده است چون میخوردند
طعامی بخورند اگر هم باوضو می بودند وضو جدید میکردند میفرمودند طعامی که
باوضو خورده میشود ان طعام هم در دل به تسبیح مشغول میشود و ان طعام دل را

بطور اسرار در طعام سلطان سرگرم مشغول

منور و روشن گردانند و در عبادت کاهلی نیارد چون از طعام فارغ میشدند
باز وضو میکردند و میفرمودند وضوئی که بعد از فراغ طعام کرده شود ان وضو از گرانی
مانع اید نوری بر نوری بدید آید پیر دستگیر را معتاد بوده هست که بی وضو هیچ
وقتی تکلم نکرده اند و بی وضو گاهی خواب نکرده اند میفرمودند که مصطفی صلعم گفت
هرکه با وضو بخسپد برابر وی فرشته بخسپد پس بیدار نشود ان بنده ساعتی از خواب
مگر انگه ان فرشته دعا کند و بگوید بار خدایا بیامرز این بنده را که با وضو خفته است
پیر دستگیر چون در خواب میشدند از پهلوی خواب بیدار میشدند بی وضو به پهلوی دوم
نمیرفتند هر گاه برخاستند وضو میکردند بعد اداء دوگانه خواه بذکر مشغول میشدند
خواه باز بخواب میرفتند پیر دستگیر میفرمودند چنانچه که قران و ایمان و اسلام و دین
نوری دارند وضو نیز نوری دارد نقلست که پیر دستگیر میفرمودند که از نماز بسیار گذارد
درویزه بسیار داشتن و تلاوت قران کردن هر کس بتواند اما حاصل کردن
درد محبت که اهل این راه هست اندازه هر کس نیست و این بیت میفرمودند
بیت ما را نه مرید درد خوان می باید نه زاهد و حافظ قران می باید صاحب
دردی سوخته جانی می باید آتش زده بیجانمان می باید این مثنوی بخواندند
در سینه بود درد دارم صد ملک درین دیار دارم ای درد مرو ز سینه بیرون
زنهار که با تو کار دارم نقل پیر دستگیر میفرمودند که مولانا عمره داد که دانشمند اهل بیان
و عزت در عهد بندگی مخدوم شیخ نظام الدین سالها بسیاحی مشغول بود و همی

روزی عنایت ازلی در رسید همه را ترک افتاد و راه ملامت اختیار کرد و جامه زنانه
و پیرایه زنانه پوشید یک رخسار سیاه و یک رخسار سرخ کرده پیش بندگی
شیخ بیامد و زانو بر زانو نشست گفت مولانا نظام الدین از تو استغفار میشود
که من کرده ام همیشه بر سجاده تکبر و نماز و عبادت نشسته می مانی و جود را از
سالکان و طالبان و صادقان میخوانی بندگی شیخ ساکت بودند تا آنکه مولانا
عمده دو سه بار تکرار کرد و گفت مولانا چرا جواب نمیدهی بندگی شیخ فرمودند
کاری که تو کرده سهل است کار بیوه زنان و مخنثان است اما کار مردان چند
کاری دیگر است مولانا عمده تعجب نمود گفت آن کار چیست بندگی شیخ فرمودند
که کار مردان هذا آنست که همیشه در درد عشق خدای سوزند و پاسبان دل
باشند تا خطره در دل در نیاید و هر دو دستگیر میفرمودند که وقتی بخدمت شیخ
الاسلام شیخ نظام الدین قدس سره درویشی بیامد ذکر بندگی کرد آن کرامت
آن بزرگوار کشف چنین دارد و کرامت چنین دارد بندگی شیخ فرمودند آن وارد
یعنی عشق در اصطلاح صوفیان عشق را آن گویند شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین
میفرمودند چون محبت شد همه شد خاندان ما بر دو چیز است یکی محبت دوم
اتفاق مریدی پرسید محبت بچه حاصل میشود فرمودند بعنایت خدای تعالی
بچیزی دیگر هم فرمودند با احسان هم عرض داشت کرد که وی همی نباشد که بخوانند که آن محبت
خدای روزی شود فرمودند بعد از نماز دیگر پنجبار سوره منبا یعنی سوره حم مرکه

۹۵۷۸۴

Marfat.com

بخوانند اسیر محبت حق تعالی گردد و فرمودند که از شیخ الاسلام شیخ نظام الدین شنیده ام
هر که بعد مسبعات عشر هفت بار این دعا بخواند اللهم ارزقنی حبالک وامتنی
حبالک واحشرنی فی تحت اقدام احبابک و بعد دوگانه تحیت هم این دعا بخوانند حق تعالی
ویرا بمحبت خویش اسیر گرداند بعد فرمودند که مردم را از جهت خویش جهدی باید
والهامی علی السدس ۴ اندرین راه که تو آن نکنی جان باید و جان بر زبان بکنی وبدانکه
ای عزیز سالکان میان محبت و عشق فرقی گفته اند عشق نهایت محبت را
گویند و بدایت محبت موافقت است بعده میل است بعده موانست است
بعده مودت است بعده مواصلت است بعده خلت بعده محبت بعده شغفت
بعده تیم بعده وله بعده عشق بیان این هر یک در شرح رساله مکیه قطب العالم
واضح است اگر خواهی در یابی نقلست که حضرت پیر دستگیر میفرمودند که عشق را از
عشقه گرفته اند و عشقه گیاهی است که بر تن هر درخت که پیچید آن درخت را
خشک کند و خود تر و تازه باشد عشق نیز هر تنی که در آید غیر محبوب را خشک و محو
گرداند آن تن را ضعیف و نحیف گرداند و دل و روح را منور گرداند
نقلست پیر دستگیر میفرمودند عشق و محبت خدا مثل این توفیقات
که از شریعت خارج اند بجز عنایت او روی ننماید و بجز توفیق وی نگشاید
پیر دستگیر که وقتی با قاضی شهاب الدین در لشکر پادشاه بودند بسبب قضاحاجت
طرف صحرا بیرون شدند ناگاه گذر ایشان در راه طرب آباد افتاد از خیمه

Marfat.com

از خیمه فاخته آواز گریه شنیدند متامل شدند که طرب آباد گریه چه
مناسبت دارد طاقت نماند از اسپ فرود آمدند استاده زمانی تامل
بخوف خلق و کمان بردرون درآمدن نتوانستند چون بسیار شد
درون خیمه درآمدند دیدند که تنها فاخته میگرید فاخته چون مخدوم را
بدید گفت ای عزیز بازگرد این کس ایام حبس دارد و معذور هستم و عزیزی
که آمده بود باز گردانیدم تو نیز باز گرد مخدوم گفتند نمی‌بینی که مرد بی مسکن
و کسوت ملیحی دارم طریق عریانان ندارم پرسید موجب آمدن تو چیست
گفتند گریه تو ما را آورده است موجب گریه تو چیست هیچ جواب نمیداد
مخدوم چون بسیار عجز و الحاح نمودند گفت ای عزیز امروز در خاطر من
گذشته است که مرا فاخته میگویند میترسم و میلرزم نباید که خدای عز و جل
بدین نام فردای قیامت عذاب کند مخدوم گفتند نام چه باشد از تو فعل بد.
صادر نمیشود گفت نعوذ بالله بنیاد هر چه که می‌آید چنانچه بر تو عذری آوردم
بر او نیز بعذری پیش می‌آیم و بنوعی حیله میکنم باز میگردانم مخدوم
گفتند ای ولیه چرا هستی با کنیزک گفت شخصی مملوکه هستم فرموده او بجا
می‌آرم تمام روز بر مصلا نشسته در عبادت خدای مشغول می‌باشم چون
شام میشود در دوان میشوم چهار مثقال درم که مولا بر من مقرر مطالبه میکنن
گردانیده است بر مصلا می‌آیم استراحتی میکنم [illegible] خویش امید هم

بار مخدوم پرسیدند اگر در شب حریفی می آید مولانا محمد تراحی بسیار و چه مسکینی
گفت شیخ که در خانه میبردم تب محرق بر صبیی می آمد که خبر از جهان
و جان نمیماند نقلست که پیر دستگیر میفرمود که برین طایفه کسی ظلمی کند یا دزد
کالای برد دعا بد نگویید و اگر گویید توکل باطل شود و باک چون دزدی مال او
ببرد یا کم شود خوشحال شود و غمناک نگردد و اگر تواند نگوید که دران خیریت
بوده است انگاه وی برده است یا گم شده است که دران خیریت دو جهانی
تصور کند وقتی مریدی اسپی به پیر دستگیر آورده شبی دزدان آمدند
ان اسپ را بردند چون دزدان خبر یافتند که اسپ پیر دستگیر است
پیغام فرستادند چیزی بدبد پیر دستگیر فرمودند ارادت خدای برین
رفته بود که اسپ را دزدان ببرند خیریت هم دران است مال داده
اوردن خلاف این راه باشد ار اسپ باز ادیم بفروشید و بخورید بعید
شما را بخشیدیم نقلست که حاضری پیش پیر دستگیر عرض کرد که قال السری
سقطی رحمه علیه النوبة ان لا منی ومنک وقال الجنید رحمة الله علیه
النوبة ان بینی وبینک میان قولین بظاهر ضد هستند پیر دستگیر فرمود
ضد نیست زیرا که سری سقطی در حق مبتدی فرموده است که مبتدی را نشاید
که هیچ ساعتی گناه را فراموش کند تا دخل عجب در عبادت و طاعت
نشود شیخ جنید در حق منتهی کامل فرموده است تا یکی را غیر حق سبحانه وتعالی

Marfat.com

تعالی بکرم خویش بمقام انتها رساند و بیرا شاید که گناه فراموش کنندگان
ذکر الجفاء فی حالة الوفا و جفا غفلت روزی ذکر ادب افتاد پیر دستگیر
فرمودند که مردمان در نفس ادب سه گروه اند یکی اهل دنیا که بیشتر ادب ایشان
در فصاحت و بلاغت و یاد کردن علما و خبرا و سمر است نزد ایشان همین ادبست بود
هر کرا این فضایل شود و بیرا با ادب گویند زهی بکم و نادانی که همه رین آدب
نمایند همت بر ادب اهل شریعت و دین اهل خصوص کنند نکنند دوم گروه عمال شریعت
و دین اند که ادب ایشان با تحصیل علوم سریاست نفس و ادب کردن جوارح
پاک گردانیدن طبیعها حفاروی نگاه داشتن حدها و ترک شهوتها و دور بودن از
شبهات و شتافتن بسوی خیرات تا سوم گروه اهل خصوص اند که ادب
ایشان در نگاه داشتن دلهاست که همیشه پاسبانی دل کنند و نگاه داشتن
سرهاست از انکه خدایتعالی باد لی سرها بود و انرا با اغیار نگاه دارد از دقیق
اسرار نگردد و برابر کردن ظاهر و باطن سر و علانیه با نفاق در نیاید
و این کاری بس مشکل است نه بینی بعضی اهل سلوک چون از دور کردن صفت
نفاق عاجز شدند زنار را در میان بسته اند و گفته اند اگر مسلمان نباشم
باری منافق هم نباشم نقلست از قطب عالم که پرسیدم پیر دستگیر فرمود
که علما و مجتهد در جهان بسیار بودند موجب چیست جواب فرمودند
مردی پیش رسول صلی الله علیه و سلم امد گفت من خواب دیده ام مصطفی

صلی الله علیه وسلم رسید که چه خواب دیده بگو آن مرد گفت دیدم خیمه و آسمان باسمه ان
و زمین و آن خیمه را بر چهار طرف طنابها بوده است و آن بر چهار طنابها چهار
مرد نگاهدارند گفت رسول صلعم آن خیمه که دیدی دین اسلام است و چهار طناب
که دیدی ایشان مردانی از بعد من ظاهر شوند که ایشان صاحب مذهب
باشند نقلست سردستگیر معبر فرمودند که وقتی موسی عم مناجات
کرد و گفت الهی طاعت بفرمای که دران مشقتی و رنجی باشد فرمان شد
که بگو لا اله الا الله موسی چندهزار بار بگفت پس مناجات کرد الهی
طاعتی خواستم که دران لحوق رنجی و مشقتی باشد درین کلمه مرا راحتی و
نشاطی می افزاید فرمان رسید ای موسی رنج و مشقت این کلمه از فرعون
پرس ما بر تو آسان گردانیدیم و دل ترا صاف و پاک کرده ام انگاه ترا
گفتن این کلمه آسان میماند نقلست که سردستگیر معبر فرمودند ما واحه دنیا پس
فیها راحة و واحه در بعد خانه را گویند که بجای آن اند کل با رکت سازند مصطفی صلعم
فرمود الدنیا حرام شیطان فمن سکر فیها لا یصحوا الا بدایه و نیز گفت
الدنیا جیفة و طالبها کلاب و نعم الکلاب من وقف علیها نقلست
سردستگیر معبر فرمودند که عشق چه آمدنی است اندر دلی نیز میباشد آمدنی
آن باشد که بی اختیار کسب بنده حق سبحانه و تعالی بنده را عاشق و
مبتلا خویش گرداند جزیه خویش را روزی گرداند و اندر دلی آن باشد

Marfat.com

باشند که باختیار راه محبت را حاصل کنند و آن آنست که خانه دل
دانست منتظر نشیند و خانه سر را بکشاید تا شاه بنگاه آید نقلست که
پیر دستگیر منور بود که طعام حلال دیگر است و طعام پاک دیگر است و این
حکایت فرمودند که روزی بزرگی را بمائده پادشاه بخت بردند چون طعام
فراز شد آن بزرگوار چندانی از آستین کشید و خوردن گرفت پادشاه گفت
طعام از وجه حلال ساخته ام بخور بدین بزرگوار گفت والله اعلم اگرچه حلال خواهد بود
اما پاک نخواهد بود که دلم این فتوی نمی دهد بعد زمانی پادشاه باز بر عونت سلطنت
اغاز کرد که چندین میگویم طعام حلال است طعام را چرا نمیخوری چه در خوردن
طعام من ایمان نخواهد آن بزرگوار گفت ایمان نخواهد رفت چه حلاوت ایمان
خواهد رفت نقلست پیر دستگیر منیر بود درویش را باید که از سخن احتراز
کند و این حکایت فرمود که بزرگی خواست تا یکی را خرقه خلافت بپوشاند
و در مقام دعوت و ارشاد نصب کند چند بزرگی را جمع کرد تا بحضور ایشان
خرقه بپوشانیده بنشاند هوا گرم بود و افتاب را تابش بود و از زبان وی
بیرون آمد که چه افتاب سخت گرم میشود بزرگان که جمع شده بودند برهمه
برخاستند و گفتند که این لایق این کار نباشد که سخنی لغو و بیفایده
گفت و درین گفتار هیچ نفع نبود سر مردم که امیرالمومنین ابابکر صدیق
رضی الله عنه معتاد داشت که در دهن مبارک خویش سنگی مینهاد نشست

Marfat.com

هیچ وقتی بیرون نمی آورد دیگر بوقت طعام خوردن یا نماز گذاردن
و نماز گفتن این از پیران بود تا از لا یعنی باز ماند نقلست پیر دستگیر
بعد کلان زادن مریدان را امر فرمودند بدانچه خدا تعالی و رسول خدا امر کرده است گلها
بکنید و انچه نهی کرده است نکنید غسل روز جمعه و جماعه و ایام بیض و چهار
دوگانه او این را تخصیص کرده میفرمودند نقلست پیر دستگیر چون
در میان این آیة فاذکروا الله قیاما و قعودا و علی جنوبکم میشدند این
در هر ماه اوست بیعت است نحی کسی بود که امر تکبیحی نقلست که پیر دستگیر
در فواید السالکین که تصنیف ایشان است آورده اند که خواجه معین الدین
قدس سره فرمودند که من در خدمت شیخ یوسف چشتی حاضر بودم حکایت
اولیا میرفت درین میان مردی بیامد و بیعت سر در قدم خواجه
آورد فرمان شد بنشین بنشست گفت من آمده ام تا بخدمت خواجه مرید
شوم خواجه در وقت خود بودند فرمودند یکی کمی آنکه مرید میشوی بگیرم گفت فرمان شود
فرمود چنانچه تو کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله گوی اگر یکبار اقرار کنی که لا اله الا الله
چشتی رسول الله ترا مرید بگیرم چون آن راسخ بود بر خود گفت لا اله الا
الله چشتی رسول خواجه او را دست داده به بیعت مشرف گردانید خلعت
و نعمت و بر کرد بعد از آن او را گفت بشنو این که گفتم که تو کلمه من
و یح مگوی من کیستم و من کدام که بنده کمینه محمد رسول الله کلمه ایشان است

Marfat.com

همانست الا برای کمالیت حال ترا میگفتیم و ترا آزموده‌ام که درین اعتقاد
با صدق داری که پیش آمده مرید شدن میخواهی چون دیدم که داری
پس مرید من ... شیخ می باید که بخدمت پیر باشد و من اعتقاد ترا
امتحان میکردم نقلست که پیر دستگیر در وقت شکر و میانه روز نشسته
بودند ناگاه سجده کردن گرفتند یاران و مصاحبان که بودند زبان منع
گشودند که وقت شکر سجده منع است بندگی پیر دستگیر از غایت شوق
هردو دست بدهان بوده بود نگاه کردند فرمودند عزیزان برای خدا باز
ایستید چیزی نگوئید معشوق در نظر آمده است طاقت آوردن نمی توانم
بعد و پیر دستگیر این دو بیت فرمودند [illegible] جستجوئی حبیب آئی بیت
گر بیت [illegible] هیچ جای نقلست پیر دستگیر فرمود که ذکر کردن خدا تعالی
با صفای باطن فراموش میگرداند بنده را از تجلی بلاد و این حکایت فرمود
که روزی شیخ کاملیت بنجاری بر خادم گفت نظر کن در تمام اندام من است
محلی که اینجا گرم نیست مگر زبان خادم گفت آری همه جا گرم دیده همیشه
مگر زبان گفت کاملیت هم چنین است که در درونه همه جا گرم است مگر در دل
و زبان را برای ذکر و شکر داشته دل را برای حضور و فکر در سخن این بلا را
هیچ چیزی نمی باشد چنانچه گویند که کاملیت مخدوم شده از سمرا دون اندرون
بادیه افتاد شبی اصحاب جنید منتند گرد او ایستاده بیشتر ...

دیشستند که چنین حالت با جذبی چه میگوید شنیده‌اند که مکشف اسمی کلیت و مسمی
مخدوم داکلی بعد فاتحه فاین جبرئیل در صحن میدان سلا نا معلوم شود که درد عو
محبت ما بزرگ گفت اوست با من آورده اند که ممشاد دینوری مریض شده
و مبتلا گشت پرسید که رحمت را چگونه می یابی گفتند رحمت را پرسید
که او ما را چگونه می یابد گفتند حال تو چیست گفت سی سال است که دل را گم
کرده ام از شخصی رحمت و از حال دل چه می پرسید نقلست پیر دستگیر فرمود
مریدی با پیر خویش گفت ای بزرگوار میخواهم که بدر حجره اغیار درین خانه دم
و زمانی در تماشای آن طایفه بگذرانم پیر گفت اگر باز از آنجا بیرون نیاید
همانجا بگذارند حکایتی حکایت پیر دستگیر جلی که در آنجا معروف و مشهور است
والله اعلم جز مصطفی صلعم بالاتر دیگری نا در خواند بود روزی حجام حشت
دشنام گویان پیش پیر دستگیر پیدا شده پاره زر کشیدند و بدست وی دادند
کناره گرفتند حجام مذکور رند بود پیر پای افتاد در وقت شد نقلست پیر دستگیر را
شخصی چند خیار آورد یکی برداشتند چشیدند بسیار تلخ بود او را خوردند
همچنین همه را چشیدند همه تلخ بودند بحاضران ندادند مردم را عجب آمد که
هرگز چنین عادت نبود آخر چنان معلوم شد از برای آن نگاه داشت آنکه خیار
بود که مبادا تلخی آن ناکس ظاهر کند دل او آزرده شود نقلست پیر دستگیر
خبر فرمودند که در روضه بندگی شیخ قوام الدین میماندم اضطراری پیچیده داشتم

بیمه داشتم بعضی اوقات بعدی که مسافران فرود آمدند طعام اندک بودی

پیش وی می آوردم بهانه صلاح چراغ برخاستم چراغ سرد میکردم در

تاریکی بخوردن طعام مشغول میکردم من نیز دست می انداختم اما نمی خوردم

تا ایشان سیر شوند و من همچنان گرسنه ماندم روزی چند نفر مهمان در

روضه مخدوم فرود آمدند والده در حیات بودند رفتم عرض کردم که مهمان

رسیدند چیزی طعام برای ایشان می باید والده گفتند خواهد بود سر وید

در تفحص آن رفتم دیدم آردی اندک خمیر میکردند پرسیدم ارد انقدر است

چندین در بنگاه بود والده فرمودند آرد همین قدر موجود بود دیگر نبود

خواهرزادگان همه بیدار بودند برایشان تعلل کردم تا آنکه در خواب شدند

بعده خمیر کردم اگر بحضور ایشان خمیر میکردم حتی تم ایشان مقدار قوت

می بردند مهمان را بدان طعام اندک کفاف بخشید و برکت بخشید این بعض

چون طعام موجود شد آوردم مهمان را خورانیدم اما طبیبان بچگان

خاطر محزون گشت سر دستگیر بار میفرمودند در این وقت که بر من فراغ

ظاهر گشته است و گمان دارم که صدقه آن شب و این روشنای

از دولت خدمت والده است نقلست سر دستگیر میفرمودند بزرگی

از خراسان بشام رسید بر سید عالی حقی هست که زیارت کنم شیخ

سعد الدین مقبرا نشان دادند چون پیش قبر او آمد دید که سر گین

آب بیکردند باز گشت گفت چگونه عالمی متقی است که این پلیدیها در خود
روا دارد ان الله یحب المتطهرین از قطب العالم مخدوم شیخ سعد قدس سره
روزی از پیر دستگیر وداع شدم بسبب پابوس والدین و ملاقات او باز در وطن
خود قصبه اوتام میرفتم ایام برشکال بود ناگاه در قریب قصبه بوهان رسیدم آب بسیار بود
با هیبت تمام سیل داشت اسپ سوار بودم خواستم که گذار شوم چند قدمی
رفته بودم که از اسپ بیفتادم غرق شدن گرفتم پیر دستگیر را یاد کردم و تشفیع
آوردم پیر دستگیر را حاضر دیدم ران مرا گرفته بالای آب انداختند مصاحبان
دیگر ازان این تماشا کردن میدانستند مرا گرفته روان شدند هم از قطب العالم
نقلست که این فقیر در ماه مبارک رمضان تب فزون داشت چند روز فاقه
کشیدم تب غالب بود در سیزدهم ماه مذکور حالت سخت و دشوار بود نه در زمین
نه در بالای قرار بود تا آنکه شبی پیر دستگیر را حالت دشواری گفته فرستادم
پیر دستگیر در خرج طعام عرس شیخ نصیر الدین مشغول بودند از حلوی چند نان
معه از لکان سیرها روغن و شکر بسیار و تر کرده آمده بودند از جمله آن نانها
یک نان گرفته برمن فرستادند که این را کل بخورید چیزی نگذارید مرا چند فاقه
گذشته بودند اصلا رغبت بطعام نبود اما بر حکم زبان از حسن اعتقاد
تا دیری قصد کرده بخورم همان که مرتب کرده بخوردم در انساعت
خواب بیامد در خواب بودم که پیر دستگیر سماع شروع کردند بیدار شدم دیدم

Marfat.com

دیدم که رتبت اصلا نماند وقت برخاستم وضو کردم در مجلس سماع حاضر
شدم صوفیان سمع شنیدند من ایستاده ماندم قوالان این بیت
شروع کردند بیت رفتم بکلیسا و ترسا و جهود دیدم ترسا و جهود را رخ
تو بود :. مرا ذوقی شد برخاستم سماع شنیدن گرفتم تا چون دیری
بنشستیم پیر دستگیر ضعیف ملال آوردند مرا گرفته درون حجره خود
بردند فرا رکوع آمدند بعد فراغ سماع دستار سیاه از سر مبارک خود بمن عطا
فرمودند نقلست پیر دستگیر میفرمودند که برادران چون خواهند که یکی را در
میان خویش در آرند برای تصعید دل زعفران با شیر آمیخته کرده بدهند و بخورانند
و این اثری ظاهر با ترکیب میدهد و میان ایشان موازنه چند درم سنگی چیزی در طریق
آب میباشد و این چند رنگ است سپید هم باشد و سرخ و زرد و سیاه هم اما
سیاهی روشن خوش منظر آن جز در دیوی و همچنین که هیچ خوشبوی ند
نرسد و در کام او ملاوتی در چیزی کم باشد دل را از آن فرحتی که حدی
اندازه نیست از ایشان پرسیدند که این چیست و از کجاست گفتند
بیت: ز نسل بنی اسرائیل درختی است علامت باشد این باران درخت است
نقلست عجوزه دبیر تشویش ذوق داشت از بسیار کهنسالی ملاک شده بود روز
بخدمت پیر دستگیر آمده حالات خود عرض کرد فرمودند که برو دمی گاو
بخور چند روز دمی گاو بخورد فرصت تمام شد نقلست در شب سوم ماه صفر

Marfat.com

سنه اربع وثمانین وثمانمائه بود ذکر حضرت مخدوم قطب العالم شیخ سعد
قدس سره جد کلان ایشان از روم بهندوستان آمده بودند قاضی قدوه
نام داشتند بادشاه وقت ایشان را خطه اوده جاگیر داده بودند مدفن
ایشان در همان شهر است همی کنیزی همراه ایشان آمده بودند اکثر علما و دانشمند
بلکه بسیار زاده و غلام دانشمند بودند می آرند که دانشمندی مسئله مشکل
شده بود که از هیچ کس حل آن نمیشد در خانه قاضی مذکور آمده قاضی اندرون
بودند کنیزکی در خانه را جاروب میداد دانشمند ظاهرا گفت که برو قاضی را
خبر کن کنیزک پرسید که برای چه آمده اید داد گفت که توجه دانی برو خبر کن
چون میان ایشان یکدیگر کلمات شد دانشمند بآن کنیزک گفت مقصود خود
ان فی الحال مسئله را جواب داد وگفت این چه چیز است که بقاضی میتوان
پرسید من جواب ترا بس هستم دانشمند را خاطر ایشان ساخت
دانشمند متحیر و حیران شد بخانه خود باز گشت در هندوستان اولاد
قاضی بسیار شد و الحال هست قطب العالم در شرح رساله مکیه شهرستی
چنین عبارت آورده اند که اکثر شجره اولاد قاضی قدوه که من یکی از اولاد
قاضی مذکور نور الله مرقده میبینی بدانی که عین صورت لوح محفوظ است
بتفصیل اولاد اینست قاضی قدوه سه پسر بودند قاضی موفق که
کرد در قصبه انام متوطن شدند قاضی اعز الدین ساکن رسولی شدند

Marfat.com

رسولی شده قاضی نظام الدین ساکن سرسنده شدند بعده قاضی موفق را چهار پسر شدند قاضی علاءالدین قاضی نصیرالدین قاضی تاج الدین قاضی زین الدین ونسبت قطب العالم بقاضی موفق میرسد قطب العالم مخدوم شیخ سعد بن قاضی بدهن بن شیخ بن محمد بن مسعود بن زین الدین بن موفق بن قدوه بن داود شاه بن مبارک شاه بن علاءالدین شاه بن عمر شاه بن فرد شاه بن سلیمان شاه بن یهود شاه بن یعقوب معمر میرسد حضرت قطب العالم ظاهراً و باطناً بکمال داشتند بپایه اجتهاد رسیده بودند وتصانیف بسیار دارند از انجمله شرح حواشی کافیه شرح حواشی مصباح وشرح اشعار لباب الالباب غرائب که نام او تحفة المحمود است که باسم برادرزاده خود سراج الاسلام شیخ شیخ محمود که جانشین قطب العالم بودند ساخته‌اند و در دیباچه این رساله نام خود چنین مرقوم فرموده‌اند اضعف عباد الله القوی العالی سعد بن بدهن المعروف قاضی بدهن البلخی المشغولی و در بعضی جا سعد الدین بدهن هم نوشته‌اند وشرح رساله مکیه که جامع همه علمهاست ورساله اجابت سماع وغیرها وارادت وخلافت بندگی پیر دستگیر بندگی شیخ مینا قدس سره دارند وهمیشه در اتباع پیر دستگیر قولا وفعلا معمور بودند سر کرامتابعت پیر با صدق واخلاص

Marfat.com

قطب العالم روزی که در غفلت بود همون را در این دولت کوهی بود
از خانقاه برخاستند متوجه جانبی شدند کفش حاضر نبود شخصی
پای افزار خود پیش نهاد قطب العالم پوشیده دو سه قدم روان
شدند فی الحال از پای کشیده برتافتند فرمودند که این علامت سلطنت
که بر ما سر کرد پای افزار نپوشیدند استاد قطب العالم در عالم ظاهر ملک العلماء
بدر الفضلاء قاضی مسیح بن شیخ مرتضی برادرزاده استاد الائمه منتخب
بن علاء بود دو پنجاه سال علم تحصیل فرمودند بعده وطن خود که قصبه انام
بود گذاشته در لکهنو بست سال در خدمت پیر دستگیر مخدوم شیخ مینا
قدس سره بودند بعد از نقل پیر دستگیر شش سال نیز در لکهنو ماندند
پس در خواب اشارت چنین شد که شما رفته در خیرآباد متوطن شوید
بعده در شهر خیرآباد آمده مسکن ساختند بست و دو سال در خیرآباد
در قید حیات خلق خدای را از عالم ظاهر باطن وارد دینی و دنیاوی
رخ بر کمال رسانیدند هر طالب علمی را که یک سبق فرموده‌اند آخر او دانشمند مشهد
زبان قطب العالم مادهٔ حکمت شده بود یعنی آنچه از زبان
ایشان برون می آمد عین حق میشد این نسبت در شان قطب العالم
مسلم بود دست رحم بر درد رسیدگان ناحق ظلم زدگان ایشان انجا همه
حق دیدم حق جانب درویشان قطب العالم را نسبت و نه خلیفه بوده

بودند اول یازده کس یاد ریک روز بر حکم اشاره در خواب پیر دستگیر
مخدوم شیخ مینا قدس سره خلافت داده بودند و دو تن دیگر بعد
این که تفصیل می آید قطب العالم خواب نامه چنین در قلم آورده لذا
عین آن خواب نامه بجنسه تبرکا درین رساله نوشته شد این است
بسم الله الرحمن الرحیم میگوید داعی کافه اهل اسلام سعد که در شب جمعه
چهاردهم ماه صفر ختم الله بالخیر والظفر سنه خمس و ثمانمائة جمال جهان
آرای پیر دستگیر قطب العالم مخدوم شیخ مینا قدس سره بخواب دید
گویا که در خانقاه محل سجاده نشسته اند این فقیر پیش آمد نشست
فرمودند شنیده میشود که شما محزون شده مرد خدا باشید چون
غیر خدا چه معنی دارد که مرا هیچ نباشد نه بدنیا نه بعقبی چون
تو دارم همه دارم دگرم هیچ مباد زمانی ساکت بودم بشاشت
و لطف بسیار فرمودند این فقیر طرف صوفیان و خلق نظر میکرد
در خاطر گذشت چند عزیزی که مشغول هستند بگذرانم اگر قبول کنند
الباس خرقه هر گرا قبول کنند عرض کردم که بعضی صوفیان برین
بند مشغول هستند همه آنکا قبولیت چونه کار دارند اگر اجازت
الباس خرقه با خلق مستفید شود بهتر است بیشتر هرچه فرمان شود
پیر دستگیر فرمودند کجا شیخی کجا درویشی کجا پیری کجا مریدی پیر دستگیر

Marfat.com

و این فقیر یاد می‌کرد بسیار میگریستند بعد گریه دیری در مراقبه بودند سر بر آوردند
فرمودند که شما یاد دارید که گفته بودم که شما قبول خدا شده‌اید چنانچه ملایک ما
پس گواهی دادند این فقیر دوید در پای افتاد که جز این نفس هیچ نکنیه
و عمل دیگر ندارم فرمودند هر گاه شما قبول خواهد افتاد دست بر این نگاه
می باید داشت و افوض امری الی الله و افوض امری الی الله و افوض
امری الی الله سه کرت فرمودند بعده این فقیر هر یکی که در نظر افتاد سرع
کرده شد شیخ محمود بلخی لکهنوی اول در نظر افتادند عرض کردم
شیخ محمود محمد بلخی لکهنوی بن شیخ مکرم مستعد ایشان را التماس
خرقه کرده شده است از سر لباس خرقه عطا شود خرقه از زیر بغل
کشیدند پوشانیدند فرمودند مخدوم زاده استحقاق این جامه بسیار
می باید که حرمت این جامه نگاه دارید ذاوقات ضایع نکنید تلقین
داد کردند با خوف تمام گریه وقت سخن بسیار کنند و کاغذ سفید نیز بر دست
شیخ مبارک را خود سر مو در قبضه دادند بعده شیخ مبارک را گذرانیدم
عرض کردم در حق این چه فرمان میشود فرمودند من گفتم هر که قبول
خواهند کرد قبول خواهند شد تا دخرقه خرقه از زیر بغل کشیدند و پوشانیدند
فرمودند تحصیل علم کنید و حق این جامه ادا کنید و استحقاق پیدا آرید
و اوقات ضایع نکنید بعد تلقین ذکر جهر وقت سحر کاغذی نیز بدست

داده‌اند بعده گرفته و جا خوانده‌اند در گوش قاضی محمد را طلبیده‌اند قاضی محمود

و صوفیانه‌اند الحمد لله شیخ ملک سیس‌آبادی پیش آمدند ایشان را گذرانیدم

خرقه از زیر بالچه کشیده‌اند و پوشانیده‌اند فرموده‌اند طالب ما همیشه باشید و اوقات

ضایع نکنید و از لا یعنی احتراز کنید گر جهر وقت سحر کاغذی سفید نیز به دست داده‌اند

بعده نوبه سیم شیخ محمد که حاضر بود در ملک بنده را قاضی محمد پیش آمدند قاضی محمد ملقب

شیخ احمد عرف قاضی محمد بن امین الدین ساکن گاکوری که گذرانیدم تا دیری

سر فرو دیگر مانده‌اند فرموده‌اند که قاضی محمد بسبب غایت متعلق می

باشیم خرقه از زیر بالچه کشیده‌اند و پوشانیده‌اند فرموده‌اند از مزاج غضب بسیار

و الصاعت ... دور باشید اهانت و غیبت کسی مکنید و طالب جاه

مباشید آنچه میگویم نیکو بشنوید بعد تلقین بگیرید و ذکر جهر وقت سحر

بعد از این قاضی محمد بیایند گفت شیخ احمد گوید کاغذی سفید نیز

بر دست داده‌اند بعد شیخ مبارک گلگنبدی را گذرانیدم فرموده‌اند

بسیار باشند شیخ محمد مولانا یکی طور دیده عاشقانه با ما ادراک

باشند رعایت شب نگاه دارند ذکر جهر وقت سحر خرقه از زیر بالچه

کشیده‌اند و پوشانیده‌اند در گوش این فقیر هست گفتند سبق بسیار منع

کنید متعود میباشند کاغذی سفید نیز به دست داده‌اند بعده

شیخ جاید را گذرانیدم فرموده‌اند مخدوم را در رعایت شب نگاه دارند

صفت موها بحتی نگذارید صحبت فرزندان و خانه نباید بگوئید که موجب
امری دل بعید باشد و صفت عاشقانه با ناله و زاری باشند
ذکر جهر وقت سحر خرقه انداز زیر نهالچه کشیده پوشانیده اند کاغذی سفید نیز
بر دست داده اند بعده قاضی را جبار اقبعی شیخ را جا ساخت آبادی را
گذرانیدم فرمودند رعایت شب نگاه دارید و حب دنیا بگذارید طریق
سنت می باشید صفت عاشقانه با ناله و زاری باشند ذکر جهر وقت سحر
از اصل دین راه سنیا است که اوقات را ضایع نکنید بعده خرقه از زیر
نهالچه کشیده پوشانیده اند کاغذی نیز بر دست داده اند بعده میان سکندر را
گذرانیدم فرمودند شیخ سکندر بعد از این خیرآبادی صاف سفید از ذکر دنیا
در مجلس بسیار میشود دویم سیم و چهارم مبتلا شسته اید دور باشید دور باشید
بعده خرقه انداز زیر نهالچه کشیده پوشانیده اند بار فرمودند تلقین نگیرید اوقات
ضایع نکنید ذکر جهر وقت سحر کاغذی سفید نیز بر دست داده اند بعده قاضی
بدره را گذرانیدم فرمودند قاضی بدره حماد ذات معبودی بسیار دارند
حق تعالی پاک خواند گردانید اما بگوئید مخلوق شده باشید بعده مخلوق
نشده آمدید فرمودند محروم زاده بعده شیخ بدره سبب نگاه دارید
وقت ضایع نکنید طالب جاه مباشید تلقین شما دارید ذکر جهر وقت سحر
بعده خرقه از زیر نهالچه کشیده پوشانیده اند کاغذی سفید نیز بر دست داده اند

Marfat.com

دادند بعده یک انگور بطور گنده نیم خندان کلس دنیا نفرمودند بسیار شد
گرسنگی دیگر بردیم با مل گفته خواهد شد بعده چو دستند روان شوند
عرض کردیم گاه سفید بهر یکی پیری به عطا شده است فرمودند که یکی را
اجازت نامه چنانچه برشماست نوشته دهید مرا فرصت نیست
عرض کردم بکدام سبب فرصت نیست فرمودند که مرا در هر شب جمعه
در حضرت علیا بار میشود به مشاهده آن مشغول میدارند چون شمارا مطلق
بسیار دیدم بعد ازین برشما آمدم اکنون آنجا خواهم رفت بهمین
وقت گویا شیخ شاهین رسیدند عرض کردم شیخ شاهین اهل هیچ هستند
فرمودند از شیخ شیخ خلافت و اجازت دادند باز عرض کردم سبب خلافت
نمیگویم عرض میکنم که ملاقات آمدند بندگی شیخ دیدند مصافحه و ملاقات
کردند که دستار بیارید این فقیر دستار پیش آورد باز فرمودند شما همت
علیا دارید هرگاه که آنجا هم یار بید بعده یک گزینه موجود بود بار آوردم عرض کردم
نزمینه موجود نیست گزینه بیارم فرمودند الموجود صفا هرگاه گزینه آوردم
دادند بعده خواستند که روان شوند السلام علیکم ای عزیزان دو سه
قدم روان شدند باز گشتند فرمودند شیخ شاهین شما خوب میدانید
از دل خراب که ایمان صادر میشود همین کفر است و از دل آبادان که کفر
صادر میشود همین ایمان است این همه عزیزان را بگوئید که درده دیا شنید

Marfat.com

تا اول را ادا وان و تعمیر کرده‌اند برین عقیده فاتحه خیر ایشان بعد از ختم
فاتحه دست این فقیر گرفته و ایشان را در همه دنیا که کار گرفتند دست گرفته
و دعا کرده‌اند استودع الله دینک و امانتک و خواتیم عملک پس مصافحه
و مصافحه همدرین بودم که از خواب بیدار شدم عشا ادا نکرده بودیم
برخاستم وضو کردم عشا ادا کردم و کیفیت خواب نیکو یاد بود همه
در کاغذ للعبید و همدران شب نوشته داشتم والله اعلم بالصواب

بعده قطب العالم این نه شیخ را که در خواب بالا مذکور اند و دو دیگر شیخ ابراهیم
بهو جیوری و شیخ ابراهیم راجو برادرزاده حضرت قطب العالم دیگر ورعلا نسبت
داده‌اند بعده چهار کس دیگر دریکروز میان شیخ صفی عالم ساکن سامیور شیخ
کدن خیرآبادی شیخ معظم گوپامئو میران سید حامد لکهنوی بعده سه کس
دیگر دریکروز شیخ محمود محمد صاحب سجاده شیخ نصیرالدین راجو
برادرزاده شیخ اعظم ساکن قلعه نو بعده میران سید یسین ساکن بخاری
بعده میران سید خوند ساکن کهری بعده شیخ نور اسحاق جهنوری
لکهنوی بعده چهار کس دیگر دریکروز شیخ قاسم ساکن اهولی شیخ بدهن
مبارک نیز میان شیخ علاء الدین امروهی و میان قاضی محسن ساکن دانشمو
بعده دو کس دیگر دریکروز شیخ مبارک ساکن ردولی میران سید یاری
جهنوری بعده شیخ کدن صالح لکهنوی میان شیخ برهان این همه نسبت دست

بیست و نه خلفاء مذکور اند هر همه یکجا یا بعد هر شد مقتدای دین بودند
دیگر همه مریدان این مختصر طاقت ندارد با وجود این بارها بر زبان
خویش می نالید و میفرمودند چون درین زمانه ما هموار گدایان
بسلامت بردیم بالحقیقه بمقام جنید و شبلی رسیدیم و این بیت
میخواندند بیت نه طفلی سر ما من بر پای سر کوئی نه پیر سر در مسجد بین
خالی بهان خالی و تلقین ذکر خود قطب العالم در شرح رساله مکیه چنین نوشته
سعد بدین نسبته الله تعالی علی صراط المستقیم تلقین ذکر گرفت از پیر دستگیر
قطب العالم شیخ محمد بن قطب المعروف بشیخ مینا قدس سره پیر دستگیر شیخ
مینا از مخدوم شیخ سراج السالکین شیخ سارنگ قدس سره و بندگی شیخ سارنگ
از مخدوم یوسف ایرجی و شیخ یوسف ایرجی از بندگی مخدوم جهانیان جلال
الحق والدین و بندگی مخدوم جهانیان از شیخ امام الدین گازرونی و شیخ امام
الدین گازرونی از پدر خود و شیخ اوحد الدین عبد الله بن مسعود و شیخ
اوحد الدین از شیخ اصیل الدین و شیخ اصیل الدین از شیخ رکن الدین ابی
الغنائم و شیخ رکن الدین بن ابی القاسم الخطیب و شیخ رکن الدین از
شیخ قطب الدین بن ابی رشید احمد بن محمد بن صبغی ابهری و شیخ
قطب از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر بن عبد الله سهر
وردی یافت و شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سهروردی را از شیخ

Marfat.com

سهروردی
ابی احمد غزالی و شیخ احمد غزالی را از ابی حفص عمر بن محمد عموید
و شیخ ابی را از شیخ ممشاد دینوری و شیخ ممشاد دینوری را خواجہ
جنید و خواجہ جنید را از خواجہ سری سقطی و خواجہ سری سقطی را خواجہ
معروف کرخی و خواجہ معروف کرخی از خواجہ داود طائی و خواجہ داود
طائی از حبیب عجمی و خواجہ حبیب عجمی از خواجہ حسن بصری و خواجہ
حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ علی کرم اللہ وجہہ خواجہ کائنات
خلاصہ موجودات محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم و بندگی مخدوم
شیخ سارنگ چنانچہ تلقین ذکر از بندگی شیخ یوسف بودہ است از بندگی
شیخ قوام الدین نیز بودہ است لیکن از بندگی شیخ یوسف بعد ترک
اشغال نیز بودہ است اما بندگی شیخ قوام الدین در هنگام شغل
دنیا بودہ است چنانچہ در ذکر ایشان گذشت. و نیز قطب العالم صورت
تلقین خود در شرح رسالہ مکیہ چنین مرقوم نمودہ اند سعد بن بدر
تثبتہ بعد علی صراط المستقیم و الدین القدیم چون سر و سنگر خواست
که این فقیر را تلقین کند ذکر صوم روزہ باشر الظہر گوید بغیر مودلعہ از
نماز جمعہ غسل کرانده طلبید خود مشت بقبلہ داد و این فقیر را متوجہ
قبلہ ساخت مقداری خوشبوی نیز طلبید این فقیر را مداد در حمی حسن
مبارک استعمال کرد چنانچہ سند تلقین از مشائخ اکابر اعظ کالہرجیہ

Marfat.com

معروف و نقلست که قطب العالم بعد از فوت پیر دستگیر در لکهنو چند سال
دیگر هم بوده‌اند دران وقت اکابر علما خصوصاً هم بسیار در لکهنو بودند تجدید
که اگر کسی دعوت میکرد طعام بست طشت می باید که موجود بسازد
یکروز شخصی دعوت کرد و جمیع اکابر حاضر آمدند میان خود مشورت
کردند و نام قطب العالم گرفتند که ایشان مردم بیگانه اید در شهر ما آمده
در صدر می نشینند امروز بمجلس در صدر جا ندهند چون قطب العالم
دران مجلس تشریف آوردند بر سر ایشان مطلع شدند در پایان
مجلس نشستند هنوز طشت در مجلس نیامده بود خبر شد که سعید خان
لودی که از امرا سلطان لودی که ده هزار سوار همراه داشته از قصبه
رنی پور بوده که مشهور بوده است برای ملاقات قطب العالم در لکهنو
رسید در خانقاه قطب العالم را نیافت همان راه دران مجلس
بپای بوس قطب العالم مشرف شده نزدیک قطب العالم باادب تمام
بنشست لشکریان چنان غلو کردند که هیچ اکابر در جای خود نماند
بر جای ایشان لشکریان گرفتند بلکه اکابر را دستار گم شده در پایمال
مردم افتاد تا رفتند بعد از ان خوردن طعام خلق الله بجایهای خود
رفتند همه اکابر ازین کرامت قطب العالم مستقر شدند از کرده و اندیشه
خود توبه و پشیمان گشتند عفو خواستند بعد ازان بخاطر قطب العالم

Marfat.com

رسید که مردم این شهر حاسد اند در چنین شهر ماندن خوب نیست بعد از آن
نزد یکی از پیر دستگیر اشارت شد که در خیرآباد در نسبت متوطن شوید چنانچه
بآنجا رسیدند نقلست که پیر دستگیر مقام مخدوم شیخ قوام الدین که بایشان
رسیده بود در رسیده بود به قطب العالم عطا فرمودند چون قطب العالم
بجانب خیرآباد توجه نمودند این محله و خانقاه را برادر زاده خود شیخ نصیرالدین
عنایت نمودند بعد شیخ نصیرالدین فرزندان ایشان اراضی که تعلق
این محله داشت همه را فروخته خوردند همه این اراضی و نخلها را مردم دیگر
قابض شدند الحال هستند غیر از روضه بندگی شیخ قوام الدین دیگر جا
نمانده است و قطب العالم ورای این خانقاه یک خانقاه دیگر در لکهنو کناره
آب و سرای قریب آبادان ساختند گرچه این خانقاه نمانده اما آبادانی
سرای یک مروتی مانده است که بعضی کاسبان می باشند و الحال
این سرای هم بنام قطب العالم مشهور است و خانقاه و آستانه پیر دستگیر
که الحال موجود است پیر قطب العالم ساخته بودند و یک خانقاه در مانکپور
نیز راست کرده بودند که آنرا در روضه شیخ ابراهیم اکرم نمودند.
نقلست قطب العالم در خیرآباد تشریف آوردند در آن زمان
حاکم شهر خیرآباد میان راجی ومنان نام کسی خویش سلطان سکندر لودی بود
و در جائی که قطب العالم مقام ساخته بودند ویرانی بود و از قلعه شهر جدا.

جهت مقام تبرک قطب العالم هیچ آبادانی نبود و در شهر هم مردم اشراف
و اعیان کم شده بودند همه از برای قطب العالم از هر جانب آمده متوطن
شدند مقصود آنکه وکیل میان راجی و موسی میان برخوردار نام
قطب العالم را مرید شده بود روزی هر دو برادر برای شکار سوار
شده بودند امساک باران بود و خلق حاجتمند آب هر دو برادران میان
برخوردار گفتند که اگر امروز باران بارد حق کرامت پیرشناوانیم و در عقب
بارند کی همین راه برویم مرید شویم اما بشرطی که هر دو کلاه که ما را بدهند
هر یک مختلف بدهند قضارا یکبارگی ابری پیدا شد و باران تیز
کرد همان لباس در عین باران آمده مرید شدند هر دو برادران کلاه
خاطرخواه یافتند یکی از صوف سبز و یکی از صوف زرد هر دو برادران
دو ده یکی به بلده هدوم سراساری برای خرج خانقاه پیش کردند
نقلست یکی از امرای سلطان سکندر مرید قطب العالم بود سلطان
بر وی غضب کرد فرمود که در چشمان میل کشند همچنان کردند قطب العالم
در ظفرآباد در خانقاه خود مشغول به درس گفتن بودند که سوختگی میل
را دستش چون الف در بر دو پشت دست قطب العالم ظاهر شد مردم
عجب نمودند بعد از چند روز سلطان را معلوم نمودند که هر دو چشم او بینا و
سلامت اند او را طلبیده حقیقت پرسید او گفت که وقت میل

Marfat.com

کشیدن پیر خود را یاد کرده بود دیدم که سر دو دست پیر را بر سر دو چشم نهاده
هستند چشمان باز آنگاه بیدار شدند میگویند که این بتقریب شد که سلطان
قطب العالم را طلبیدند که چنین شیخ در ولایت ما باشند و من
نه بینم از طلب قطب العالم متوجه آگره شد چون در سرای آبرده فرود آمدند
نزدیک آن سرای حوض کلان واقع است در کناره حوض یک بتخانه
که مردم دوازده گروهی سیزده گروهی از هر جانب از زن و مرد کافران شیر برنج
پخته می آورند در آن بتخانه بهر پرستش آن بت می نهادند یک صوفی
قطب العالم میان یحیی نام از جمله صوفیان بود که الصوفی یاکل سبعین جره
بمعنی ظاهر این قول عمل داشت جانب حوض رفته تماشا کنان در آن
بتخانه رفت چند قبوه که هندوی تهالی میگویند شیر برنج در آنجا نهاده دید
متوجه شد که بگیرد دستش بسته شد دست چپ انداخت او نیز همچنان
گرفته شد نام قطب العالم را شفیع آورد صورت قطب العالم حاضر شد و بوی
در آن بتخانه از گوشه نعره و فریاد برآورد که مرا رها سازید که دیگر هرگز در اینجا
نیایم میان شیخ یحیی همه طبقهای برنجی خالی کرد و برداشت در سرای
آمد پیش قطب العالم قصه باز نمود و ایشان باز میگویند که آن بتخانه منهدم
معدوم شد بتخانگی آن شد که هرگز کسی در آنجا بت پرستی نکرد چون
قطب العالم در آگره رسیدند آنجا منزل گرفتند خبر سلطان رسید طلب نمود

Marfat.com

طلب نمود قطب العالم رفتند بادشاه بجهت کاری اندرون رفته بود چون
وقت نماز نزدیک رسیده بود قطب العالم هم برخاستند به خانه بمنزل خود
آمدند سلطان فی الحال ازین خبر برآمد و توجه بدایره قطب العالم کرد وقت
شام قطب العالم هم در نماز مشغول بودند سلطان دیری استاد و قطب العالم
از نماز بحال او ندیدند دلگیر شده بخانه رفت میان یکدیگر صحبت راست
نشاید تا [illegible] [illegible] روز قطب العالم در دایره بودند میگویند که در آن
[illegible] رسیده بودند لشکر بادشاه یک دیهی مطلع الاسلام را
تاخته بودند [illegible] اشیا آن دیه در لشکر بادشاه بیار آمیغ و خریدند در
دایره قطب العالم طعام بسیار موجود میشد مردم میخوردند و قطب العالم
در مجلس حاضر میشد و هیچ نمیخوردند تا مدت دوازده روز برین صورت
گذشت و هر کس میدانستند که قطب العالم نمیخورند دوازدهم روز قاضی
محمد بن [illegible] واقف شد در لشکر بادشاه امرای بود که در اکل حلال
احتیاطی کلی داشت و ورع بحدی می نمود حتی که کلوخ استنجا بیا لغه
میگر قاضی محمد در خانه آن رفتند پاره خوردنی آوردند قطب العالم
خوراندند حاصل آنکه چون میان سلطان و قطب صحبت راست نیامد از
ملاقات میسر نشد قطب العالم بجانب خانه خود متوجه شدند بادشاه نهانی
بسرهنگان خود گفت که هرگاه شیخ در کشتی سوار شود کشتی در بحر غرق آب

Marfat.com

رسد فیل مست را برده کشتی را غرق گردانی ان شوربختان هشیار کرده
چون کشتی در غرق اب رسید فیل مست را جدا کردند و کشتی را زود
غرق گردانیدند همه اهل کشتی در جوی افتادند جاسوسان بادشاه را خبر
رسانیدند که کشتی غرق شد میان راجی و موسی هر دو مریدان
قطب العالم دران مجلس حاضر بودند بادشاه توجه بایشان نموده
گفت که بر شما غرق شد ایشان گفتند که بر ما هیچ غیبت نکرده چنین
جوی غرق شود و هر که از بحر بگذرد و چون برق کلی تشنیل نظر
کرد و غرق نه اخر همچنان شد که خدا تعالی جوی را پایاب گردانید
قطب العالم با جماعه بسلامت درکنار رسیدند مگر یک کس طالب میان دعا
قطب العالم بود میان قاضی خان نام مرد فاضل و عالم خوش طبع
صاحب تعال طاهر او وقت سواری کشتی گفته بود که بالجمع بادر بحا
غرق شویم که از عذاب قبر خلاص شویم میان قاضی را جا خلیفه قطب العالم
گفتند که ای سید زبان که چه حال بد میکنی گفت من برای خود
میگویم شما همه بسلامت گذر شوند عاقبت چنان شد که او غرق بود
هر چند تفحص حال او نمودند و ملاحان همه مبالغه بسیار نمودند هیچ اثری
از ان پیدا نشد اکرمه وقت غرق شدن بعضی یاران او سنگری
گرفته در دستش گرفته در کشیدند و نرمی مرد میرفت حضرت قطب العالم

Marfat.com

قطب العالم فرمودند که بیارید او را شما دست میکشید شیخ ملتمس گشتم مرده پای او

میکشند نقلست قطب العالم از دهلی بجانب خیرآباد مراجعت نمودند

عبور ایشان در شهر براون افتاد برای زیارت مخدوم شیخ بدرالدین که صاحب

ولایت آنجا اند رفتند چندول سوار در چهار دیواری مقبره در آمدند خادمی دختر

صغیره خود را در بغل گرفته در تکلم او مشغول بود چون جانب مخدوم قطب العالم

نظر کرد گفت ای شیخ ادب کنید واز چندول فرود آئید قطب العالم فرمودند که

شما در عقب و بود دختران باشید بعد از ان هر فرزندی که از و متولد میشد همه دختران

بودند هفت هشت دختران شدند انجا شیخ بدرالدین او در گذر از سر گناه شما

پسری شود آن خادمی آستانه شما کند در خواب او را از شیخ معامله شد که

این تاثیر نفس شیخ سعد است پیش ایشان بروید از ایشان التماس کنید

فرستاده اند

در خیرآباد آمد قطب العالم از دور بدیدند فرمودند که برادرم شیخ بدرالدین

بر وی خدای تعالی ترا پسری خواهد داد آخر آمد یک پسر شد تا مدت

الی خادمی آستانه میکرد و میگفت که پدر مرا پسری نمیشد من ابحال

مبارک مخدوم شیخ سعد قدس سره شده ام نقلست که در لکهنو

شخصی قطب العالم را تکلیف دعوت کرد قطب العالم پای پیاده

بجانب خانه وی متوجه شدند در راه دوکان درزی بود سلیمان نام

نشسته جامه میدوخت از زبان او برآمد که شیخ محمود در کار مشغولم

Marfat.com

وگرنه برای تعظیم برمیخاستم قطب العالم فرموده نشسته باشی بحقیقت
نعت هرگز برنخاست امن دجا مانده شد واین نقش وراولاد او
سرایت کرده البته در ربارت او یکدو کس میشود ازین سخن حکایت
حضرت بایزید بسطامی یاد آمد که شخصی بر پای ایشان افتاده بود
بعد از چندروز در پای او لنگش خواهد شد بفرزندان او نیز سرایت
کرد کسی از ایشان پرسید گناه دیگر میکند و عقوبت بر دیگران فرمودند
سخت کمان را تیر دورتر میرود فی الواقع حبس نموده میشود در یازده
... قطب العالم تعالی فرموده اند دور باید که نفس مبارک رانده اند
خواه از حسد خواه از مزاح تا غایت اولاد او همان جاریست نقلست
که شخصی از جانب ترکلند ابرو ... حسیم وسیه فام میان مرد نام سعید
از ضیع در خیرآباد آمد در خانقاه قطب العالم می‌آید خوش آواز بود گاه گاهی
قطب العالم بر سرود او مایل و تواجد می‌نمودند و شعر هندی می ...
قطب العالم بسیار گفته در سرود بسته قوالی میکرد که الحال اکثر قوالان
این را میگویند آن وقت زنی مطربه صاحب جمال از قنوج در خیرآباد
آمده بود میان مرد عاشق نگران او شدند خواست که او را در عقد خود
آرد آن مطربه اصلا راضی نمیشد پیش قطب العالم عرض نمود
قطب العالم آن مطربه فرمود گفت قطب العالم چه این مطربه سیاه را

مظهر سیاه را قبول کنم فرمودند اگرچه مظهره سیاه است پر از شربت است
و این را فرزندان که مقبول شد بان کردند آن زن عهد دارد به تشدید
شو نوکه همه مخلوط و منظور پادشاهان گشتند الحال میان سنبرخان
مقرب آنحضرت پادشاه وقت است نبیره میان مذکور است تغلقت
آبادانی شهر خیرآباد و اسلام و قلعه ساختن از یوسف خان غازی است
که از امرای پادشاه نامی بود و مقبره ایشان نیز در خیرآباد واقع است
چون ایشان فوت کردند لشکر متفرق شد هرکس بجانبی رفتند در شهر
اسلام ضعیف شد در آن هنگام که قطب العالم در خیرآباد تشریف آوردند
از یوسف خان پسری فرتوت نصرت خان نام زنده مانده بود بجهه ملاقات
قطب العالم آمد بعد از پابوس اظهار نمود که ای بزرگوار چون شهر را
آبادان ساختند و قلعه بنیاد نهادند بارها میگفتند که من جز گار خوایش
نیستم خانه میسازم اما خداوند دیگر است که من بعد خواهد آمد بعد از
چندین سال صورت هیکل قطب العالم را بیان کرده بودند اکنون
تحقیق شد که شما را میگفتند صاحب ولایت شما آمد قطب العالم
تواضع نمودند و تعظیم و اکرام تمام ایشان را انجانه رخصت فرمودند
تغلقت که یک جوکی گوزی پیش قطب العالم آمد چند روز ماند
دید که خرج خانقاه برای صوفیان و طالبان و مسافران و مجاوران [illegible]

Marfat.com

بسیارست و خلق خدای را طعام میدهند و قطب العالم از غایت
بخاطرش رسید که شاید از سر جوگی متعلقان اند و بیکس محتاج باشند
یک سیل پر از اکسیر کیمیا ارسال کنند پیش قطب العالم نهاد که چند
سال خرج خانقاه کنید قطب العالم فرمود این را محتاجی بده که مرا
حاجت نیست بعده میان شیخ صفی که خلیفه بودند فرمودند که این
جوگی را اندرون حجره خود ببرید چون در حجره رفت دید که همه دیوار تا ته
بالا حجره از خشت طلا راست راست کرده جوگی دانست کسیکه این
تصرف دارد کیمیا را چه کند نقلست روزی قطب العالم از قصبه
پهولی ماو نجیرآباد می آمد در خانقاه شیخ بدهن فرود آمد پرسید
کجا میروی گفت خیرآباد بملاقات پیر خود شیخ بدهن گفت که پیر شما
سحر دست یعنی سماع میکنند آن مرید چون بملازمت قطب العالم
مشرف شد سخن شیخ بدهن نقل کرد فرمود بزبان هندی
کرده کنند مت باجی کا بعد از چند روز ایام گذر قطب العالم در قنوج افتاد
در خانقاه شیخ بدهن فرود آمدند تعظیم و تکریم که می بایست کرد
همراه قطب العالم قوالان بود سرود بنیاد نهادند شیخ بدهن
برخاسته اندرون خانه رفت تا دیری نه آمد زنش گفت
مهمان عزیز آمده مناسب نیست که شما درون خانه باشید اگر سرود

Marfat.com

اگر سرود می شنوند پنبه در گوش کرده برخیزید حاضر مشوید ایشان همچنان کردند
قطب العالم را حال شد شیخ بدهن هم در مجلس سینه بسته استاده بودند
یکبار قطب العالم دست شیخ بدهن گرفته کشیدند ایشان بهت بودند کشیده گرفتند
مرتبه دوم قطب العالم در آنشان گرفتند شیخ بدهن را وجدی عجیب و
حالتی غریب روداد که نتوانستند در خانقاه ماند جانب کوه باز متوجه
شدند قوالان در پی سرود گویان تمام روز و تمام شب در کوه چنانچه طریق
که از زبان قطب العالم برآمده بود یک دست بر سر و یک دست بر سرین و در حالت
بودند چون بحال خود آمدند یاد آوردند سخن بی ادبانه که بر زبان ایشان
رفته بود توبه کردند و عفو خواستند و طالب صادق گشتند چون پیر
نود ساله بودند که این معامله رو نموده بود همیشه دریغ و افسوس میخوردند
و میگفتند که بی خچوره شور کردا ما عهد جوانی برباد دادن ور نه کافی در
نصیب گذراندن و احوال خود را در شعر بزبان هندی در سرود بسته
بعرض قطب العالم رسانیدند که بزبان قوالان مشهور است نقل است
که میران راجو بخاری که یکی از فرزندان حضرت مخدوم جهانیان
جلال الحق والدین بودند در قنوج بودند و خرقه متبرکه کلاه چوبین
از مخدوم جهانیان بسلسله بسلسله بمیران سید راجو رسیده بود
چون میران سید راجو وفات میکردند پسران کلان حاصل داشتند

Marfat.com

دیگر پسر چهارم میران سید علاء الدین نام بود و با دراو علاحده بود
که خدمتگاری میران سید راجو میکرد میران مذکور را او فرموده بودند
که جبه و کلاه که دارم بکسی بسپارم خصوصاً بعلاء الدین پسر سیوم از برکت او از هر
برادران سلامت ماند به پسر تو سید هم چنین وصیت آن امد از پسران خود
ملاحظه نموده که اگر پسر خورد را بدهند البته او را ضرر میرسانند این کار را وصیت
نموده اند که بعد فوت من چون بندگی مخدوم شیخ سعد اینجا تشریف آرند
بهر فرزندیکه این خرقه متبرک عنایت کنند همه راضی شده باشند هرگاه که
قطب العالم برای فاتحه میران سید راجو در قنوج رفتند همه فرزندان
میران در مجلس حاضر شدند و خرقه بدرزیم در پیش قطب العالم آوردند
والد فرموده بودند عرض کردند میران سید علاء الدین را دایه در
کنار خود گرفته استاده بود نظر قطب العالم بر میران سید علاء الدین
افتاد طلبیدند و بر زانوی خود نشاندند و بوسه بر پیشانی او دادند
و خرقه را برداشته بر کتف میران سید علاء الدین انداختند
برادران همه بدل و جان رنجیدند قطب العالم فرمودند از ما دلگیر
نشوید از اشارت حضرت مخدوم جهانیان و از امر پدر بزرگوار شما
کردیم الحمد که کردم همدران روز میران سید علاء الدین و اکثر سجادگان
از مردودن مرید قطب العالم شدند تا غایت آن خرقه و کلاه

خرقه و کاسه نغز بدان میرزا سید علاء الدین میرزا شر سید بود
خانه ایشان هست اکثر خلق را که نظر بر پیشانی میرزا سید علاء الدین
افتاد چنان مینمود که گویا که ستاره درخشنده هست بسبب آن این نور
از قطب العالم بر پیشانی ایشان داده بودند نقلست که روزی قطب عالم
در مشدول بوج سوار شده بسیر میشدند در کوچه مجذوبی ایستاده بود
گفت ای شیخ الانسان سری و صفتی بر کشف گنهکاران چه
ستاره میروی چون گنهکاران کافر بودند قطب العالم بی الحاح جواب
از آیت کلام الله فرمودند اولئک کالانعام بل هم اضل
کافران همچو حیوانند بلکه از حیوانان گمراه ترند از هیچ خود بهتر
نقلست که یکباری سالی رجولی در مدرسه قطب العالم تعلیمی
میکرد علم بر کمال حاصل بود اما در صورت حقیر و تنگدست بود
شیخ انجمن نام مرد دنیادار داخل معتقدان هم داشت روزی
قطب العالم شیخ انجمن را فرمودند که دختر خود را بشیخ ملا عقد
کرده بدهید شیخ انجمن عرض نمود که از دنیا شما گرا چاره
گذر هست اما این تهیت و پریشانی احوال حق بر ما طعنه خواهند زد جواب
قطب العالم فرمودند صورت را چه اعتبار است سیرت می باید فقیر ظاهر
این می بینید که این وزیر پادشاه شود دنیا بسیار پیدا آورد که

شما و خلق الله دیگر از و مستفید کردند آخر شیخ انجمن خواهی نخواهی از فرموده چاره ندیدند و خبر خود را احوالهٔ او نمودند بعد از مدتی را نام سلطان سکندر لودی قطب العالم را خط فرستاد هر که در شاگردان شما بدرس گفتن خوب باشد و علما خوش تقریر بود برای تعلیم کردن شاهزاده سلطان ابراهیم بفرستند قطب العالم بهکاری مذکور را فرستادند ایشان شاهزاده را تعلیم میکردند دنیا بسیار رجوع کرد و آخر چون سلطان سکندر مرد و سلطان ابراهیم پادشاه شد شیخ بهکاری را وزیر خود ساخت و میان بهوه که وزیر سلطان سکندر بود در ره خوب گشت لعرب این بود که از میان بهوه و سلطان ابراهیم روزی پرسید که پادشاه کلان از محمد خان که مخاطب کالا پهاد و مشهور بود و مرد جسیم و سیاه رنگ بود یعنی از محمد خان مثل سیاه چه ملاحظه میکردند میان بهوه گفتند که پادشاه او هم مثل سیاه بود که وا ما بوی دامی شد عالم غرق میگشت شیخ فرید مردی درشت و دو پوست مقرب الحضرت سلطان ابراهیم بمیان بهوه متنازع بود وقت یافت گفت پادشاه هم میان بهوه چه جواب گستاخانه گفت پادشاه اعراض نمود فرمود که میان بهوه را در ته چوب کشید مقصود از این همه آن بود آنکه احوال قطب العالم آخر شیخ بهکاری

شیخ بهکاری و وزیر پادشاه شدند و شیخ انجمن و غیره و اکثر خلق شدند
از نعمت و دولت او دنیادار و منعم حال گشتند نقلست که میران
سید خورد ساکن کهیری اصل وطن ایشان در قصبه اید لور خورد بودند
در مدرسه قطب عالم در میان طالبعلمان آمده چیزی خواندن شروع
کردند روزی نظر کیمیا اثر قطب العالم بر ایشان افتاد طلبیده پرسیدند
کجا از کجا آئی و چه نام داری و چه میخوانی حقیقت احوال عرض کردند
که نام خورد است قطب العالم فرمودند که خورد بزرگ خواهی شد خورد
و بزرگ از تو بهره‌مند گردد من بعد پیش من بخوان در اندک مدت
از توجه قطب العالم دانشمند شدند و ارادت آوردند و خلافت
یافتند حکم فرمودند که در قصبه کهیری رفته متوطن شوند طالبعلمان را سبق
گویند در آن زمان در کهیری اسلام کم بود حاکم کهیری دیهی کهچهه نام نذر
فتوح قطب عالم کرده بود آن دیه را برای خرج طالبعلمان به میران سید خورد
عنایت فرمودند چون میران مذکور در کهیری رفته مسکن ساختند چون بیشتر
کافر در کهیری بود ماندن ایشان آنجا خوش نیامد در غربت ایشان
خواری بود بر حسد بسیار اگر میران مذکور بهر صورت که بود چند مدت
گذرانیدند وقتی در فیروزآباد آمدند پیش قطب عالم عرض کردند که فقیر در کهیری
مسافر طور می باشد اگر چند بیگهه زمین و حویلی در قصبه می بود باغ و حوض

می ساختیم که برای حفاظت غلامان خود عمارت باشد قطب العالم فرمودند
که شما بزودی خدا تعالی سامان خواهد کرد و بعد از چند روز قطب العالم بتقریبی در
کهیری تشریف آوردند از حاکم قصبه کهیری گفته فرستادند که ده بیگهه
زمین نام خود قصبه حویلی بده حاکم سعادت گزین خود داشته باکرام تمام
قبول نمود قطب العالم آن اراضی را بمیران عنایت نمودند خود بدولت
بنجیرآباد تشریف آوردند میران در آن اراضی باغ انبه نشاندند بعد
چند روز گذشتن آن کافر در شب کسان را تعین نمود که تمام نهال انبه
نشانده اند از بیخ برکنده در جایی که سر مطبله بود انداختند علی الصباح میران
معلوم نمودند برخاسته بنجیرآباد آمدند حقیقت را پیش قطب العالم عرض
نمودند قطب العالم فرمودند که میران شما دلگیر نشوید که بیخ دین شما تا آب
رسید و مستحکم شد آن کافر بنیاد خود برکنده بست درآید که بیت

آن کافر همه خویشش تبار باکه خانمان حیات شد بل نحن منهم احدا
ولم یسمع لهم ذکرا و قصبه تمام در تحت و تصرف میران و فرزندان
..... ایشان شد که سرای باغات و حوضهای و چاهای سال هستند
از امروز نیز هر که معمور بودند کسی نفع بود تا غایت حکم فرزندان ا
در آن قصبه بلکه در آن پرگنه جاری است بیشتر از این تعارف حضرت
قطب العالم امیدوار اند نقل است که قطب العالم آنگه از خیرآباد بلکهنو برای

برای زیارت پیر دستگیر خود میرفتند و در راه دیهی است کند بولی نام
منزل میفرمودند مقدم ان دیه زنار دار دهیا و ارکها نام کشتکاری بسیار
میکرد و غله و بر انبار زنان من سید امیشد سه چهار دیه دیگر اگر در دو پیش ان
بودند سبب ابادانی انها از غله ان بود هر بار که قطب العالم در ان دیه نزول
میفرمودان مقدم خدمت صوفیان و طالب علمان میکرد یکمرتبه قطب العالم
در ان دیه رسیدند چنانکه باید کرد قطب العالم هر روی داشتند گویند احوال
پرسیدند کسی ظاهر ساخت که درین نزدیکی این را حادثه پیش امده که خرمنها
گندم که ده دوازده هزار من گندم در ان بوده باشند جمع کرده شبی دشمنان امده
همه خرمنها را سوخته خاکستر ساختند قطب العالم فرمودند هیچ خرمن مانده است
گفت یک خرمن نیم سوخته مقدار چهل پنجاه من گندم مانده است فرمودند همه محور
ان خرمن را پاک کرده در یک کوتی انداز و سر او پوشش سوراخی بگذار
هر چه ترا بایست شود از ان سوراخ برآر خداوند تعالی کفایت خواهد کرد همان
طور کرد تا امدن گندم نو در سال اینده هر چه که از بهر خوردن و تخم ریزی
کردن و مردم سه چهار دیه دیگر را که قرض میدادند همه را کفایت کرد چون
وقت گندم نو رسید مردم خانهای او گفتند که سر پوشش کوتی
بر دارند به بینند که چه قدر گندم مانده باشند دیدند که نزدیک صد تنکه
قرض چهار انار گندم پیش نیست دریغ و حسرت خوردند که اگر نمی برداشتیم

Marfat.com

بقیه عمر مرادو نمودند آن هم کما ینبغی بیکرد و بعضی نقل چنان میکنند که احوال
خرمنهاس چون از قطب العالم معلوم نمودند که تخم گندم در زیر خاکستر سلامت
مانده اند اگرچه برگ و کاه سوخته شده مگر خاکستر را بباد داده گندم به برادر محتاجان
کرد از زیر خاکستر همچنان گندم خوبی سرخ بر آمده که بر کرچنان نزدیک بود
احتمال دارد که هر دو مسلم باشد مرتبه علاحده علیحده نقلست که قطب العالم
چون در لکهنو میرفتند بعد از زیارت سردستگیر همان راه برای زیارت
سلطان العاشقین برهان السالکین مخدوم شیخ سارنگ قدس سره
در مجهگوان میرفتند بعد از زیارت رجوع بخیرآباد آوردند همیشه
برین عادت کرده بودند یکمرتبه بعد از زیارت سردستگیر خود سر راه
راست بجانب خیرآباد متوجه شدند نیمروز در دیهی فرود آمده در قیلوله
مشغول بودند در معامله دیدند گویا که من در روضه سلطان العاشقین
هستم حضرت ایشان بقوالان میفرمایند که این جواب بگویید اهو
کای جادن دو نا دیکهن جهو برا این جواب شنیدند که خلق هذا میگویند
قطب العالم برخاستند دانستند که این بشارت است برین که من
بعد از زیارت نرفته ام همان راه در روضه متبرکه سلطان العاشقین
رسیدند قوالان همراه بودند حکم فرمودند که همین جواب بگویید قطب العالم
تا دیری حال کردند شب در آنجا گذرانیدند بعده متوجه خیرآباد شدند

Marfat.com

شدند بعد ازان هر که ترک زیارت بعد از زیارت بهر و سنگر گمراه شدند
نقلست که میان مدن مرد صادق العقیده مرید قطب العالم در ده
سرکین که تعلق بهرگنه پالی دارد متوطن بود یکبار حاکم پالی بر سر ده وی
رفته تاخت کرد متاع و رخت و اسباب و غله تاراج رفت میان مدن
گریخته در خیرآباد آمده عرض احوال خود پیش قطب العالم کرد قطب العالم
خواستند که بان حاکم شفاعت نامه نویسند میان مدن عرض کردند
که آن ظالم مبادا قبول نکند و سخن قطب العالم بر زمین افتد فرمودند
که سخن من بر زمین انداز دهم در زیر زمین افتد دران ده چاه ها
پر از غله بسیار برآمده بودند آن ظالم بر کنار یک چاهی بر لب نشسته غله را
حکم کرده برآوردند مغرور خفته بود همان وقت خط قطب العالم رسید در غضب شده
در آن چاه انداخت خواست که برخیزد پایش بلغزید از کردن در آن
چاه افتاد گردنش بشکست و بمرد نقلست که میان مدن همراه
حاکمی بجانب کوهها که آب آنجا زهرمایل بود میرفت حالات
آب آن جاها پیش قطب العالم عرض نمود یکی افتاده یکی عنایت
کردند فرمودند هر که آب ازین خورد او را تاثیر نخواهد کرد اگر خلق الله
از تاثیر آن آب بلاهل هلاک شدند کسی که زنده ماند بیمار و ضعیف
چنان شد که بحزن ودی ماهها کشید مگر انجامه که ازان افتاده

آب میخوردند همه سلامت باز گشتند هیچ کس را اثر مضرت نرسید نقلست

که مسیح خان حاکم ظفرآباد الحال مشهور بشیخ خان مرزا مشهورست آبادان

ساخته وی بسیار ظالم طبع بود ظلم بر اهل رعیت بکمال رسانده بود

و پرگنه باری نیز در حکومت او داشت یکمرتبه از باری قاصد شده متوجه

چیرآباد شد که مردم اینجا را رنجاند و مردم شهر تفرقه عظیم افتاد همه

جمع آمده پیش قطب العالم عرض نمودند که واقعه چنین است فرمودند

که قول مطلق شیخ نظام الدین است که هنوز دهلی دور است باز مضطرب

شده بعرض رسانیدند که نزدیک شهر رسید قطب العالم همان جواب فرمودند

که هنوز دهلی دور است چون نزدیک خانقاه شهر رسیدند در عقب خود

نگاه کرده بکسی سخن میکرد ناگاه روی بجانب نقش ماند اصلا راست

نمی شد هر که خواست که اطبا علاج نمایند فرصت نشد آخر دانست

که این از کجاست پیش قطب العالم الحاح و زاری کرده فرستاد که

روی ما چنانکه بود همچنان شود قطب العالم انبه فرستادند و فرمودند

که درین نگاه کنند روی او بحال خواهد آمد اما چه فائده که اجلش رسید

آخر همان شد اگرچه از دیدن انبه روی راست شد اما بعد از یکمدت در مرد

نقلست چودهری خیرآباد چمار بود دیگر نام در شهر قبضه تمام داشت

گاهی که پیش قطب العالم می آمد التفات میفرمودند و حرمتش میدادند

Marfat.com

میدادند روزی میان قاضی را با عرض نمودند که قطب العالم پسر پان کافر
ظالم عظیم فرمایند فرمودند که من این کار از بهر شماها بارها میکنم من بعد نکنم روزی
بحضور قطب العالم آمد اصلا قطعا بجا بجای ثنا و تکریم نکرد بلکه پیشه رفت
یک بلای بر سر همه خیرآباد انداخت که همه ما جزآمده جمع شده پیش قطب العالم
داد خواهی آورده‌اند فرمودند که من گفته بودم که من از برای شما حرمت او
میدارم حالا چه چاره باید کرد مردم تضرع و زاری نمودند که چیزی باید گفته فرستید
که ما از دست او جلا وطن میشویم قطب العالم میان قاضی چار امین او
فرستادند چون همه کافر از مستی دنیا بجور مغرور بود بعد از تکلمات گفت
چه شما بسیار ترسانند مرا از کرامت شیخ شما پسر من خواهد مرد قاضی
را آنجا این سخن پیش قطب العالم رسانیدند فرمودند که هر چه درویش
پسر میگوید البته مستجاب ست اگر چه کافر باشد هر چه از زبان وی
برآید همان خواهد شد پسر من جائی سوار شده بود در دوانید
اسپ از اسپ جدا شد گردنش بشکست نیم مرده بخانه اش
آوردند لیکن مرده گور پیش قاضی را جا خود دیده آمد که پسر بارها گوید
بد بیند من توبه میکنم قاضی را پیش قطب العالم عرض نمودند
فرمودند که تیر بهدف رسیدا جر همان روز مرد غفلت که کهر
مذکور بسبب مردن پسر خود از همه خیرآباد در دل کینه گرفت حاکم خیرآباد

Marfat.com

در آگره بود بخشش از رفت یک کلمه بیگمبر سر امیه اجاره کرد این خبر بمردم امیه رسید
پریشان و هراسان شده پیش قطب العالم آمده عرض نمودند که ما مسلمانان از دست
کافر ویران میشویم قطب العالم میان شیخ صفی را که خلیفه بودند فرمودند که بخانه فرح آن
ظالم چیزی بخوانید قطب العالم میان صفی را شیخ میگفتند میان صفی بیرون شهر
شدند حوضی بود بر سر آن رفته چیزی خواندند هیچ اثر ظاهر نشد قطب العالم فرمودند
درویشان که شبها بخواب فراغت کنند از نوافل اختیار شب بعبادت و طاعت
نکنند دعا خواندن ایشان چه تاثیر دهد امشب تسبیح من ببرید و عید
بخوانید و سه نمره نگذرانده بودند که شخص نورانی حاضر شد گفت قطب العالم
دعا من رسانید و بگوئید که کمر و هردو فرخ سر مردم آن تاریخ نوشته داشتند
قضارا همان روز کمر وار حاکم رخصت گرفته از آگره متوجه خانه شده بود
چون از آن بلده مخالفان او خبر کرد چیزی رسانده بودند که کمر و اکمار از خود دور شد
حاکم فرمود که بعد از گردانند و بیارند چون بحضور آمد فرمود که اکمار و همه بده منکر شد
حاکم در غضب آمد فرمود که او را بکشند او را کشته اند گشتن گشته چه تنبیه رسید
نقل است که راجه تیم و مرد و لب این میان برخورد که مرید قطب العالم بودند
و بدبخت شده بودند همه شب و روز بفسق و فجور مشغول اند و روزها شبها
مردم را می آزردند حوض کلانی بنیاد کرده بودند هر روز متوطنان و
کاسبان برای قطب العالم بزور و تعدی می بردند تخفیف کار نمیفرمودند

Marfat.com

میفرمودند چون بخانه میان برخوردار پسری قطب العالم واقع شد بعد
مردم سرای از دست آن ظالمان بجان آمده بودند پیش قطب العالم
دادخواهی نمودند حکم فرمودند خدای تعالی شما را از دست ظلم ایشان رهایی
بخشد وازان حوض آب باخوره شربت مرگ خواهند چشید و آب نیز
دران حوض نخواهد ماند در چند روز ازان هر دو برادران جوانه مرگ شدند
آب باخوره الحال آن حوض موجود است اگرچه عمق دارد اما در
برشکال خشک میگردد و بسبب خشکی آن میان مردم خاص و عام مشهور
همین است که مرقوم نموده شد نقل است که میان برخوردار را هر دو پسران
که بودند مردند عمر ایشان آخر رسیده بود پیش قطب العالم روزی
عرض نمودند که فرزندان که داشتم گذشته خود را صد الحال از دنیا بی اولاد
میروم هرچه حکم شود فرمودند که پسری خداوند تعالی خواهد داد عوض نمود
که مضمون این آیه انی وهن العظم واشتعل الراس شیبا حاصل شد
که قال رب هو علی هین از دعای قطب العالم در ازل عمر او را عطا
پسری داد که الحال از اولاد او باقی است نقل است که میان حامد
را جانزدیک خانه خود در سرای قطب العالم چاه کندن شروع کردند ظالم
حکم کرده بودند چون قطب العالم را خبر رسید اگرچه پنجاه دست عمق ایشان
منع نفرمودند حکم شد آب شور بر می آید تا کسی نخواهد خورد اکنون آن چاه

موجود است بسیار شوربست لایق خوردن نیست مردم همسایه او بجهة مصلحت
دیگر می برند و برای خوردن آب از چاه قطب العالم می آبردند نقلست

روزی در مجلس قطب العالم طعام حاضر آوردند خلق الله بطعام خوردن
مشغول شدند میان مهی خان افغان شاگرد قطب العالم دانشمند ممتاز
الاقران اند نیز در آن مجلس حاضر بود قطب العالم بطریق مزاح استخوان
از طعام برداشته بجانب ایشان التفات نمود فرمودند که این را دست
بسته مد از زبان ایشان برآمد که دیگر این چشم برین دوخته اند قطب العالم
مرا هم فرمودند که شما هم در مجلس کوشیدند باز ایشان را چنان حالتی پیدا شده بود
که سی مرد به مناظره و مباحثه با ایشان مذاکره میکردند چیزی از علمی مجاهد
چنان لب بسته دهن میشد گویا عامی حرف اند الف باقی هم نخوانده اگر
بطریق خواندن شاگردی پیش ایشان کتابی می آوردند چنان بیان شفا
میفرمودند که از سبق گفتن میدانند در هر علم بر کمال بودند که حواشی کافیه گفتند
که قاضی شهاب الدین محض برای گفته اند دیگر هیچ کس مقصود قاضی نفهمیده است

درس بودند عمر دراز یافتند و مولف این رساله پیش ایشان شاگردی
کرده است چرا که وطن ایشان اگرچه در لاهور بوده است پدر بزرگوار فقیر حقیر
ایشان را طلبیده برای سبق گفتن فقیر و طالب علمان که در خانقاه
آستانه متبرکه قطب العالم داشته بودند مدتی در آنجا درس گفتند

Marfat.com

در شبهای زمستان که سردی به کمال بود جانب جوی میرفتم جوی را
در دکانی برهنه افتاده دیدم که از سرما می نالید و میلرزید بدان حال دلم سوخت
من دو کلک بدان برهنه نشسته چون تنعم چو یک جوکی نشسته بر سر او
ایستاده شدم و مرا رحم بر حال او آمد اما جامه نداشتم که بدهم همین
حال مردی اسپ سوار بر و گذری کرد ناله و فریاد بگوشش رسید
کمبلی ابریشمی بر کتف داشت فی الحال از کتف خود برداشت و
بران انداخت و روان شد بخاطر فقیر رسید که دنیا هم خوب چیزیست
اگر در چنین جاها خرج شود علی الصباح در خدمت پیر دستگیر حاضر
شدم فرمودند که میان سعدی دنیا اگر در مصرف خرج شود خوبست
شما هم از تصرف او اعراض نکنند که خدمت شما خواهد کرد میفرمودند الحال
این چیزی که ظاهر می بینید از برکت ملفوظ پیر دستگیر میدانیم
می آرند که چلده ... روز مره بود که برای غالبسیان
و صوفیان و قوالان و سجاده نشینان خرج میشد و هیچ روزی نبود
که چهار هزار پنجهزار تنگه بخشش نبود اگر بجائی می آمد موجود نبود چیزی
بمعتقدی حواله میشد ... که بجائی صاحب او ... نقلست
اکثر ترکش بدان که ایشان مرده اند و ساده شدند خواجه ... حال خود بنمود ... تفحص نمود هر کجا که پیدا شد خریده باد ...

وبهای اسپ عطا نمودند روزی جمعی پریشان روزگار در خانقاه
آمدند و احوال خسته باز نمودند حکم شد چند روز در حضیره مقید همراهان ایام
سوداگران دو سه طویله اسپان خوب در خیرآباد آوردند خبر رسید
حکم شد که همه اسپان را بها مشخص سازند چند برابر روپیه شوند
بخاطر سوداگران رسید که ثلثان مردم درویش اینقدر زر از کجا
موجود دارند که اسپان بگیرند بر خاطر او مطلع شدند فرمودند تو در
دل هیچ اندیشه میار هر گاه که تو زر در کیسه خود بینی آن زمان اسپان را
هر طویله تو می آرم بعد از بهای بدان سوداگران نوشته دادند که هرگز
زر نپرور پیر بحالم انجا بده اگر بساعت زر تو ادا نماید
بگیر دالانه زود برگرد هنوز نبود که سوداگر بر در او رسید خبر شد
که کسی کتابت از خیرآباد قطب العالم آورده است پای برهنه دوید و بیرون
سوداگر رسید بر پای وی افتاد سوداگر نامه را از دستش خواند و بر سر و
دیده مالید و نهاد و همان لحظه زرها شمرد و بلدکه بیرد و چند هزار تنگه
زیاده داد که بهر نثار قدوم تو میدهم که این مقدار راه آمدی سودا
زرها در تصرف خود آورد قطب العالم در طرفة العین همه طویله اسپان
بمحتاجان بخشیدند قطب العالم میفرمودند که اکثر اولیای محمدی
معلوم قبول نمیکنند اما عالمنبی علیه السلام کما قال علیه السلام

علیه السلام ما من نبی الا و له نظیر فی امتی بعضی بی بیهان از غایت
کم دانی این اولیا را سلیمان صفت که هم الکامنون الباطنون
فی الاخذ و العطا بنظر نقصان منکر اند از نعمت اولیای کمل محروم
می مانند ای کم دانا این عزت محمدی است که اولیای امت محمدی انبیاء
پیشین تصرف در عالم می کنند کاحیاء الموتی و ابراء الاکمه و الابرص
والتصرف من الملک ادام الله تعالی نقلست که قطب العالم را عمه بود
بی بی صابره نام در زهد و ورع و در بی صفتی مریم عصر بودند و غیب پری
در خدمت ایشان بودند چون برادر ایشان را که پدر قطب العالم باشند پسر
متولد شد فرمودند که در خانه برادر من پسر شده روزی قطب العالم متولد
شد فرمودند که الحال در خانه برادر من پسر شد که قطب العالم خواهد شد چون
وقت فوت ایشان رسید ایشان هفت پری را حواله قطب العالم نمودند تا غایت خدمت هستند
هر گرا این علم و این نظر است می بیند و میدانند در خاندان ما در کار بار شادی تهنیت به
ایشان با این طبق شیرینی و پان بزبان با رسا میدهند نقلست
که بی بی ملکه برادرزاده قطب العالم بودند از ایشان یک دختر متولد شده بود
چند ماه گذشته مرد و بعد ازین مدت برآمد که هیچ فرزندی نمی‌شد زنان قبیله
جمع شده این معنی را پیش قطب العالم عرض نمودند التماس دعا کردند
بعد از تامل فرمودند هر چند که از درگاه فرزندی طلب کرده شد حکم شد

Marfat.com

که در باب او نوشته اند و خبر بی بی ملکه مذکوره بی اولاد ازین عالم رحلت
نقلست از شیخ عبدالکریم ساکن بلگرام که من خورد بودم که پدر بزرگوار مرا
مرید قطب العالم ساخته بودند بعد از مدتی کلاه از من فوت شد چون شنیدم بحضور
آمدیم که کلاه دیگر خواهش کرده بگیرم در وقتی عجیبی و حالتی غریبی خلق الله
جمع آمده هیچ کس ملتفت نه و مشغول بحال خود نشسته اند من متحیر ایستاده
یکبارگی جانب من توجه نموده فرمودند که شیخ عبدالرحیم خوب رسیدی
کلاه که داده بودم گم کردی از سر مبارک خود کلاه نیز صوف کشیده مرا کرم فرمودند
شیخ عبدالرحیم مذکور میگفتند که مرا چون مهمی پیش می آمد و حاجتی صعب روی
مینمود این اسم مخدوم شیخ مینا و مخدوم شیخ سعد هزار بار میخواندم بالقطع آن
مهم بکفایت میرسید اگرچه دیگران حاجات از اسمای اعظم سبق خواندن بر می آید
مرا همین دو اسم بس است و خاکروب آستانه مؤلف این رساله نیز از عقیده و بر کمال است
که هرگاه مهمی این دو اسم بصدق دل و اخلاص بخوانم بالجزم مهمم بانصرام رسد
نقلست که قطب العالم میفرمودند که قیام دنیا و ثبات او از برکت قدوم عاشقان
و طالبان حق تعالی است که در هر روز و شب چهار ساعت است در هر ساعتی
نو هزار آدمی را ایجاد وجود است در سال شصت کرور و هشتاد و یک لک و
شصت هزار آدمی در وجود می آیند ازین میان نو هزار عاشقان باقی بی عشق
میزایند پس نو هزار عاشقان که دنیا بدیشان قایم است در هر سالی صنعتی

حقتعالی در وجودی آرد و نور هزار دار رضا به از لقا برمی آرد و از حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم روایت کرده اند که نور عشق از مجرا است
البحرین که از عالم علوی در دنیا آمده است و در میان آسمان و زمین معلق است
طریق ابر سفید بشکل دریا در هوا مانده است هر سال یکبار در کوه طور آن نور فرود آید
منور شود و دعا کند بگوید مرا خبر کن که کدام بندگان را برای من آفریده تا دلهای
ایشان سوی تو گردانم بدان وقت نور هزار سال می از عاشقان فرود آید
آن کاغذ را دست کند و در طلب آن کسان که نامهای ایشان در کاغذ
باشند سعی کند و دل ایشان را ساعت بساعت خدمت کند بسوی حق
کشند که بنزدیک من جذبات الله توازی من عمل الثقلین ای عزیز عشق سه حرف است
عین عشق عبارت از علوی است یعنی عشق منتهایی از مکانی در مکان
بهر ناقصان طالع آمده تا دلهای ایشان را کامل گردانند و بحق کشند و شین
عبارت از آتش شوق است که حق تعالی در دل محبان خود افروخته است
شما هر چه که عشق باشد بسوزد و این شین عشق در فراق بستن آمده
و در سوره هم عشق آخر بستن عشق که عین و شین و قاف است
بدین لباس آمده محرومان در نیابند ببینی که در توریت هر جا که بسین
در قرآن بشین آمده است و در اول سوره قرآن بسم الله آمده و در توریت
بشم التوهیم آمده و ذکر موسی در قرآن بسین آمده است

Marfat.com

چون حضرت موسی از لکنت زبان حرف شین را سین میگفتند خداوند
تعالی موشی نام ایشان بود موسی میگفتند خداوند تعالی در قرآن قول
ایشان ذکر کرده و در توریت لشین لشین یعنی موشی و ابتدا
گویند و بزبان عربی وشی چوب را گویند چون در طفلی در میان چوب
و آب یافتند موسی نام کردند تا بدانی که عین و سین و قاف حروف
عشق است که حق تعالی در قرآن یاد کرده است نقلست که ملت العالم
مقرر بودند که حق مناجات کرد خداوندا فردای قیامت حساب امت
من بدست من ده زیرا که امتی دارم در غایت جور و جفا نباید که ایشان
فضیحت شوند باری پیش من فضیحت شوند فرمان شد فردای قیامت
حساب امت تو پیش خویش خواهم دید ایشان پیش تو فضیحت نشوند
اگر ترا امتانند مرا بندگانند ایشان را پیش تو هرچه فضیحت خواهم کرد
درین محل سوال میکنند که اگر چندین تکریم و تشریف در باب بندگان گناهکار است
معاصی بچه وجه است جواب گفته اند تا خزانه قبل علا ضائع نشود
مترد که حق سبحانه و تعالی را دو خزانه است یکی خزانه پر ثواب
و یکی خزانه پر رحمت اگر اطاعت آری ثواب و اگر معصیت آری
مغفرت و رحمت گفتند که حق تعالی بنده را بمعصیت مبتلا کرده
تا چشم ابلیس برسد چنانکه بوستان خوب می باشد سر ده در وی نصب کنند

Marfat.com

نصیب گشت از بهر چشم زخم و گفته اند که خداوند تعالی که بر بنده گناه
قضا کرده است تا دلیل بر پاکی عزت گفته اند قضا او گناه ان
بر بنده بزعم ابلیس علیه اللعنه زیرا صیدی که در دام صیاد
نمی افتد سهل تر است مردانکه در دام افتد خبر نیز دارد و قطب
قطب العالم سماع را از پیغمبر صلی الله علیه وسلم به ثبوت رسانده اند و نقل فرموده اند
که وقتیکه پیغمبر علیه السلام شنیدند که فقیر از امت من در می آید در بهشت
پیش از اغنیا به نیم روز که پانصد سال است خوش شدند یاری را
طلبیدند تا شعری بگویند و اظهار خوشی نمودند یار این شعر آغاز کرد بالحی
وادی بنوا نگر دست لقد لسعت حیة الهوی الکبدی فلا طبیب لها
ولا راق الا الحبیب الذی شغفت فعنده رقیتی و تریاقی
آنحضرت بسماع چنانچه صوفیان متحیر شدند چند گامی با ذوق
تمام شتافتند تا آنکه ردای مبارک علاحده گشت و آن ردای مبارک
قسمت یاران بر وجه تبرک پوست در عوارف می آرد چهار صد پاره
از آن ردای شده بود که قسمت بر یاران نمود و هم ازین که صوفیان
سماع را جایز دارند یکی از شنیدن الی میدارند نقلست که کسی از قطب العالم
پرسید که قبل و بعد مجلس قرآن خوانند از کجاست فرمودند که مشائخ دیده
گفته است که شبی رسول خدا صلی الله علیه وسلم را در خواب دیدم گفتم که یا

[illegible]

رسول الله تو منکر هستی از این سماع که صوفیان میکنند فرمودند که من منکر نیستم ولیکن بگو مر ایشان را که ابتدا و انتها بکلام الله کنند پس گفتم من یا رسول الله منکران سماع مرا ایذا میکنند فرمود تحمل بکن یا ایا علی یا قطب العالم در ثواب درود خمسه مبالغه مینمودند و در شرح مکیه فرمودند که شبی بعد خواب زمانی بیدار شدم وضو کرده بعد ادای تهجد بخواندن سبق شغلی نمودم و بهنگام مطالعه چشم بر غنودن رو نهاد ناگاه دو مرد را دیدم که یکی بسوی دیگری اشارت بداد و قال انه محمد رسول الله هم در خواب بسوی مصطفی صلعم دویدم جمال جهان آرای سعادت و سعادت دارین بدیدم در روی حقیر خود را زیر پای عزیز وی انداختم و بوسیدن پای مبارک وی دولت یقین انگاشتم حضرت مصطفی صلعم هم بعبارت فارسی گفت و این درود را بزبان مبارک گفت رسول تو این بخوان

اللهم صل علی محمد بعدد من صلی علیه وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیه وصل علی محمد کما تحب وترضی ان یصلی علیه وصل علی محمد کما ینبغی الصلوة علیه برفقه واما بنعمة ربک فحدث بنشنیدن وگفتن این بشارت واجب دیدم و بسیاری مداومت بر خواندن صلوة مذکور نمودم و سلف را عادت بست که تر غیبا للطالبین بعضی واقعات خصی و عادات لوکال اکتشا میدهند قالبان را بسوی حضرت خدای بر باید متند

بر باشید چنانچه احمد حنبل خداوند تعالی را در بیست کرت که بخواب دید پس
پرسید قرآن را تفسیر فهم کفت خدای تعالی فهماً و بغیر فهم همچنین خواجه جنید کفت
دیدم من سرور کار را خواب نود و نه کرت پس کفتم نجات چیست کفت خداتعالی
از خواندن این دعا اللهم صغر الدنیا باعیننا و عظم جلالک فی قلوبنا و وفقنا
لمرضاتک و ثبتنا علی دینک یا ذا الجلال و الاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین
نقلست قطب العالم میفرمودند دوست داشتن تو هر چیزی را کور کند و کر از عیب
دیدن و این حکایت فرمودند مردی را زنی بود مرد عشق داشت و عمران زن را
یک چشم سفید بود شوی او را ازین عیب خبر نبود چون روزگاری برآمد
مرد خویش او نبسیار عشق کمتر گشت سفیدی چشم بدیدن کفت
اندر چشم سفیدی کی پدید آمد کفت آنگاه که محبت من از دل تو نقصان
کرفت نقلست که قطب العالم فرمودند که روزی پیش جعفر صادق رضی الله تعالی عنه سائلی رسید
عرض کرد که مرا دیدار بیچون بنمای جعفر علیه الرحمة جواب داد که تو تمنای
موسی را نمودی ترا کی نماید آن طالب جواب داد که در وقت موسی علیه
تجلی قهری بود لاجرم لن ترانی جواب شد و در دور محمد علیه تجلی لطف است
یکی میگوید والله لا اعبد ربا لم اره و دیگری میگوید سبحانی ما اعظم شانی
و دیگری میگوید لیس فی جبتی سوی الله و دیگری میگوید الاولیاء الکنت
رؤیته فی الدنیا و الآخرة و خواجه ما محمد مصطفی صلعم بصد اعزاز و اکرام

Marfat.com

معراج بردند و بشرف جمال مشرف کردند تو مرا بجواب لن ترانی دفع میکنی
جعفر صادق گفت راست میگوئی ترا بدان سعادت رسانم بعد ه او را
بدان رسانید و قطب العالم فرمود که خدا را تندر کانند که همدرین دنیا
بچشم دل خدا ببینند و همین چشمی که برروی هست منعکس
میشود چشم دل میگردد و هم بدین چشم می بینند نقلست که قطب العالم
میفرمودند که بلند همتان مکاشفانند در امت محمدی که از خدا جز دیدن
نخواهند پری را گفتند خواهی با خدا سر به بینی گفت نی گفتند چرا گفت
چون موسی ع نخواست ندید مصطفی صلعم نخواست دید پس خواست ما حجاب اعظم بود
از دیدار حق جل و علا نقلست که قطب العالم میفرمودند الشریعت
کالسفینة و الطریقة کالبحر و الحقیقة کالدر فمن اراد الدر رکبت
فی السفینة ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر فمن ترک هذا الترتیب لم یصل
فی الدر نقلست که قطب العالم میفرمودند که نفس باید حرکات و
تلونات انواع دار دگاه بگوید آخر الزمان بدید آمدست فیض منقطع
شده بهشت مستجاب شود و یا نشود در ین تلونات دی و حرکات
اصلا ملتفت نشود خود را در کشتی عشق نا امیدی تمام ست که
فضل غفار و کرم بی کران همیشه باقی ست بکرانه رسی اگر ز افعال
مشایخ سلف و اهل طریقت اجماع میکردی از شنیدن و مطالعه کردن الشان

ایشان هم تامل مشو که نوشتی قلمی بر آتش ست که رسیدن
بکعبه نتوانم باری از قبله بر نگردانم اگر نفس تو گوید که ایشان مردان
قومی بودند که اقتدا ایشان نتوان کرد احوال زنان که اهل مجاهده بودند
و در راحت و آسایش و تن آسانی بر خویش بسته بودند مطالعه کن و
او را بگوی که این نفس تو دعوی مردانگی داری چه در غایت خساست
و کم همتی باشد که کم از زنی باشی و این حکایت فرمود نقلست
که رابعه بصری خانه بی در بند داشت کسی گفت در بند کن تا شب را بفراغ خاطر باقی در بند را
موجود کردند شب را بداد بامداد آن در بند را دور گردانید پرسیدند چرا دور کردی
گفت چون در بند باشد خاکرا تفرقه بستن در بیشود و آنقدر وقت ضایع میرود
رابعه در مناجات گفتی الهی هر چه نصیب رابعه است از دنیا بدشمنان خود ده
و هر چه نصیب رابعه است از بهشت بدوستان خود ده رابعه را در دنیا اندوه تو
بس است و اندر بهشت نام تو یادگار بس نقلست که روزی کنیزکی و هشت حبه سیم
پارسا در بازار رفت او را بموضعی بگوشه بازار بنشانید و برای بعضی حاجتهای
خود برفت بر آن کنیزک گفت از اینجا در مشو تا من باز آیم چون باز آمد
او را اندر پس نخانه با خشم رفت چون کنیزک او را دید دانست که در خشم
شد هست گفت بر من بتعجیل مفرمای تو مرا جای نشانده بودی
که اینجا هیچکس خدای را یاد نمیکرد ترسیدم که آن موضع خسف نکنند

Marfat.com

از این سخن پادشاهی متعجب شد و وی را آزاد گردانید گفت بد کردی ترا
خدمت میکردم و ثواب می یافتم اکنون آن ثواب رفت نقل است که
قطب العالم فرمود که روزی صوفی جامه صوفیان پوشیده بر در صوفی بیامد
از دختری آبی طلبید وی گمان برد بسبب وضو میطلبد سبو پر کرده آورد
آن صوفی پیش آن بیاشامیدن گرفت آن دختر پیش پدر دوان رفت ای
پدر ساخته شو که قیامت نزدیک رسیده است پدر گفت ای عجوزه چه
میگوئی چگونه ترا تحقیق شده است که این هیبت و تحقیق تمام میگوئی
ای پدر دیدم که صوفی جامه صوفیان پوشیده در روز آب می آشامید
عجب بود که صوفی جامه صوفیان پوشیده در روز آب خورد قیامت
قایم نشود نقل است قطب العالم فرمود که خواجه حسن صالح کنیزکی داشت
آن را فروخت بر قومی چون میانه شب شد کنیزک برخاست و گفت
ای اهل الشرع الصلوة الصلوة ایشان را تعجب شد گفتند صبح دمید
آمد و شد کنیزک گفت شما بنماز فریضه و نماز دیگر نمیگذارید گفتند بلی
کنیزک بخواجه حسن باز گشت گفت ای خواجه زنهار مرا بر قومی
فروختی که ایشان نماز تهجد نگذارند مرا از ایشان باز ستان
ای برادر تا بدانی کنیزکان آن زمان این همت داشتند تا خواجگان
آن زمان را چه همت خواهد بود نقل است که قطب العالم فرمود که

Marfat.com

فرمود که بنده از شیطان خلاص نیابد مگر باخلاص حق این حکایت فرمود
که عابدی در امم سابق خدای را می پرستید مدتی دراز پس شنید
که جماعتی اند بجز خدای درختی را می پرستند او بسبب آن در خشم شد
و تبر را بر دوش نهاد و قصد آن درخت کرد تا او ببرد ابلیس بصورت
پیری پیش وی برآمد گفت رحمک الله کجا میروی گفت میخواهم که آن درخت را
ببرم گفت ترا بدان چه کار عبادت و مشغولی خود بگذاشتی و بغیر او پرداختی
گفت این نیز عبادت من است ابلیس گفت من ترا نگذارم پس با وی
جنگ کردن گرفت عابد او را بگرفت و بر زمین بزد و بر سینه اش بنشست
ابلیس گفت مرا بگذار تا حکایتی بگویم عابد از سینه او برخاست ابلیس
آغاز کرد خدای از تو این ساقط کرده است و بر تو فریضه نکرده است
و تو او را نمی پرستی و از غیر تو بر تو چه واجب آمده خدای را پیغمبرانند در
زمین اگر بخواهد ایشان را فرمان دهد تا او را ببرند عابد گفت مرا از بریدن
چاره نیست باز با وی جنگ شروع کرد باز بر او غلبه کرد و بیفکند و بر
سینه او بنشست ابلیس عاجز شد گفت ای عابد هیچ رغبت نمای
در کاری که در میان من و تو فیصل کند و آن ترا بهتر و سودمند بود گفت
آن چه چیز است گفت مرا بگذار تا بگویم عابد او را بگذاشت ابلیس گفت
تو مردی درویشی چیزی نداری کرانبار شده و مردمان مؤنت

Marfat.com

تو ایشان تحمل میکنند و شاید که دوست داری که برادران خود تفضیل
و همسایگان مواسات کنی و از مردمان بی نیاز نشوی گفت آری گفت
ازین کار باز گرد من نزد یک سر تو هر شبی دو دینار نهم چون بامداد برخیزی
از ابر گیری و بر نفس و عیال نفقه کنی و برادران را صدقه دهی پس آن
ترا و مسلمانان را سودمند بود و ترا از بریدن این درخت چه باشد که بجای آن
دیگر کشانند و بریدن مر ایشان را زیان ندارد و ترا سود ندارد پس عابد
تفکر کرد و گفت پیر راست میگوید من پیغامبر نه ام که بریدن این درخت بر من
لازم باشد و خدای تعالی مرا نفرموده است که تا کافران عاصی شوم و آنچه گفت
منفعت بیشتر است عابد به مسجد باز گشت چون شب گذشت بامداد
دو دینار نزد یک سر خود دید بدیدم همچنان تا سه روز دینار یافت پس چون
آن بامداد دیگر چیزی ندید در خشم و تبر بر دوش نهاد ابلیس با آن صورت
و پیری پیش وی بیاید گفت تا کجا گفت درخت ببرم گفت دروغ میگویی
نخواهی توانی و ترا بدان راهی نیست پس دست سوی او برد تا او را بگیرد چنانچه
اول بار کرده بود ابلیس او را گرفته بر زمین زد و در زیر پای خود چون گنجشک
و بر سینه او بنشست و گفت ازین کار باز باش و الا ترا ذبح کنم پس عابد
خود را طاقتی ندید گفت مرا غلبه کردی اکنون دست از من بدار مرا خبر ده
که ترا چگونه غلبه کرده بود چه اکنون تو مرا غلبه کردی گفت اول بار برای خدا

برای خدا در خشم شده بودی زینت تو آخرت بود پس مرا مسخر و مقهور تو
گردانید این بار برای نفس خود و دنیا در خشم شدی پس مرا
غلبه کردم بر زمین انداختم این حکایت تصدیق قول حق تعالی است
الا عبادک منهم المخلصین تغلبت ملک العالم فرمود که مشایخ
رزق را چهار قسم گفته اند رزق مضمون رزق مقسوم رزق مملوک
رزق موعود رزق مضمون آنست که بعضی بدو برسد از طعام و شراب
و آنچه او را کفاف است این را رزق مضمون گویند یعنی روزی که
خدای تعالی ضامن است و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها مقسوم
آن است که از ازل قسمت شده است و در لوح محفوظ نوشته شده است
رزق مملوک آن است که ذخیره او باشد از درم و جامه و اسباب دیگر
رزق موعود آن است که حق تعالی صالحان و علما و زاهدان وعده
کرده است و من یتق الله یجعل له مخرجا و یرزقه من حیث لا یحتسب یعنی زاهدان
فرمودند که توکل در رزق مضمون باشد در رزقها دیگر نه زیرا که رزق مقسوم
در آن توکل چه کند و آنچه مملوک است در آن هم توکل نیست زیرا چه آنچه
وعده کرده است نخواهد رسانید توکل در رزق مضمون است یعنی
بداند آنچه کفاف من است خواهد رسید توکل کند تغلبت ملک العالم
فرمود که عیادت مریض را اگر دو سه امراض هم بی با قال رسول الله صلعم

الله علیه وسلم لا یعاد دین صاحب الرمد صاحب الضرس صاحب الدمل
و نیز فرمود داد اقال عنبر العاطس الحمد لله قیل یحمد العاطس انه امن من
السن و وجع الاذن و وجع البطن نقلست قطب العالم فرمود که
امیر المومنین علی کرم الله وجهه فرمود که جمع کنید و بخورید بپوشید و بدهید
دیگر بدهید گفتند یا امیر المومنین معنی این پنج کلمه چیست گفت جمع کنید علم
بخورید خشم و بپوشید عیبهای مردم و بدهید انصاف و دیگر بهشت
گفتند صدقت امیر المومنین نقلست قطب العالم فرمود که وقتی ابراهیم ادهم
از کوفه رسید خبر بابو حنیفه رسید از زبان ابو حنیفه رفت بالشکر علم
خواندی دوم روز قصد ملاقات کردند در اثناء راه ملاقی شدند
و ابراهیم گفت که از علمای یک حدیث که ترک الدنیا راس کل عبادة
بمن رسید بدان کار بستم چندی علم که بتو رسیده و کار کرده ابو حنیفه
بیهوش شده اثنا چون بهوش باز آمد از گفته ماضی نادم و منهدم گشت
نقلست قطب العالم فرمود که مشایخ کبار و صاحبان مقام و احوال
که العلم حجاب الله گفته اند نه آنست که خواندن علم را و دانستن
علم را اصلا مانع نشوند و جهل را راضی شوند بلکه ایشان بر همه اهل علم را
تحصیل کرده اند و در عمل شروع کرده اند و خود را بمقامات عالیه رسانیده
اند بلکه علم در نظر ایشان رد داند آنگاه گفته العلم حجاب الله یعنی که

Marfat.com

نبیی که هم ایشان میگویند و ذکر اللسان لقلقة و ذکر القلب وسوسة و من
قال لا اله الا الله فهو کافر پس گفتن ایشان باعتبار حال و مقام خود باشد
نه آنکه علم را مانع شوند و ذکر زبان و ذکر دل را باز دارند مردی سوال کرد
که باشد بعضی سالکان گویند من قال لا اله الا الله فهو کافر فرمودند
که این سخن صاحبان حال داخل مکاشفه و مشاهده است نقلست
قطب العالم فرمود معنی این حدیث اطلبوا العلم ولو بالصین دو وجه شنیده ام
یکی آنست که صین چین با چین را گویند و آن مقامی بعیدست و در نفس ورا
مقام بعد عبور رسیده باشد بدست یعنی طلب کند علم را اگر آن علم در چنین مقام
باشد دوم آنست که صین سرون شیر را گویند که رسیدن سروی شیر محل هلاکت
و صنف بیان باختن یعنی طلب کنید اگرچه در چنین محل خوف و هلاک باشد نقلست
قطب العالم فرمود که چون عیسی را خداوند تعالی برداشت بسوی آسمان چهارم
پس ۳ آسمان نظر کردند مرقعه یافتند چهار صد رقعه هر رنگ مختلف تعجب کردند از آن
پس گفت خداوند تعالی اگر چهار هزار بودی مرا در نظر بودی و پیغمبر فرموده است
شنود در دنیا بعیسی هم چیزی ارزنده بی که این مرقعه کاسه شکسته را نمیدید
از دست پس دید مردی که آب میخورد بدست خود پس انداخت آن کاسه شکسته را
و گفت من غنی هستم ازین مرد نقلست قطب العالم فرمود یکی از مریدان
شیخ جنید رحمة الله علیه وقتی بر شیخ سوال کرد شیخ جواب میداد مرید جواب

Marfat.com

اعتراض مینمود شیخ گفت فان لم تومنوا لی فاعتزلون واین اعتراض ان
مرید غایت کم فهمی بوده است که مدرک منازل و مراتب شیخ نبوده است
نقلست قطب العالم فرمود که چون آدم ع در زمین آمد از شیطانی که در دل او در
انگشت در دهن انداخت قی کرد هوام زمین و حشرات عوض از حیات
جز آن که دل در خوردن آن آوردند قی مذکور در کام ایشان تعبیه گشت
و سر ایشان بطبیعت زهر آلودگی پیوست بعد ازان هر گیاهی که در محل قی آدم بود
پیدا آمده در وی خاصیت طبیعت زهر آمد مبنی که از غذای آن لقمه حصول
یافته بود ازان قابیل که منشا کفر و فساد گشت متولد نمود نقلست
که قطب العالم فرمود که شیخ محمود داستی نامی ارادت که مریدی از مریدان خویش که
وی از شیخ محمد ربانی نقشبندی از ولایت مازر چون بولایت باز میگردید
وی را وصیت میکرد چون بولایت باز رسی مرید کرد شفاعت نخواهی
که مشغول شوی آن شیخ محمد گفت شیخا اگر وقتی مددی مرا برادر مسلمانی هم
تا ازان بیاساید اجازت باشد چون این سخن بسمع شیخ محمود رسید سر
در پیش افگند پس از زمانی سر برآورد گفت عجب دارم از حال کسیکه
مار افعی زهر در وی میدمد و او میخواهد که مار زبانی دیگر بیرون کند آدم
عزیز منفعت خلق از جمله طاعات بزرگ است راه خدای تعالی در کمی کنید الا
وقتی از عنایت یار هستی کند واین کار برآید مردم متعجب بود هر چند که کنند

Marfat.com

که کنند آن همه عین اخلاص باشد و اگر نه باد بود و همه طاعات مرائی زیرا که مقصود
محمود است نقلست که قطب العالم فرمودند که معلی صلعم فرمودند که حمی یوم
کفاره ذنب سنه بر دستگاه مشهور بود که در کفاره گناهان یکساله باشد زیاده نه
نقصان سر این است که این بگرد چون یکسال را انجم در طعام مقابله آن گناهان
یکسال بود نقلست قطب العالم فرمود خواجه جنید وقتی مریض شد خواهم
میگویند پس خواستم من از خدای که مرا شفا بخشد صحت بخشد پس گفت خدای
مرا در سر من ولا تدخل بینی وبین نفسک یعنی میان من و میان خویشی بود
و در میان من ذات تو درآید بیرطریق بدارم باید نقلست قطب العالم فرمود
که در تفسیر عین المعانی و معالم التنزیل گفته است که نام خضر بلیا بن ملکان
بوده است خضر لقب او است و کنیت ابوالعباس است و سمی خضر لانه جلس
علی فروة خضراء در تفسیر سوریانی در سوره کهف صفت خضر میگوید سری بلند
اندر دوش اندک سبزی گردانیده کشیده موی مسک مانند کشاده ابرو
درشت دندان دست و پای اندک سختی نرم خوی غمزده بسیار کم التفاتی
سبک گامی کوتاه جامه خود دستاری کهنه دست جامه بی هیچ بی رعونتی
ناگهان در راه هر جا که نتوان دانست که از کجا آمد ناگهان غایب شود چنان که
نتوان دانست که کجا رفته و در تفسیر سمرقندی ابوالليث و معالم التنزیل میگوید که خضر
پسر ملک از ملوک بوده است چندی خواست که ویرا بجای خود نشاند خضر قبول

Marfat.com

نگر دار پدر کرنجنت بحر از دریا نیست بعضی میگویند که از نسل بنی اسرائیل
نقلست که قطب العالم فرمود که خواجه فضیل عیاض گفته است که اگر کسی ترا
گوید که از خداوند تعالی می ترسی خاموش باش زیرا که اگر گوئی نه کافر شوی
و اگر گوئی آری دروغ گفته باشی نقلست قطب العالم فرمود که بزرگی را پرسیدند
که چگونه می باشی گفت چنانکه میدارد گفت چگونه میدارد گفت چنانکه میخواهد
گفت مرا با خواست او چه کار بنده را در بارگاه عجز امیدوار باید بود با خود نیست
او چه کار خواجه سلطان العاشقین قدس سره گفت سی سال میگفتیم چنین
کن چنان مکن چون اول مرتبه بمعرفت رسیدم خدایا تو مرا باش هرچه خواهی
بکن نقلست که قطب العالم فرمود که روزی ابوالحسن نوری خواجه جنید را بر سر
منبر دید که خلق را سخن میگفت پس گفت ای ابوالقاسم خدای تعالی از عالم
بعلم راضی نکرده ما او را اندران علم نیاید یعنی تا عامل نباشد مر آن علم را پس اگر
تو عامل آن علمی انگاه این مقام لازم گیر والا فرود آئی پس خواجه جنید
درحال فرود آمد تا یکماه بر خلق سخن نگفت خواجه در خود نظر کرد دین معنی که
ابوالحسن نوری بدان اشارت کرد در خود دید نیافت یکماه در خانه بنشست
پس بیرون آمد و گفت اگر مرا از سینه نبودی که حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم فرموده است که در آخر زمان مهتر و پیشوای قوم خوارترین
ایشان باشد من هرگز با شما سخن نگفتمی این ارودی اقرار دادن بد ...

Marfat.com

من آن کسی نه ام که استحقاق علم و فضل بگویم تا اگر اندر مراعات حق علم راست
نباشم اندر تو قرار دلون بتقصیر راست باشم نقلست که قطب العالم
فرمود که علم خدای تعالی تازه بود چون علماء دنیا پدید آمدند خلل در اسلام افتاد بزرگی
شیطان را دید نشسته بیکار فارغ البال پرسید که عجب ترا فارغ می بینم
گفت علماء دنیا پدید آمدند باز من حاجت نماند حق تعالی ایشان را بجای من
نشاند نقلست که قطب العالم فرمود پیر دستگیر این فقیر را اکثر سنت فرموده اند که از جهت
رعایت ادب میخواستم از پیش سلامی کرده پس بمانم باشاره مانع میشدند
تا آنکه پیش نشسته ده کره لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
یحیی و یمیت و هو حی لا یموت بیده الخیر و هو علی کل شیء قدیر میخواندم در پای افتاده
بخلوتخانه میرفتم و مشغول میشدیم پیر دستگیر فرمود که پیغامبر علیه السلام فرمود
که در عقب نماز بامداد که هنوز حکایتی نکرده باشد و زانو بالا نکرده باشد
ده بار لا اله الا الله وحده لا شریک له تا آخر بگوید ثبت کرداند حق تعالی در نامه اعمال او
هر باری که گوید ده نیکی و دور آرد در بهشت هر یکی از آن برای او درجه باشد و دیگر نیکی
از آن ثواب آزاد کردن بنده و آن روز و شب در حرز و حفظ و عصمت حق تعالی
باشد از مکر دیو و هیچ گناهی از شرک و غیر او در نرسد نعوذ بالله منها نقلست
که قطب العالم فرمود که شب قدر را جمله ستارگان سیر ایشان ختم باشند یعنی سکانیست
جمله موجودات سجده میکنند غیر حیوانات یعنی جمادات و نیز هم بوده تا سجده

معرفة ليلة القدر و ذلك من قول الشيخ ابي الحسن الخرقاني انه قال انا ما
ليلة القدر في كل سنة مدة عمري والقاعدة في ذلك جمعة انه اذا كان
اول شهر رمضان يوم الاحد كان ليلة القدر في تاسع عشرين واذا كان
يوم الاثنين ففي حادي وعشرين واذا كان يوم الثلثا ففي سابع وعشرين
واذا كان يوم الاربعة ففي تاسع وعشر واذا كان يوم الخميس ففي خامس عشرين
واذا كان يوم الجمعة ففي سابع عشر واذا كان يوم السبت ففي ثالث وعشرين

نقل است قطب العالم فرمود که روح پادشاه است و وزیر او عقل و لشکر او ملک و جنود
حق است و جانب دیگر نفس پادشاه است وزیر او شیطان و لشکر هوا است همه وقت
محاربه آرند مادام که روح غالب است از ان شخص خیرات و طاعات و عبادات
در وجود آید و اگر عیاذا بالله منها نفس غالب شود فسق و فجور ازو در وجود آید و اول
هر طرف که غالب بیند با او یار بود و بعبادت و ریاضت صفت طیرانی حاصل آید
نفس با آنکه کثیف چون در طبع روح است نیز او را طیرانی حاصل آید باز دیگر
فرموده که اگر روح غالب است فردا نیز راحت باشد چنانکه صحبت روح است
و اگر نعوذ بالله منها نفس غالب شود با آنکه روح میخواهد با عمل نیک کند بسبب شومی صحبت
صحبت نفس روح را نیز عذاب کنند زیرا که روح اصل است و قیام بنی آدم بدو
که اگر لنگی کوری در باغ بدزدی رفتند کور لنگ را بر کتف می نشاند میشد میوه
از درخت فرود آر لنگ هم چنان کند و این غرامت بر هر دو تن رسید که آن

Marfat.com

ان وردی بواسطه هر دو بوده تنها بر یکی نمیتوانستند نقل است قطب العالم
فرمود روزی مصطفی صلی الله علیه وسلم و ابوبکر رضی الله عنه یکجا بودند مردی
بیامد ابوبکر را دشنام داد ابوبکر ساکت بود مصطفی صلعم در تبسم بود بعد زمانی ابوبکر
بعضی را جواب مصطفی صلعم در غضب شد برخاست برفت ابوبکر بر مصطفی صلعم رفت
و گفت یا رسول الله ان مرد مرا دشنام داد و تو تبسم میکردی با چون بعضی
گفت من وی را رد کردم و جوابی بداد تو در غضب شدی برخاستی و برفتی
مصطفی صلعم فرمود یا ابابکر ان هنگام که تو ساکت بودی و نظر بر دشنامهای او
نکرده بودی با تو فرشته از جهت تو دیرار میکرد و جواب میگفت با چون تکلم
کردی و بران مرد بعضی رد کردی شیطان بیامد در تحلیل شیطان باشد
من چگونه باشم نقل است قطب العالم فرمود که لطف آنست که با خلق نرمی
کنی نه درشتی روایت کرده اند از امیر المومنین علی کرم الله وجهه غلام خود را
جواب نداد پس دوم بار سوم بار پس خود برخاست برفت دید که
غلطیده است گفت ترا میخوانم نمی شنوی گفت می شنوم گفت
پس چرا جواب ندادی گفت مرا از تو ایمنی بکلی است جواب ندادم امیر المومنین
علی کرم الله گفت من ترا آزاد کردم نقل است قطب العالم فرمود که یکی از
اخلاق صوفیان بزرگ داشتن مشایخ است یعنی آنکه بر سجاده
مشیخت نشسته اند یا هر که در عمر بزرگ باشد ایشان را بزرگداری و حرمت

ایشان خواجه بخاری گفته‌اند که سرا عه دل نکنی می‌آرند که خواجه
شقیق بلخی و ابوتراب نخشبی روزی بر سلطان العارفین مهمان
بودند طعام پیش آوردند جوانی ایستاده خدمت میکرد هر دو بزرگوار را
گفتند بابا طعام بخور آن جوان جواب گفت من صائمم پس خواجه
ابوتراب گفت بخور ثواب یکماهه ستان گفت روزه بود آن گشادن پس
شقیق گفت بخور ثواب یکساله ستان آن نیز جواب اول داد شیخ
بایزید گفت دست از وی بدارید که او رانده حضرت است پس مدتی بر نیامد
که او را بدزدی گرفتند و هر دو دستش جدا کردند بعد از آن قطب العالم فرمود
فرمودند که یکی از اخلاق صوفیان رحمت کردن بر ظالم و دعا کردن بر آن
ظالم راست می‌آرند که خواجه معروف کرخی یکبار در دجله درآمد تا وضو کند مصحف
بر جامه خویش نهاد و خود بوضو کردن مشغول شد عورتی آن مصحف
و جامه برداشت و دوید آن خواجه بدوید و گفت ای خواهر من مصحف مرا ده
و جامه ترا بخشیدم بعد از آن قطب العالم فرمود که بر دستگیر روز پنجشنبه وقت قیلوله در شب
معتاد بوده است تا حضور تمام میخواندند و تکرار بر زمین میبودند و آن اینست
قبول کردم دین مسلمانی را و آنچه در دست بیزار شدم شدم از کفر کافر
و آنچه در دست و اتوب الیه و قول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له
و اشهد ان محمدا عبده و رسوله بعد از آن سه کرت این میخواندند اللهم انی

Marfat.com

انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
واتوب الیه واقول لا اله الا الله محمد رسول الله نقلست قطب العالم فرمود در رؤیت
فرشتگان بعضی گفته اند که همه فرشتگان را رؤیت باشد بعضی توقف کرده اند
که در حق فرشتگان نص یافته نشد و منع باشد نیز بعضی اهل دلیل گفته اند فرشتگان را
دیدار نبود که جبرئیل علیه السلام یکبار بحبیب مصطفی علیه السلام در ملفوظ بندگی
شیخ شرف الدین یحیی منیری بقول نبی آورده است که فردا ز قیامت چنانکه
مومنان را دیدار باشد کافران نیز باشد ولی یکبار باشد بعده در عذاب
دوزخ در آرند برای آنکه بدانند که چه نعمت از ایشان فوت شد اما همین نیست
مومنان را برای کرامت شد کافران را برای سختی عذاب نقلست
قطب العالم فرمود خوابیکه بیند تعبیر او از دانایان بپرسد و بر دشمن نگوید که
او در حسب مطلوب خویش تعبیر کند خواب نیک را بتعبیر بد چیزی بدی افکند
و اگر خواب مکروه بیند سه بار اعوذ بالله من الشیطان الرجیم گوید و هر بار آب
جانب چپ اندازد بدین نعوذ خوی اندیشی شیطان را مطرود
و مرجوم سازد و پهلوی خواب دیده باشد بگرداند پهلوی دیگر خسپد و این
بر کس نگوید و تعبیر آن از کسی نجوید تا خواب بد او را از زیان نکند اورا
در شقی و متفرقی نه افکند نقلست آورده اند که خواجه شیخ شیخ کامل بود
مریدی از مریدان او را شیطان در خواب نمود که پیری آورده ...

Marfat.com

که ربیع دوزخی ست خلق را از وجه سگی میخوانند مرید مذکور بیرون آمد و در مجلس معلا ... گفت
در آمد حیرت کرده و حیران گشته و از وحشت او با مولانا که از دست رفته
خوابی دیدم مولانا که تعبیر کن که از کسی نپرسیده ام خواب مذکور تقریر کرد
در وی نیز سر او در ربیع رحمة الله علیه بخندید و گفت و سر بار ... آتش
جانب چپ انداخت و سر رای مذکور گفت چیزی را که دیدی بخواب دیده
شیطان است و این خواب نمودن ترا از آن است که ترا از اعتقاد
دور اندازد و از نعمت اراده محروم سازد و بر این چنین خواب اعتماد
نباید آورد و مستحیل را در معرض تحقیق نباید کرد در رای مذکور بر ربیع باز رسید
خوابی که دیده بود باز دید و گفت امشب سگ سیاه را پیش من آوردند بر
پیشانی آن سگ داغ تازه کرده اند ربیع گفت این نمود از آن
شیطان است و آن شب تشویش داده بود بآن سبب فعود ... من

باب دهم انداختن بر پیشانی شیطان داغ تازه نمود

نقلست قطب العالم فرمود که انبیا را اظهار معجزه باید و اولیا را اظهار
کرامت نشاید مگر از جهت ارشاد مرید و ترغیب طالبی یا آنکه خداوند
تعالی بمقصد دل اختیار او بر وی ظاهر کند یعنی بغلبه وقت باشد
بغیر اختیار او و کراهتی ظاهر شود اختیار یا آنکه بدست او داده اند
در اعطات آتش یا آنکه از جهت یاری دادن در ماندی یا آنکه مغرقی

متفرق در شرع محمدی و دین اسلام متفرق عام به بینند هم نشوند که اظهار
کنند حکایت از بندگی شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره که در عوارف المعارف
آورده است که روزی فیلسوفی هارا بنام بخدمت خلیفه بغداد که المستنصر بالله نام
داشت در آمد و گفت خود بیاورد و خواست که خلیفه را از راه حق بگرداند و خلیفه
هم تعلم او در غبت نمود این خبر شیخ شهاب الدین سهروردی رسانیدند
شیخ ملول شد گفت هرگاه که خلیفه بدین فلاسفه میل کند جهانی
ظلمت گیرد این بگفت و برخاست و بدر سرای خلیفه آمد در آن زمان
خلیفه با آن حکیم به بحث خلوت کرده بود و هم بدین علم او بحث مشغول شده بود
که خبر رسانیدند که شیخ آمده است شیخ را اندرون طلبید شیخ در آمد خلیفه را
پرسید که این ساعت شما در چه بحث بودید خلیفه گفت در سخن دیگر
بودیم بحث فلاسفه پنهان داشتند شیخ فرمود که بباید گفت که در چه بحث
بودید چون الحاح شیخ بسیار شد آن حکیم گفت که ما این ساعت
درین بحث بودیم که حرکت فلک طبعی است حرکات سه نوع است
ارادی و قسری و حرکت طبعی آنست که بطبع خود جنبد چنانکه
سنگی را از دست بگذارند البته بر زمین افتد و حرکت ارادی آنست
که بمراد خود حرکت کند بهر طرف که خواهد و حرکت قسری آنست که او را
دیگری حرکت آرد چنانکه مثلا یکی سنگی بر هوا اندازد و آنرا حرکت قسری

Marfat.com

گویند بار چون قوت کم شود ازانکه بخاصیت خود بر زمین افتد انرا حرکت
طبیعی اکنون ما درین مبحث بودیم که فلک طبیعی است شیخ فرمود همچنین نسبت
حرکت او حرکت قسری است گفت چگونه شیخ فرمود که فرشته ایست برین
صورت و برین هیئت فلک را او میگرداند بفرمان خدای عزوجل چنانکه در حدیث
آمده است حکیم در خنده شد بعد ازان شیخ خلیفه وان حکیم را از زیر سقفی
که نشسته بود بیرون آورد و آنگاه روی سوی آسمان کرد و گفت خداوندا
آنچه بندگان خود را مینمای ایشان را هم نما بعد ازان روی سوی خلیفه و حکیم کرد
و گفت نظر جانب آسمان کنید هر دو نظر جانب آسمان کردند آن فرشته را معاینه
بدیدند که فلک میگرداند آنگاه خلیفه ازان مذهب برگشت و بدین اسلام راسخ
گشت والحمد لله رب العالمین نقلست قطب العالم شب شنبه دهم شهر ربیع الاول
سنه اثنی عشرین و تسعمائه که صد و هشت ساله بودند ذکر عزیز الوجود صاحب کرم
والجود سراج الاسلام بندگی حضرت شیخ محمود نور الله مرقده ایشان برادرزاده قطب العالم
بودند نام پدر ایشان شیخ محمد بن قاضی بدهن بود ارادت و خلافت از قطب العالم
داشتند و قطب العالم حبیب سلطان العاشقین مخدوم شیخ سارنگ قدس سره
و خرقه بندگی مخدوم شیخ مینا قدس سره که از پیر دستگیر قطب العالم یافته بودند
بندگی مخدوم سراج الاسلام شیخ محمود عطا فرمودند و جانشین خود ساختند بعد از نقل
قطب العالم سراج الاسلام مذکور شانزده سال در قید حیات بودند و سجاده حضور

Marfat.com

جلوس فرمود نقلست که بندگی میان صفی خلیفهٔ قطب العالم خدمت حضور قطب العالم
میکردند بشال قطب العالم حضور رانده بودند قطب العالم هم ایشان را السعادت
در خاطر ایشان بود که قطب العالم خرقهٔ پیر و دستگیر من حوالهٔ خواهند کرد چون
سراج الاسلام شیخ محمود عطا فرمودند و روش پیران است که جامه که از پیر جهد
می یابند هیچ خلیفه نمیدهند اگرچه بسیار خلفا میکردند و خلافت میدهند اما
جامهٔ متبرک پیر خود در حلت برگزیده حکم پیر خود می یابند میدهند میان شیخ صفی را
اگرچه جامهٔ خلافت عنایت فرموده بودند چنانچه بالا مذکور شد میان
شیخ صفی سراج الاسلام شیخ محمود نقادی پیدا کردند یکبار عرس قطب العالم
بود در خانقاه مجلس سماع بود و اکثر خلفا مردم اطراف جمع آمده بودند
شیخ محمود بجای خود ایستاده بودند روز عرس قطب العالم بود که طلوع روح پاک
قطب العالم شد بندگی شیخ محمود را معلوم شد بادب تمام جای خود خالی کرده نشسته
جای کشیدند میان شیخ صفی هم درین سر واقف شده بودند گفتند که ایشان را با من
کشف هست از ان باز آن عناد بر طرف کردند و این بنا بران بود که سراج الاسلام
تصرف دنیوی بسیار داشتند هیچ گدائی و سائلی را کم از هزار تنکه بر نگردانیدند قطب العالم
میفرمودند که فرزندم محمود چنان عالی همت است که روزی خواهم بخشند از همه
عالی همتی بود که منظور نظر قطب العالم شدند حاصل آنکه اکثر مردم ظاهر ایشان را
دنیادار خیال میکردند و از احوال باطن ایشان بی بهره بودند نقلست از میان

Marfat.com

شیخ الهدیه خورد خیرآبادی که مردی عالم و اهل سماع و وجود ارادت و خدمت از بندگی
سراج الاسلام شیخ محمود قدس سره داشتند وقت رحلت از من حاضر بوده‌ام
که رنگ رویش بدر رفته و اندوهگین و محزون گشته همدرین حال بیهوشی دست داد
بعد از ساعتی بهوش باز آمد خوش و خورم حالش پرسیدم گفت اندیشه حالت
میکردم دیدم که روح پاک پیر من حاضر شد و مرا دست گرفته بحضور قطب العالم
مخدوم شیخ سعد قدس سره برد ایشان به سر دستگیر بندگی شیخ مینا قدس سره
رسانیدند از ان سلسله بسلسله بحضرت رسالت پناه مصطفی صلعم رسانیدند بر زبان دربار
حضرت پیغامبر بشاشت بسیار یافتم و حکم شد هر که امیان مینا و میان سعد قبول
کرده‌اند او در درگاه قبول است خاطر جمع دار اکنون خاطر من جمع شد و از شما
رخصت میشوم همدرین بودم که ودیعت حیات سپردند نقل است که سراج الاسلام
در صورت و جمال بی مثال بودند خلق از او یوسف لقب امت میگفتند.
در سخاوت و کرم ثانی نداشتند چنانکه بالا مذکور شد چون بخشش ایشان در خواص
و عوام مشهور و معروف شد حاجتمندان از هر جانب رجوع مینمودند هر مظلوم
در دست ظالمی بجهه زر گرفتار میشد پیش ایشان می آمد اگر زر موجود نمی بود همان
ساعت میدادند و الا ضامن میشدند و از اخلاص منیا ختند دیر وعده الان
زر میرسانیدند حکایت آرند که چودهری پرگنه فتحپور میان جیو نام که در موضع
بهنواد ساکن بوده است و مرید حضرت سراج الاسلام بود از حاکم پرگنه همچو

Marfat.com

بقیه در چند لکه تنگه اجاره گرفته بود وقت محاسبه نسبت لکهٔ سکه بروی باقی
برآمد حاکم مطالبهٔ زر میکرد و آن مرد نداشت مضمون همین آیه بروی میگذشت
لا یعذب عذابه احد و لا یوثق وثاقه احد چون بسیار عاجز شد گفت
مرا بخیر باد پیش پیر بابر برید از اینجا وصول میکنیم آوردند عرض نمود که برای این
قدر زر اخلاص نشوند بوعده یکماه زر پیش رعیت است تحصیل کرده
ادا نمایم حضرت شیخ از خزینه دار طلب نمودند زر موجود نبود و اگر نه پیش بهمت
ایشان چیزی نبود آخر خط ضمانت نوشته دادند آن بی انصاف
و از آنجا که خلاص شد رفت که رفت ست چو گنجشک دربار دید از قفس
قرارش نماند اندر آن یک نفس چو باد صبا از زمین سیر گرد به سیرگه بادش
رسیدی نگرد چون وعده تمام شد آن حاکم بجمعیت تمام در خیرآباد آمد
و مطالبه زر نمود گفت این زر پادشاه است می باید داد پیش پادشاه
باید رفت و باید بخشانید در خزانه مقدار یک لکه تنگه برآمد دادند باقی را تقسیم
حضور شدند با جماعه کثیر از خلفاء و علماء و طلبه علم بسیار همراه شدند
خلیفه وقت سلطان ظهیر الدین محمد بابر پادشاه بود چون با یکدیگر ملاقات
شد پادشاه بدیدن و دیدار پر انوار رسیدند گفتار ایشان بسیار
راضی شد همان لحظه زر بخشش نمود گفت این چنین مردم در هندوستان
هستند همدران ایام محمد همایون پادشاه که در آن وقت شهزاده بودند

از بادشاه دلگیر شدند و در دهلی رفته مقیم بودند بعد از فتوحات دوم بادشاه
حضرت جیو را تکلف نمود که شاهزاده را دلاسا نموده بیارند حضرت در بیست
وقت رخصت حضرت شیخ جیو گفتند بادشاهان را غیرت بسیار می باشد
که هیچ کس نسبت منظور ندارند اگر بادشاه قسم یاد کنند که شاهزاده را آزار نرسانند
نخواهیم من بروم بادشاه سوگند مصحف خوردند و فرمودند کسی از رهانیدن
خود نخواهد هیچ آفت روان نخواهد چون حضرت شیخ جیو پیش شاهزاده رسیدند
شاهزاده هم این حقیقت پیش از رسیدن رسیده بود شاهزاده از این
هم بسیار خوشحال شد چون ملاقی شدند میان یکدیگر صحبت داشتند
بعد از دو سه روز متوجه ملازمت بادشاه شدند بادشاه را دیدند بادشاه مهربانی
بسیار فرمود حضرت شیخ جیو را بخطاب سراج الاسلام مخاطب ساختند چون
حضرت شیخ جیو ما حضر بودند که از بادشاه رخصت شوند که بادشاه رنجور شد
رحمت و بیماری تا بحدی رسید که برحمت حق پیوست بر سریر سلطنت و بر تخت
خلافت سلطان ظهیر الدین محمد همایون بادشاه اجلاس فرمودند اگرچه بادشاه
کلان حضرت شیخ جیو را بخطاب سراج الاسلام مخاطب ساخته ایشان را تبرک از
بلده اراضی مدد معاش و توقیع نوشته بخادمان شیخ جیو حواله نموده حضرت
شیخ جیو بجز [illegible] خود تشریف ارزانی فرمودند بعمارات بعد
مشترکه مظهر و واقع است همه را رفع نمودند سراج الاسلام اگرچه مشهور

Marfat.com

حضور قطب العالم اساس در طرح مبادا انداخته‌اند و تا ز اهتمام ایشان

باتمام رسید و چون خداوند [illegible] این عمارت کرد و چه تعجب و غریب روزی

دیده [illegible] صفا و همه جای ماهوا که میتوان گفت لم یخلق مثلها فی البلاد

نقلست از میان شیخ الهدیه بزرگ خیرابادی و من اصلی من قصبه [illegible] بود

شش ساله بودم که پدر بزرگوار مرا همراه خود آورده مرید حضرت قطب العالم

ساختند بعد از آن من رفته بتحصیل علم مشغول شدم بعد از فراغ تحصیل

که بخانه آمدم در آن زمان بر سر سجاده قطب العالم سراج الاسلام بندگی شیخ

محمود جلوس فرموده بودند هجوم خلق از علما و طالب علمان و صوفیان

و قوالان در عهد ایشان بیشتر از بیشتر بود مرا هم از [illegible] خلیفه در

خیراباد متوطن ساختند من هم سبق طالبعلمان مشغول شدم و میان شیخ

نظام الدین سالن امیتهی نیز بعضی طالبعلمان را سبق میگفتند روزی

میان نظام الدین در تفسیر مدارک مباحثه شد من گفتم سراج الاسلام را

حکم سازیم هرچه فرمایند ما هر دو قبول داریم و بندگی سراج الاسلام با چهار

آیه قرآن زیر میخواندند [illegible] در نماز تراویح در زمان قطب العالم

و بعده میکردند و در تفسیر مدیم المثال بودند روش ایشان چنین بود

که بعد از ادای نماز جمعه تفسیر میفرمودند بعد از آن بحث علمی میشد بعده مجلس

سماع بعد از فراغ سماع طعام می آمد خلق همه میخوردند و بعد از آن مباحثه

میان نظام الدین پیش ایشان کرده ندم هنوز تقریر سخن تمام نکرده بودم که
ایشان فرمودند که میان شیخ الحمد لله پس گفتند که من فهمیدم که سخن آنجناب
شماست سبحان الله چه طبع بزرگ داشتند این بیت در شان ایشان
می رسید بیت چه خوش است حرف زدن بالب و لعل جز لعیف نکته دانی که سخن نگفته بجا
سخن رسیده باشد نقلست بندگی مخدوم سراج الاسلام بتاریخ سوم شهر صفر ختم
الله بالخیر و الظفر بود فی سنه ثمان و ثلثین و تسعمایه بود ذکر سلطان العاشقین
برهان السالکین مخدومی مرشدی و سیدی صاحب الوجد و الحال بندگی
مخدوم شیخ کمال روح الله روحه اوصل الینا فتوحه اگرچه تعریف و مدح
ایشان مناسب مرتبه امثال ما نیست چه هر کس بحسب استعداد و قدر مرتبه خود
از ایشان چیزی ذکر می باید هرچه اندیشد که بدین مناسب مرتبه و استعداد وی
خواهد بود لیکن این فقیر از خدمت حضور بهره پذیر گشته بود در مشام رایحه لطف از
ایشان رسیده نسیم عنایت از زمان حق رحمت وزیده از حضرت
ایشان بقدر استعداد احوال مشاهده میکرد بنابرین بر بیان صدق
و نشان عجز و انقیاد متصدی بیان شمه از احوال و اقوال حضرت ایشان
علیه الرحمه و الرضوان شد ارزقنا الله من احواله تفصیلا حضرت ایشان
سه ساله بودند که پدر بزرگوار ایشان سراج الاسلام بندگی حضرت شیخ
محمود قدس سره از دار الفنا بدار البقا رحلت نمودند خرقه متبرکه که حضرت

حضرت قطب العالم حواله ایشان نمود و اجازت پوشیدن فرمود و خلیفه
و جانشین خود گردانید اگر کسی گوید استحقاق و خلافت نصبی دادن و
تفویض کردن بود چگونه است جواب گوییم در زبدة السعداء نقل از
خزانة العارفین آورده که حضرت رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله علیه
وآله وصحبه وسلم از معراج برگشته به علی ولی خرقه عطا شد بسیرت بزرگ
و صورت خورد سال بود یعنی علی چهار ساله بقول سه ساله بود پیغمبر صلعم
خرقه مبارک آن روز که در بر حسین کرد و حسین شش ساله بود و از
حضرت حسین خرقه خلافت و اجازت بعلی زین العابدین با استخلاف
رسیده از روی علی اصغر سه و چهار ساله بود پس ثابت شد که خلافت نصبی
و نابالغ دادن و تفویض کردن بود جایز است حضرت ایشان را ابتدای
حال تا مرتبه کمال از دغدغه عشق خالی بودند سایر احوال و حجاب بسیر
حالی حضرت ایشان بوده است و کتمان سر عشق از لوازم فطرت و طبیعت
ایشان بود که حضرت رسالت پناه صلعم فرمودند التصوف انما هو تلبیس
دلکشان و در اخفای سر معنی کوشیدند و خود را از نظر اغیار پوشیدند در
اوایل احوال که بحکم محبت صوری بصور جمیل امکانی ظهور گرمی
مستنبه از التباس آن معنی محترز می بودند بقدر قدرت امکان اخفا
نمودند اگر بنابر غلبه معنی عشق و استیلای سر محبت اسرار زلال واز

Marfat.com

شغل خاطر بآن حال از خود بگشتندی سه کار ما عشق خوبانست
هر سو عالمی   در پی انکار او و ما همچنان در کار خویش و هرگاه که در شهود
حقیقت توسل بمظاهر صوری میکردند و جمال مطلق را در صورت مقیدات
مشاهده می نمودند و می فرمودند که چشمه آفتاب حق می بینیم لیکن در طشت آب می بینیم
و عشق حضرت ایشان درین معنی در نهایت کمال و خارج از اندیشه و وهم و
خیال بوده است منشاء محبت و امثال صاحب کمال و عدم قبض روحانی
و وسوسه خطوط نفسانی مقصود حصول و احدیت است نه اندیشه خوشدلی
و راحت که غرض از عشق توام چاشنی درد و غم است ورنه زیر فلک
اسباب تنعم چه کم است نقلست که حضرت ایشان میفرمودند ممکن نیست که
کسی بمرتبه ولایت رسد الا که حق تعالی پرده بر سر او پوشیده و او را از چشم
خلایق پنهان دارد و معنی اولیای تحت قبای اغنیت و این قبای صفات
بشریت است پرده که لباس و غیره صفات آن است که در وی عیبی ظاهر
کند یا غیری را از چشم مردم غیب مر اتمام معنی لا یعرفهم غیری اغنیت
تا هنوز اراده باطن کسی را هنوز نکند دیر اشناسد پس این نور را شناخته
باشند آنکس بادشاهان وقت ایشان را بتکلیف صحبت میکردند
و تقرب ایشان غنیمت می پنداشته اند خصوص که سلطان جلال
الدین محمد اکبر بادشاه بتکلیف تا مدت بیست سال کم و زیاده در صحبت خود

Marfat.com

خود داشته این مقامی هست که تکلیفات خلایق بر صاحب این مقام از
فردانیه روان میگردد و این رحمت اغیار و یار این مقام را معراج است
و این مقام را فردانیه نام است و صاحبان این مقام را افراد میگویند که
افضل از قطب مدار اند افراد بتجلی ذات اند و متجلی ذات از اغیار و آثار
کونین و آنچه در کونین هست خبر نباشد چنانکه در حقیقت بندگی شیخ
نصیر الدین محمود اودهی سلطان فیروز شاه تکلیف صحبت کرد و
حضرت شیخ با پادشاه فرمودند که در هانسی رسیدند خدمت شیخ قطب الدین
منور خواسته که برای ملاقات حضرت فرد حقیقت قدس سره بیرون آمدند
حضرت خادم را فرستادند که شما بیرون نه آیند ما می آئیم تا سلطان
اول پابوس شما یابد که او را سعادت حاصل گردد حضرت حضرت
مخدوم رفتند چون سلطان شنید خود نیز سوار شد چون نزدیک آسیر
ساند حضرت مخدوم مولانا منور نشسته بودند سلطان می آمد از
جهة هجوم حضرت مخدوم برخاستند و فرمودند که ای برادر مولانا
منور وداع شد روان شدند اما خدمت شیخ منور وداع نکرده بودند
در اثنای راه پادشاه بحضرت مخدوم ملاقی شدند فرمودند که امروز
من نذر کرده ام که هر دو بزرگوار در یک سجاده بنشینند و من زانوی
زنم و پیش شما نشینم برای این معنی حضرت مخدوم را سلطان

Marfat.com

باز بر بند بعده چون برخاستند خدمت شیخ منور حضرت مخدوم را فرمودند
که ای تراد مولانا نصیر الدین اکنون وداع است سلطان در تعجب ماند که لفظ
اکنون هم بود از حضرت مخدوم پرسید حضرت مخدوم فرمودند که از شما وداع
ایشان نکردم و برخاستم اما ایشان وداع نکرده بودند از سبب آنکه میدانستند
که صحبت باقی است ال بود که شما را باز بر روند و این بود که لفظ اکنون آوردند
پس سلطان را تعجب دیگر پیش آمد عرضداشت کرد که ای مخدوم عالم ایشان را
صحبت باقی روشن بود شما را چه شود حضرت مخدوم فرمود آری نبود از
سبب آنکه من در ولایت ایشان بودم اما بر حوصله سلطان این جواب
فرمودند هر گاه که میر سید گیسودراز در مقام خاص خلوة بر حضرت مخدوم
پرسید که ای مخدوم میان هر دو عالم این معنی چه بود فرمودند که ای فرزند
من در تجلی ذات بودم که در فردانیه هستم مرا هیچ از اخبار و آثار معلوم نبود
اما برادر مولانا منور در آن وقت در تجلی افعال بقصد اخبار قلبی عالمی ایشان را
مدام روشن بود ماحصل آنکه بعضی اولیاء الله درین صحبت پادشاهان
و تکلفات ایشان برخود روا میدارند اختیار میکنند و در اوایل حضرت
ایشان را سکر غالب بود که گاهی مستی پیدا شدی که هیچ کس تاب نداشت
برگ ارد و ر بدیدی خود را بگوشه کشیدی از خوف ایشان خلق سوخت
و وحشت افزودی گویا شیر پیش شیر دل که دل تواند که پوشیده دارد

دارد چیزی را که پوشیدن آن چیز پیش ازین حال واجب است بعضی معاندان
و منکران که چنین حال میدیدند یا می‌شنیدند میگفتند که بادها خورده‌اند و خمها
خالی کرده‌اند و سر باد داده ایشان چه افترا که بر دوستان خدا میکنند ازین ای
برادر هیچ امر نیست و هیچ زمانه خالی از مفتریان و کذابان نبوده بر پیغامبر
صلعم چه افترا که کافران نکرده‌اند چنانکه خدای تعالی خبر میدهد ان هی الا
افتری علی الله کذبا و بسیار جاها ذکر افترای کافران در کلام الله مذکور است
و فهم کو باکه درباره حضرت ایشان ازان جمله باشد و حضرت ایشان از خوف
ریا هرگز پیش نااهل نگذارند و بتحریک شفقتی در رو خوانده‌اند با وجود این
در باطن استغراق چنان داشته‌اند که یک لحظه از حق غایب و غافل نبوده‌اند
میفرمودند شعر هر آنکه از وی یکزمان ست و آن دم کافرست اما نهانست
و از لغت و شنود خلق مشغول نشسته‌اند و مردم را جواب سوال میفرمودند
شعر گفتم انجنان که نام ز بیخودی در عرصه خیال که آمد کدام رفت
و میفرمودند که حضرت پیغامبر در باب ابابکر صدیق رضی الله عنه فرمود
برتر شد ابوبکر بر همه خلق بعد از رسل و انبیا بکثرت صوم و صلوة ولیکن برتر شد
بچیزی که نهاده در سینه وی خدای تعالی و آن چیز محبت و اشتیاق
و سوز عشق است پس عمل دل است به عمل خوارج پس ثابت شد که عمل
بحرکات دل برتر است از عمل بحرکات خوارج و هرباره که صدیق اکبر میگفتند

Marfat.com

رقت میکردند و قطرات اشک بزرگ سفید از چشم ایشان میریخت و
میگفتند و اکنون ایشان در مقام ابو بکر است و هم صاحب اللمعه از
تذکره ابن خمدونی نقل کرده که حضرت امام محمد تقی ... که القصد
الی الله تعالی بالقلوب ابلغ من اتعاب الجوارح بالاعمال یعنی روی
آوردن بخدا تعالی بدل تمام تر و نافع تر است از افکندن در محنت
الفت جوارح را باعمال یعنی اصل کار توجه دل است بحضرت پروردگار
و عمل بتن فرع آن است تن بحضور دل حکم بی روح جسد دارد و حضرت
بادشاه را دل بر جهاد کافران بسیار بوده است و در جهاد کردن بادشاه
مذکور با کفار حضور شریک بودند و از سنگ کلان مجروح هم شدند اگر خدا
وند تعالی چیره بخشند اما گاه گاهی آن داد بیداد میشد چند مرتبه
تنها با ذات واحد سر مور شاه کافران تک و تاز میکرده اند و اکثر اشقیا
کشته و در اینها سد در سر ساخته آورده و همیشه طلب اشمعی بوده
که از دست کافران شهادت روزی گردد در ایام فترت بادشاهان
که کافران اطراف بر شهر غلبه میکردند و می آمدند و حد دولت سوا شده
بیرون شهر ایشان را مقابله میکردند تا اینکه از شنیدن نام عزت الشان
لشکر کفار شده برگشته میرفتند تا آنکه بامبارک ایشان میکردند و عذر خواهی
مینمودند مرخص می شدند نمیدانم که خداوند تعالی در دلهای کافران

کافران چه ترس و هیبت می انداخت همین آیه کلام الله یاد می آید و
قذف فی قلوبهم الرعب فریقا تقتلون و تاسرون فریقا و در همچنین
ایام خود تنها با دو شمشیر حمایل کرده و سپر در دست گرفته تمام شب گرد
میگشتند و مردم را میفرمودند که شما بفراغت خواب کنید یاد دوستان
شما [illegible] وقتی بخاطر میرسید با مردم [illegible] در جنگلی کشتی میگرفتند و بر همه غالب
می آمدند و هرگز مغلوب نگشته اند روزی این معنی بخاطر رسید فی الحال
بر سر من مطلع شدند فرمودند که سنت حضرت رسالت پناه است صلی الله
علیه و آله و سلم من امروز کتابها دیدم هیچ نرسیدم اما در دل من این سخن میخلید
که روزی در لطائف از لطائف [illegible] نوشته است که حضرت پیغامبر
صلعم با بعضی اصحاب کشتی گرفته اند [illegible] اطمینان یافت و حضرت ایشان
با هر که از علما و شعرا و فضلا متکلم می شدند دیده نشست که درین فن برابر ایشان
کسی نیست و عام می نهد است که غیر از مسائل روزه و نماز دیگر خوانده و در واقع
همچنین بود که ظاهر علم بتحصیل چندان نبود اما فیض الهی و مواهب نامتناهی
منقطع نیست و در علم موسیقی مهارت تمام داشته اند اکثر شعر فارسی و هندی
مربوط [illegible] بسته اند که بر سر زبانها متداول است و خوش طبعان و هنرمندان و مردم
نادان امروز غرور و بلوی میگفتند حضرت ایشان هرگاه در رقص و حالت در می
آمدند در شعر او مسلم که از اهل ذوق [illegible] می شنید که حضرت ایشان سماع است

بی اختیار می دویدند و تماشا میکردند گویا که چشمان ایشان را دو چشمهٔ بهشتی اند
که هرگز خشک نه شدند تا آنجا که سوزش در دلهای حاضران اثر میکرد و مجلس
رقت می بود سر ایشان آن رقت بر منکران و معاندان واضح می شد
و بر کیفیات مقر می شدند که ایشان عارف بالله اند و از وضع بی قیدانه
حضرت ایشان که مخلفه دیگر می دانستند مستغفر می شدند و عفو میخواستند
می آرند هرگاه که مهتر داود علیه السلام زبور خواندن شروع میکردند ملایک از
آسمان از خداوند تعالی اجازت میگرفتند و شنیدن زبور می آمدند در
اعتقاد این فقیر هم چنین است که فرشتها از اجازت رب العزت به دیدن
حالات حضرت ایشان حاضر می شدند بالله الغالب که بر این
این هیچ مبالغه نیست میدانسته باشد کسیکه دیده باشد و لباس حضرت
ایشان اکثر اوقات یکتایی بودی که در روزهای عرس پیراهن سرا
می پوشیدند و در ایام اعیاد خرائق پیراهن پوشیده در عیدگاه تشریف
ارزانی میفرمودند و در تعلق الله مشرف بینا خمت میفرمودند که مرا شرم
می آید که لباس چنین بزرگان بر لقمت همچو منی باشد و میگفتند که
بدتر از این گناهی نیست که بنده خود را مقصر و مجرم نداند حضرت ایشان
پیش از وفات یکسال بکلی از دنیا و اهل دنیا ترک و انقطاع کردند
و عزلت و انزوا اختیار کردند و خود را هیچ کس نمی نمودند اگرچه

Marfat.com

اگرچه بعضی مخلصان تربیتی می آمدند و الحاح می نمودند اصلاً و قطعاً التفات
نمی کردند و می فرمودند که چنان خیال کنید که فلانی در عالم نماند چون بیست
سال از وفات ماند خود را موضع بیماری ظاهر می ساختند و از اکل و
شرب احتراز می نمودند و شنیدن سخنان خلق نمی شدند و می فرمودند
از بسکه بیمارم سخن شنیدن مرا خوش نمی آید مشغول از سوی الله قطع
شده بود دیگر گاه دعا با انکار درست بیند آشتند گاهی فقیر را می فرمودند که
داستان سکندرنامه بخوان فقیر در ملازمت حضرت از جنگ سلطان
سکندر با کافران می خواندم تا سقف می خوردند که مرا حق تعالی شهادت
نصیب نکرد و فقیر که ملاحظه می نمود می دید که هیچ بیماری ظاهری نداشتند الا
که چون دو دور از وفات مانده بود همان درد دیرینه که از دست کافران
حسد رسیده بود شدید گشت عاقبت در همان رفتند از این عالم
سخنان اند چه مشرب عالیه داشتند هیچ کس از متقدمین و متأخرین
نرسیده و شنیده مگر بعضی سخنان بی تکلفانه از شیخ فخرالدین عراقی
در بعضی نسخه دیده شده است والله اعلم بالصواب تاریخ وفات
حضرت ایشان در شب سوم شهر شعبان بود فی سنه نهصد و
هشتاد و هشت و پنجاه سال بعد از پدر بزرگوار در قید حیات بودند و
بر سجاده ارشاد و اجلاس فرمودند مدت عمر حضرت ایشان پنجاه و سه سال

..... و خرقه تبرک پیران که بحضرت المشایخ سید محمد حسن ادام فیضه

..... و مرحمت شفقت و عنایت بفقیر کثیر التقصیر مولف رساله

..... خواجه کمال خاکروب آستانه حضرت قطب العالم فرموده اند و

و اجازت پوشیدن آن هم فرمودند الحمد لله علی ذلک و المنة لله اگرچه

این فقیر قابل چنین امر بزرگ نبود عطای ایشان عجب که بنده نگردد

بزرگی فرموده که همه خلق زنده از مرده میراث برند مگر این طائفه که

از زنده میراث می یابند فقیر را واقعه تعین این معنی گذشت که چنین نسبت

الهی بحرمت این پیران که درین رساله مذکور اند مولف را ازین عالم فانی

با ایمان میرانی و با ایشان رسانی و در زمره ایشان گردانی مصلحت خویش

تو دانی که تو دانی کارسازان چنین ذات در صفت و فعل خویش ست ای خدا

چه بود که جای ناز کنی در کار بنده تمام شد رساله مسمی به تحفة السعداء منحط

حقیر العباد خواجه عبد الله عفی عنه بتاریخ دهم شعبان المعظم سنه ۱۲۶۰ هجری

الحمد لله و المنة که این کتاب مخطوط بربط منظور علی ساکن قصبه ... کمیا

ماتی پانزده با تمام رسید سنه ۱۳۰۳ هجری

Marfat.com

..... و خرقهٔ متبرک پیران که بحضرت ایشان رسیده بود مخصوص را نعمت
..... و مرحمت شفقت و عنایت بفقیر کثیر التقصیر مولف این رساله
..... خواجه کمال خاکروب آستانه حضرت قطب العالم فرمودند و
و اجازت پوشیدن آن نمودند الحمد لله علی ذلک و المنة لله اکرم
این فقیر قابل چنین امر بزرگ نبود ع سایان عجب که بنوازند گدا را
بپرسی فرموده که همه خلق زنده از مرده میراث برند مگر این طایفه که
از زنده میراث می یابند فقیر را واقعه تعین این معنی گشت که ...
الهی بحرمت این پیران که درین رساله مذکور اند موفق دار ازین عالم فانی
با ایمان میرانی و با ایشان رسانی و در زمرهٔ ایشان گردانی مصلحت خویش
نمی دانم که تو دانی کارشان چنین ذات در صفت و فعل خویش بیت ای خدا
چه بود که جای ناز کنی در کار ساده تمام شد رساله مسمی به تحفة السعدا بخط
حقیر العباد حمد عبدالله عفی عنه بتاریخ دهم شعبان المعظم سنه ۱۲۰۶ هجری
التسعید و الحمد که این کتاب مخطط بر ابطه مطهر علی سالک ... معونه باری کتابت
... با تمام رسید سنه ۱۳۰۳ هجری

تحفۃ السعداء کے اس ترجمہ میں مترجم نے اصل سے جابجا اعراض کیا ہے، کہیں صرف خلاصہ دینے پر اکتفا کیا ہے، کہیں ایک آدھ جملہ چھوٹ گیا اور ایک آدھ جگہ مطلب سمجھنے میں سہو بھی ہو گیا ہے، مگر مجموعی حیثیت سے ترجمہ اردو والوں کو تصنیف کی قدر دیدے گا۔

Marfat.com

دیباچہ مصنف

تمام ستائش اسی کیلئے ہے جو اسکا سزاوار ہے اور درود اس کے نبی محمدؐ پر جو حق اور طریقہ حق کی طرف بلانے والے ہیں. اللہ کا صلوٰۃ و سلام ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہو۔

قدوۃ العارفین، عمدۃ السالکین، قطب العارفین مخدوم شیخ خیرآبادی قدس سرہٗ کے آستانے کا جاروب کش، فقیر و حقیر، ضعیف و نحیف، گنہگار، امیدوار رحمتِ پروردگار خواجہ کمال عرض کرتا ہے کہ بار ہا یہ خیال ہوتا رہا اور یہ بات دل میں آتی رہی کہ اپنے پیران طریقت کے احوال، ان کے ملفوظات، کرامات اور ان کے ریاضات کو تشریح کے ساتھ سلک تحریر میں لاؤں کہ ہر خاص و عام کو فائدہ پہنچے۔ لیکن زندگی کے تعلقات کی کثرت، ذمہ داریوں کے ہجوم کی وجہ سے فرصت میسر نہیں آرہی تھی۔ ۱۰۱۶ھ میں فرزند سعادت مند شاہ حمید الدین ابو الفیض کے دل میں بھی اسی قسم کی بات پیدا ہوئی جو ایک عرصے سے میرے دل میں پنہاں تھی، لہٰذا موصوف نے مجھ سے استدعا کی۔ میں نے حتی الوسع پوری کوشش کر کے یہ کتاب لکھی اور اس کا نام تحفۃ السعداء رکھا۔ اللہ ہی اس کی تکمیل کی توفیق دینے والا ہے اور وہی لوگوں کی دشواریوں کو آسان کرنے والا ہے۔

۶۶

Marfat.com

ذکر بندگی شیخ قوام الدین لکھنوی قدس سرہٗ

آپ کی جائے پیدائش اور ابتدائی تربیت گاہ، شہر کڑا مانکپور تھا۔ وطن مالوف سے منتقل ہو کر لکھنو میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔

بندگی مخدوم شیخ مینا قدس سرہٗ کے والد مخدوم شیخ قطب الدین مخدوم شیخ قوام الدین کے چچا زاد بھائی اور مرید تھے وہ اپنے وطن کڑا مانکپور سے اپنے بھائی کے ساتھ لکھنو ہی میں آکر بس گئے تھے۔

اشارات: اس رسالے میں جہاں "پیر دستگیر" مرقوم ہوگا، اس سے مراد حضرت مخدوم شیخ مینا قدس سرہٗ ہوں گے اور جہاں قطب العالم لکھا ہو اس سے مراد حضرت مخدوم شیخ سعد قدس سرہٗ ہیں۔

منقول ہے کہ بندگی شیخ قوام الدین نے، سات حج کیے تھے ایک مرتبہ کسی وادی سے گزر رہے تھے ایک کتے کو دیکھا کہ پیاس سے جاں بلب ہو رہا ہے آپ نے فرمایا! کوئی ہے جو اس کتے کو پانی پلا کر سات حج کا ثواب لے۔ ایک شخص نے پانی پلا کر سیراب کر دیا۔

ہاتف غیبی کی آواز آئی۔ جب تک تمہاری زندگی ہے ہر سال تمہارے نام سے حج مبرور لکھا جائے گا، اس شفقت کی وجہ سے جو تم نے اس کتے پر کی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت شیخ قوام کو بیعت حضرت نصیر الدین محمود اودھی (چراغ دہلی) سے تھی۔ خلافت مخدوم جلال الدین جہانیاں سے ملی۔ ذکر و اشغال کی تلقین مخدوم جہانیاں کے علاوہ حضرت شیخ قطب الدین دمشقی (مصنف رسالہ مکیہ) سے بھی تھی۔ نسخہ "معیار التصوف" مصنفہ بندگی مخدوم شیخ قوام الدین میں بھی یہی لکھا ہے۔

منقول ہے: مخدوم شیخ قوام الدین متاہل تھے۔ آپ کے کئی صاحبزادگان تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام نظام تھا۔ ایک روز کا

Marfat.com

واقعہ ہے کہ شیخ قطب الدین جماعت سے نماز پڑھ رہے تھے۔ شیخ نظام بعد میں پہنچے اور جماعت میں شریک ہو گئے۔ اس اثنا میں کوئی ایسی بات ہوئی کہ شیخ قطب الدین کو تکلیف پہنچی۔ شیخ قطب الدین نماز سے فارغ ہو کر یہ سوچنے لگے کہ مخدوم شیخ قوام الدین کے فرزند ان مخدوم کی موجودگی میں تو میری عزت کرتے ہی نہیں ہیں۔ مخدوم کے بعد میری عزت کیا ہوگی۔ دوسری نماز کے وقت حاضر ہوئے حضرت مخدوم کو ان کے کوفت کا سبب معلوم ہو چکا تھا۔ فرمایا جو شخص برادرم قطب الدین کو تکلیف پہنچائے گا وہ باقی نہ رہے گا۔ اس جملے سے شیخ نظام الدین کو اس قدر تشویش اور پریشانی ہوئی کہ اسی میں ہلاک ہو گئے۔

منقول ہے: کہ ایک روز حضرت مخدوم نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: کہ برادرم قطب الدین گاہ بگاہ کسی نہ کسی کام کیلئے میرے مکان میں آتے ہیں اور تم ان سے پردہ کرتی ہو، وہ تمہارے فرزند کے برابر ہے، اب سے سامنے ہوا کرو۔ مگر بی بی صاحبہ اس کو روا نہ رکھتی تھیں مخدوم نے فرمایا میری بات نہیں مانتی ہو ایک وقت ایسا آئے گا کہ خود کو دکھاؤ گی اس حال میں کہ نہ سر پر دوپٹہ ہوگا، نہ پاؤں میں جوتی اور جا کر قدموں میں گر پڑو گی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ مخدوم کا وصال ہوا تو فاتحہ سیوم کے بعد شیخ قطب الدین نے کہا میں اپنے بھائی کی خاطر داری میں اپنے وطن سے جدا ہوا تھا اور مسافرت میں گذار رہا تھا، مگر اب کہ بھائی نہیں رہے اپنے وطن جاتا ہوں مسافرت اور محنت کا غم کیوں اٹھاؤں۔ بشہر خود روم وشہریار خود باشم" اپنے شہر جاتا ہوں اور شاہی زندگی گذاروں گا۔

یہ خبر کسی طرح حویلی میں پہنچ گئی، اور بی بی صاحبہ سے کسی نے کہدیا۔ اس گفتگو کے سنتے ہی بی بی صاحبہ ایسی پریشان اور مضطرب ہوئیں کہ نہ دوپٹہ کا خیال رہا نہ جوتی کا دوڑتی ہوئی آئیں اور شیخ قطب الدین کے قدموں میں گر پڑیں۔ یہی وجہ ہوئی کہ شیخ قطب الدین بھی لکھنو ہی میں رہ گئے اور وطن کا ارادہ ترک کر دیا۔

انھیں شیخ قطب الدین سے یہ بات منقول ہے کہ: تصوف وسلوک بوالہوسی نہیں ہے کہ فلاں شخص جامہ کوتاہ پہنتا ہے میں بھی پہنوں یا فلاں شخص نمازیں بہت پڑھتا ہے میں بھی پڑھوں ؎

ایں کار کسانیست کہ خیزند ز سر و جاں

ایں خانہ خرابی، رہ ہر بوالہوسی نیست　　　سیمرغ تواند کہ کند خانہ بہ کوہ قاف

ترجمہ: یہ ان لوگوں کا کام ہے جو سر و جان سے دست بردار ہوتے ہیں۔ یہ خانہ خرابی ہر بوالہوس کا طریقہ نہیں ہے سیمرغ ہی کے بس کی بات ہے کہ کوہ قاف میں گھر بنا لیتا ہے۔

سلوک و تصوف یہ بھی نہیں کہ علم حاصل کیا۔ درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ بحث ومباحثہ کی مجلس آراستہ کی جو خود صدر نشیں ہو کر عزت وجاہ کی مسند بچھائی ان میں سے کوئی چیز بھی سلوک و تصوف نہیں ہے۔

Marfat.com

تصوف یہ ہے کہ علم حاصل کرے۔ عمل مشروع میں مشغول ہو مگر دل نخوت علم سے پاک ہے۔ عمل کرے مگر اپنے عمل کو ناکردہ کے برابر سمجھے احوال و مقامات حاصل کرے اور مقام مکاشفہ و مشاہدہ تک پہنچے۔

مقصود گشت ثابت از گفتن و شنیدن بگذار سبق گفتن از قرب تا نمانی

ابرار سبق گوید نے صوفی مقرب بے ترک سبق گفتن از مقرباں ندانی

ترجمہ: ان تمام گفت و شنید سے یہی بات ثابت ہوئی کہ سلسلہ درس و تدریس کو چھوڑ دیئے تاکہ مقام قرب سے محروم نہ رہ جایئے۔ درس و تدریس ابرار کا کام ہے۔ صوفیان مقرب کا یہ کام نہیں جب تک کوئی سبق گوئی کی روش کو نہ چھوڑے اس کو مقربان حق کی جماعت سے نہ جانیے۔

نصیحت :۔ شیخ کا قلب صیقل شدہ آئینہ ہے جو حضرت رب العزت کی ذاتی صفاتی افعالی تجلیات سے روشن اور تاباں ہو گیا ہے اور ہر لحظہ لطائف غیبی سے آراستہ ہو رہا ہے جب مرید صادق اپنے سچے اعتقاد سے اپنے دل کو شیخ کی طرف مائل کرتا ہے تو شیخ اپنے پرتو سے زنگ غیریت کو اس کے قلب سے دور کر دیتا ہے۔ ہر ایک مرید پر اس کی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار ہی سے اثر پڑتا ہے تجلیہ و تصفیہ کا یہ مقام مدتوں کی ریاضت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

نصیحت :۔ درویش خود کسوٹی اور معیار ہے۔ عہد قدیم میں جو اولیا اللہ گزرے ہیں وہ یوں ولی نہیں ہو گئے تھے کہ کسی شیخ کے مجاز تھے یا کسی بزرگ کے جانشین تھے، اور یہ حسن عقیدت کہ اگر بزرگ نہیں ہوتے تو ایسے بزرگ کے جانشین کیسے ہو جاتے، کوئی اصلیت نہیں رکھتی، یہاں مکان و زمان کا سوال نہیں ہے، ایک معیار مقرر کیا ہوا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ یہی اصل کسوٹی ہے۔ جب دل ما سوی سے خالی ہو جاتا ہے تو قرب حق میسر ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ بندگی مخدوم (قوام الدین) کے ایک کاتب تھے جن کا نام احمد تھا۔ مخدوم کے کتب خانہ میں اجرت پر کتابیں نقل کرتے تھے شب کے وقت چراغ کے لیے جو تیل منگواتے تھے اور اس کی روشنی میں کتابت کرتے تھے جب کھانا آجاتا تو اس چراغ کو بجھا دیتے اس کی روشنی میں کھانا نہیں کھاتے تھے، پھر جب کھانے سے فارغ ہوتے تو چراغ جلا کر کتابت کرتے۔

نصیحت :۔ جس شیخ کا قول فعل، کتاب و سنت اور اجماع صحابہ کے خلاف ہو وہ شیخی و مقتدائی کے لائق نہیں ہے ایسے شیخ کا پیر و کار کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ مردان خدا وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے رخت ہستی کو دریائے وحدت میں ڈبو دیا تھا۔ سب کچھ کھو کر دھلے دھلائے یکہ و تنہا باہر آگئے تھے۔ انھیں لوگوں نے تقرب کی راہ پائی مگر اب تو قحط الرجال ہے۔

نصیحت :۔ کتاب ارشاد المریدین میں جوان ہی (قوام الدین) کی تصنیف ہے۔ لکھتے ہیں کہ علما شریعت مخلوق کو حق کی طرف بلاتے ہیں۔ انھیں بزرگوں کا بتایا ہوا یہ مسئلہ ہے کہ مقتدیوں نے اس گمان پر کہ امام باوضو ہے۔ اقتدا کی۔ بعد نماز یہ معلوم ہوا کہ امام

Marfat.com

باوضو نہ تھا۔ مجنب تھا۔ اب تمام مقتدیوں کا فرض ہے کہ اپنی نماز دہرائیں اور باوضو امام کی اقتدا کریں۔ ٹھیک یہی خیال علماء طریقت کا ہے کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ جس شیخ کی پیروی کی گئی ہے وہ شیخی کی شرائط سے عاری ہے۔ تو امام باوضو کی طرح شیخ حقانی کی تلاش بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو کمال باطنی نصیب کرے۔

آپ نے فرمایا! ایسا شیخ کامل چاہیے جو چوگان طلب ہاتھ میں لے اس میدان کی گیند سے اس طرح کھیلے کہ کبھی یہ طلب کی گیند آسمان کی طرف جائے کبھی لوح کی سمت کبھی قلم کی جانب، کبھی غایت عُلیٰ میں اور کبھی تحت الثریٰ میں تاکہ مادہ سعادت نمایاں ہو، سرا پردہ عزت تک پہنچے۔ سالک پر اگر شاہی کا لباس چڑھا ہوتا ہے تو اس کے منہ پر مارتے ہیں اور اگر درویشی کا لباس ہوتا ہے تو اس کو خلوت خاص میں جگہ دیتے ہیں اور صدر میں بٹھاتے ہیں ؎

کسے کہ انس حق جوید مقام اوست ویرانی

زمیں زن تاج نخوت را پس آنگہ ترک عالم گو　　　　کسے کو قرب حق خواہد نخواہد عالم فانی

جو انس حق کا طلبگار ہے اس کا مقام ویرانی ہے۔ نخوت کے تاج کو زمین پر دے مارو اور اس سے ترک تعلق کرو۔ جو حق کا طلبگار رہے وہ عالم فانی سے دست بردار ہے۔

حضرت قوام الدین سماع سے بہت ذوق رکھتے تھے، صاحب وجد وحال تھے۔ اکثر اپنے مخصوص دوستوں کے ساتھ سماع سنا کرتے تھے ایک محفل میں سماع سن رہے تھے ایک شخص پر انتہائی گریہ طاری تھا اور اس کی شکستگی نمایاں تھی۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے پرسش احوال کرنے لگے کہ اے عزیز تم نے کیا سمجھا کہ تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے۔

اس شخص نے عرض کیا کہ اے شیخ! آپ لوگوں کے فہم کا حال مجھے معلوم نہیں اور نہ میں خود کو اہل حال کے زمرہ میں شمار کرتا ہوں۔ لیکن میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے اور اسی خیال کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہے کہ میرے وجود سے پہلے ہی مجھ سے کیا جرم سرزد ہوا کہ میرا نام گنہگاروں کے دفتر میں لکھ دیا گیا۔ اور بندگی مخدوم سے پیش از وجود کیا طاعت انجام پائی کہ آپ کو عارفین کاملین میں بنایا؟ اور تخت معرفت پر بٹھایا۔

اس گفتگو سے حضرت مخدوم پر ایک کیفیت مزید پیدا ہو گئی۔ اس شخص کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ اگر صحیح ذوق پیدا ہوا ہے تو وہ تم کو ہی پیدا ہوا ہے۔ حاضرین کو اور خود مجھ کو (قوام الدین) جو ذوق پیدا ہوا وہ تمہارے ہی طفیل میں ہوا ہے اور بار بار اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ۔ اگر اللہ ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔

ان شوریدگان محبت کے حال کو کوئی نہیں جان سکتا یہ عاشقان رحمان ہیں۔ یہ مشتاقان سبحان ہیں۔ یہ مشتاقان یزدان وہ ہیں کہ ان کے جسم وجان آتش محبت میں سوختہ ہیں۔ ان دیوانوں کا عجب حال ہے ان عالموں کا عجب کمال ہے۔

Marfat.com

اے عزیزان کہ احوال و اعمال کو دیکھو تا کہ ان کے جمال کے اسرار تم پر منکشف ہوں کہ ان کی طاعت ان کے نزدیک تمام تر گناہ مگر ان کی معصیت گناہ پوشوں کی گناہ پوش ہے۔

نصیحت :۔ الشیخ ھو الذی قدسی الذات وفانی الصفات یعنی شیخ کو پاکیزہ نفس اور فنا فی الصفات ہونا چاہیے۔ اگر اتنا مقام حاصل ہے تو شیخی کی اہلیت رکھتا ہے۔

بندگی مخدوم قوام الدین کا وصال بستم ماہ شعبان روز دوشنبہ سنہ آٹھ سو چھ ۸۰۶ھ ہے۔

Marfat.com

ذکر بندگی مخدوم شیخ سارنگ قدس اللہ روحہ

بندگی مخدوم سارنگ سلطان فیروز شاہ کے امرا میں تھے ملک سارنگ کے لقب سے یاد کیے جاتے ۔ جب دنیاداری میں تھے تو بارہ سو سوار آپ کی چاکری میں تھے ۔

بیعت حضرت مخدوم قوام الدین سے تھی ۔ ترک دنیا کے بعد حضرت مخدوم شیخ صدر الدین راجو قتال اور مخدوم جہانیاں سے خلافت حاصل کی ۔

صدر الدین سید راجو کو قتال اسلیے کہتے ہیں کہ کسی میں اتنی تاب نہیں تھی کہ ان کی نظر کی تاب لا سکے ۔ ان کی زباں سے جو بات نکل جاتی تھی قطعی ہو کے رہتی تھی ۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ خود آپ کے صاحبزادہ نے ایک بے جرم کے سر کے بال اور داڑھی کے مونڈ دینے کا حکم دیا اس فریادی غریب نے حضرت کی خدمت میں عرض حال کیا ۔ آپکی زبان مبارک سے یہ جملہ نکل گیا وہ خود اپنی داڑھی تراشے گا ۔ اسی وقت آپ کے صاحبزادہ پر ایک حالت طاری ہوئی : نائی کو بلایا ، اپنے روبرو بٹھایا اور حکم دیا کہ جلدی کرو ، میری داڑھی تراش دو ۔ نائی ڈرا ، آئینہ اور استرا ان کے سامنے رکھ کر ہاتھ دھونے کے بہانے سے باہر نکل گیا اور کہیں چھپ گیا ۔ ان صاحبزادے نے جب دیکھا کہ آئینہ سامنے رکھا ہے استرہ اٹھایا اور داڑھی مونڈلی ۔

منقول ہے کہ حضرت سارنگ بیعت کے بعد حضرت قوام الدین کی قدمبوسی کے لیے آیا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ قوام الدین ایک کیفیت خاص میں تھے ۔ فرمانے لگے ملک سارنگ اکھر اکپڑا برساتی کی طرح بناؤ تم کو ذکر تلقین کردوں گا ۔ انھوں نے ان کا مشورہ قبول کیا ۔ تلقین ذکر کے بعد فرمایا ۔ یہی اکھرا کپڑا پہنو ، انشاء اللہ کسی نہ کسی وقت یہ تلقین کام آئے گی ۔

بندگی مخدوم سارنگ نے اپنے دور رکنوں میں بعض اشغال کی تعلیم حضرت راجو قتال سے سلطان فیروز شاہ کے عہد میں پائی تھی ۔ جبکہ حضرت راجو قتال نواہوں کے قضیہ کے سلسلے میں تشریف لائے تھے ۔

نواہوں کا قصہ سیر العارفین میں اس طرح لکھا ہے کہ نواہوں نام کا ایک ہندو تھا جو فارسی نویس تھا ۔ سلطان فیروز شاہ نے دارو غگی کی خدمت پر مامور کر کے شہر اوچ بھیجا تھا ۔ انھیں دنوں حضرت مخدوم جہانیاں مرض موت میں گرفتار تھے ۔ نواہوں ان کو دیکھنے گیا ۔ مخدوم جہانیاں کی خدمت میں آیا ۔ اس کی زبان سے یہ جملہ نکلا " کہ حضرت مخدوم کو اللہ صحت بخشے کہ آپ خاتم اولیا ہیں جس طرح محمد ﷺ رسول اللہ

Marfat.com

خاتم الانبیا تھے"۔ مخدوم جہانیاں نے جب یہ بات سنی حضرت راجو قتال کی طرف دیکھ کر فرمایا سنتے ہو کیا کہتا ہے۔ مخدوم راجو قتال نے عرض کیا سن رہا ہوں۔

نواہون نے سمجھا مجھے مسلمان ہونے کو کہتے ہیں۔ اسی وقت اوچ سے بھاگ کر سلطان فیروز شاہ کے پاس دہلی چلا آیا، اور یہ تمام واقعہ کہ سنایا۔

سلطان فیروز شاہ نے کہا اگر ایسا ہے تو مسلمان ہو جاؤ۔

نواہون نے کہا میں جان دیدوں گا۔ مگر مسلمان نہ ہوں گا۔

اس واقعہ کے چند دنوں کے بعد مخدوم جہانیاں نے رحلت فرمائی۔ فاتحہ سوم کے بعد حضرت راجو قتال سواری کا انتظام کر کے دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب شہر کے قریب پہنچے سلطان فیروز شاہ کو تشریف آوری کی خبر ملی سمجھا کہ اسی نواہون کے قضیے کے سلسلے میں تشریف لا رہے ہیں۔ سلطان نواہون کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ دو تین علما کو جو شہر میں بہت ممتاز تھے بلایا۔ اور نواہون کا واقعہ بیان کر کے ان سے دریافت کیا کہ شرعی اعتبار سے اس واقعہ کی کیا حیثیت ہے؟ قاضی عبدالمقتدر کے ایک بیٹے جن کا نام محمد تھا، بہت ذہین تھے انھوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ خود حضرت کے استقبال کے لیے جائیے اور پہلی ملاقات میں حضرت سے پوچھئے۔ کیا آپ اسی کافر کے قضیے میں آئے ہیں، جب کہیں ہاں اسی کافر کے قضیے میں آیا ہوں، تو ہم استفسا سے بری ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ چند علما کو ہمراہ لے کر استقبال کیلیے گیا۔ پہنچنے کے وقت ہی اس نے پوچھا کیا حضرت مخدوم اس کافر کے قضیہ میں آئے ہیں۔ حضرت شیخ راجو قتال نے فرمایا ہاں اسی مسلم کے قضیہ میں آیا ہوں۔ شیخ محمد نے کہا، اب تک اس کے اسلام کا ثبوت شرعی طریقے پر نہیں ملا ہے۔ اور آپ اسلام کا حکم لگا رہے ہیں۔ آپ نے ان کی طرف تیز نظر کی اور زبان مبارک سے فرمایا۔ تمہاری باتوں سے دیانت کی بو نہیں آتی جاؤ۔ آپ کے کہتے ہی ان کے پیٹ میں سخت درد ہوا۔ اپنے مکان میں لے جائے گئے۔ قاضی مقتدر دوڑے اور حضرت سے عرض کیا یہی ایک آنکھ ہے اس کو بخش دیجیے۔ آپ نے فرمایا، اس کا وقت پورا ہو گیا اور وہ جا چکا البتہ اس کے گھر ولادت ہو گی اور وہ بہت اہل تقویٰ ہو گا۔

اس کے بعد شیخ محمد انتقال کر گئے ان کی اہلیہ امید سے تھیں، جب ولادت ہوئی تو ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے جن کا نام ابوالفتح رکھا گیا۔ یہ اپنے وقت کے درویش کامل ہوئے۔ ان کا مقبرہ جون پور میں موجود ہے۔ نواہون کے معاملے میں اس رگڑے جھگڑے کے بعد یہی ہوا کہ لوگوں نے اس کی گردن مار دی شیخ بھی دہلی سے اپنے وطن واپس آ گئے۔

اس حکایت کے لکھنے کی غرض یہ تھی کہ حضرت راجو قتال اسی تقریب سے دہلی آئے تھے۔ مخدوم شیخ سارنگ کو انھوں نے پسند کیا اور بعض اشغال کی تعلیم دی۔ یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ بادشاہ حضرت راجو قتال کے پاس کھانا شیخ سارنگ ہی کی معرفت بھیجا کرتے تھے بندگی مخدوم نے چند لقمے اسی کھانے کے اپنے ہاتھ سے حضرت شیخ سارنگ کو کھلا دیے۔ چند ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ایک جذبہ پیدا

Marfat.com

کردیا۔ کلیتہً ان کا دل تمام املاک، مال و متاع، گھر بار سے پھر گیا۔ تمام اشیاء درویشوں میں تقسیم کر دی اور خانہ کعبہ کی طرف چل پڑے۔ حج اور روضہ مطہر حضرت رسالت پناہ سے فارغ ہو کر اپنے مقام کی طرف لوٹے اور ایک گاؤں موضع مچکوان میں مستقل مقیم ہو گئے یہ فتحپور کا ایک دیہات ہے لکھنؤ سے بارہ کوس پر واقع ہے یہیں مختلف ریاضات و طاعات میں مشغول رہے۔

انھیں ایام میں حضرت راجو قتال نے اوچہ سے جامہ خلافت اور مثال آپ کے پاس بھیجی۔ شیخ سارنگ نے اس عذر کے ساتھ واپس کیا کہ میں ایک نومسلم ہوں، مجھ میں یہ صلاحیت کہاں ہے کہ درویشوں اور اولیا کا لباس پہنوں میں خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا میں اس لباس کے محافظت کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوں۔

اس کے جواب میں حضرت راجو قتال نے لکھ بھیجا کہ میں نے یہ خرقہ و مثال خدا کے حکم، رسول اللہ کے فرمان اور پیران سلسلہ رضوان اللہ علیہم کے حکم وارشاد سے بھیجا ہے۔ کسی وسوسے اور دغدغے کو دل میں لائے بغیر بے فکر ہو کر پہنو۔ اللہ تم کو مبارک کرے۔ اس کے بعد شیخ سارنگ نے خرقہ خلافت پہن لیا۔ اس کے بعد ہر وہ شخص جو بیعت وارادت کی نیت سے سرکار لکھنؤ کے اطراف سے حضرت راجو قتال کے پاس پہنچتا اس کو لوٹا دیتے۔ اور فرماتے کہ میں نے اس جگہ شیخ سارنگ کو متعین کر دیا ہے۔ تم لوگ کس لیے اتنی مسافت طے کر کے یہاں آتے ہو۔ وہیں جاؤ اور شیخ سارنگ سے مرید ہو۔

نقل ہے کہ شیخ سارنگ کی ایک سو بیس سال کی عمر ہو گئی تھی۔ شیخ فانی ہو گئے تھے۔ رمضان کے روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ رمضان میں کچھ کھا رہے تھے۔ پیر دستگیر مخدوم شاہ مینا قدس سرہٗ ان کی خدمت میں ان کے روبرو کھڑے تھے ان کے دل میں یہ بات آئی کہ مخدوم اپنا پس خوردہ عنایت فرما دیں تو میں فوراً کھا جاؤں۔ کفارے کے ساٹھ روزے رکھ لوں گا۔ حضرت مخدوم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، شیخ مینا تم قطب ہو گیا یہ مناسب ہے کہ میں تمہیں کسی نامناسب شے کا حکم دوں۔ مجھکو شریعت نے روزہ نہ رکھنا مباح کیا ہے۔ اگر رات میں کوئی چیز کھاؤں گا تو کچھ اس میں دوں گا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ منصب قطبیت حضرت مینا کو اپنے پیر دستگیر سے حاصل تھا اور مدت دراز سے رئیس درویشاں اور محب عارفاں شیخ قوام الدین بھی تھے جیسا کہ پیر دستگیر (شاہ مینا) کے ذکر میں مذکور ہو گا۔

حضرت مخدوم شیخ سارنگ کے دو خلیفہ تھے۔ ایک پیر دستگیر شیخ مینا اور دوسرے مخدوم شیخ حسام الدین صوفی فتحپوری۔ اسی طرح حضرت پیر دستگیر (شیخ مینا) کے بھی دو خلیفے ایک مخدوم عالم شیخ سعد قدس سرہ اور دوسرے آپ کے برادر زادہ و جانشین شیخ قطب الدین اور کوئی دوسرا خلیفہ نہ تھا۔ حضرت شیخ سارنگ عیال دار تھے۔ کئی صاحبزادے تھے کہ ان صاحبزادوں کی اولاد موضع مچکواں میں ان کے روضہ کی خادمی اور مجاوری کرتی ہے۔

شیخ سارنگ قولاً و فعلاً اپنے شیخ، حضرت قوام الدین کے متبع تھے ایک مرتبہ شیخ سارنگ طویل جبہ برساتی نما جیسا کہ علما میں مروج ہے

پہنے ہوئے تھے۔ مخدوم شیخ مینا نے دریافت کیا حضرت شیخ قوام الدین بھی اس قسم کا جبہ بارانی پہنتے تھے شیخ سارنگ نے فرمایا یاد نہیں اور فوراً اتار کر درزی کو دیا کہ اس کو تراش کر شلوار بنا دو۔

بندگی مخدوم شیخ سارنگ کی وفات شب پنجشنبہ اور دفن روز پنجشنبہ ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجری میں ہوئی۔

جس روز حضرت مخدوم شاہ سارنگ کا وصال ہوا۔ پیر دستگیر (شاہ مینا) نے خیال کیا میرے پیر نے ایسی جگہ انتقال کیا ہے کہ کوئی شخص نماز جنازہ میں شرکت کیلئے بھی حاضر نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ جگہ ویران ہے اور حضرت کو ازدہام خلق پسند بھی نہ تھا حضرت مخدوم نے فوراً چہرہ سے کفن ہٹلیا۔ اور فرمایا شیخ مینا فکر نہ کر اللہ کفایت کرنے والا ہے۔

جب جنازہ تیار ہو گیا برقعہ پوشوں کا ایک عظیم لشکر ہر طرف سے آنا شروع ہوا، باجماعت نماز پڑھی دفن کیا اور غائب ہو گیا۔

Marfat.com

ذکر بندگی مخدوم شیخ محمد قطب المشہور شیخ مینا لکھنوی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

جن کا قول یہ ہے کہ خراب دل سے اگر ایمان بھی صادر ہو کفر ہے اور اگر آباد دل سے کفر صادر ہو تمام تر ایمان ہے۔

منقول ہے کہ جب پیر دستگیر (شاہ مینا) پیدا ہوئے تو بندگی شیخ قوام الدینؒ نے ہندی زبان میں فرمایا "اوا مورا مینا" اسی سبب سے ان کا عرف مینا ہو گیا۔ بعض لوگوں سے اس طرح منقول ہے کہ پیر دستگیر (شاہ مینا) حضرت قوام الدین کے انتقال کے بعد پیدا ہوئے مخدوم قوام الدین نے ایک روز اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میرے بعد برادرم قطب الدین کو ایک بیٹا پیدا ہوگا جو قطب ہوگا اور میرا پسری خاندان اسی سے جاری و روشن ہوگا۔ تم اس کو دودھ پلاؤ گی اور میری خانقاہ اس کے حوالہ کر دو گی۔ بی بی صاحبہ نے کہا مدت ہوئی میرا دودھ خشک ہو گیا۔ بندگی مخدوم شاہ نے فرمایا تم کو کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ جب پیر دستگیر پیدا ہوئے بی بی صاحبہ کو بندگی مخدوم کی وصیت یاد آئی گود میں لے کر سینے سے قریب کیا۔ دودھ اس طرح رواں ہوا کہ تمام دیکھنے والیاں حیران تھیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس سال کے بعد یہ دودھ پیدا ہوا تھا۔

منقول ہے۔ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں بے وضو ہوتی تھی میاں مینا دودھ نہیں پیتے تھے۔ اور تمام مدت شیر خوارگی میں یہی حال رہا۔

بی بی صاحبہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ جب تین سال کے تھے تو جو پرندہ کو یا وغیرہ کی قسم سے ان کے سامنے سے گذر رہا ہوتا اس کو بلاتے فوراً چلا آتا اور ان کے سامنے بیٹھ جاتا۔ جب تک اس کو جانے کو نہیں کہتے نہیں جاتا تھا۔ جب چار سال چار مہینے کے ہوئے۔ ان کو مکتب میں بٹھایا گیا۔ معلم کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ولی اللہ ہیں، اس سبب سے ان کی تعلیم سے فکر مند نہیں رہتے تھے۔ دوسرے لڑکے پڑھتے تھے اور یہ مشغول رہا کرتے تھے۔ جب فرصت کا وقت ہوتا اور لڑکے استاد کے پاس پہنچ کر یکبارگی سلام کر کے روانہ ہوتے۔ دعا و سلام کی آواز پر پیر دستگیر حاضر ہوتے اور معلم کو سلام کر کے رخصت ہوتے۔

جب آپ کی عمر دس سال کی ہوئی بندگی مخدوم راجو قتال کے ایک خادم لکھنؤ آئے ہوئے تھے معرفت میں کمال نسبت حاصل تھی۔ انھوں نے پیر دستگیر (مخدوم مینا) کو بعض اشغال کی تعلیم دی۔ جب بارہ سال کے ہوئے قطب وقت ہوئے۔

ان کی قطبیت کا اعلان حضرت شاہ مدار کے واسطہ سے ہوا اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ قاضی شہاب الدین ساکن مقام ہیلائی جو دریاباد کا ایک دیہات ہے بعض قاضی شہاب الدین کی جگہ قاضی محمود کنتوری کا نام لیتے ہیں جو شاہ مدار کے مرید تھے۔ اور شہاب الدین

Marfat.com

آتش پرکالہ سے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ اپنے پیر سے ملنے جا رہے تھے راستے میں جب لکھنؤ پہنچے اکثر مخلوق اپنی حاجات کے سلسلے میں ان کی خدمت میں آئی۔ قاضی شہاب نے کہا میں اپنے پیر کی ملاقات کو جا رہا ہوں تم میں سے ہر ایک کی حاجت کو لکھ کر ان کے سامنے پیش کروں گا تاکہ جو جواب آئے ویسا ہی کیا جائے۔ قاضی شہاب حضرت شاہ مدار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند روز ٹھہرے پھر رخصت کے وقت ہر ایک کی حاجت کو جو کاغذ پر لکھی تھی پیش کی۔ حضرت شاہ مدار نے فرمایا کہ قاضی شہاب تم کو معلوم نہیں کہ ولایت شیخ مینا کے حوالہ ہوئی ہے ان لوگوں سے کہو کہ شیخ مینا سے رجوع کریں۔ قاضی شہاب نے کہا شیخ مینا کون ہیں حضرت شاہ مدار نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں پر تو مرغ کی چربی چڑھ گئی ہے۔ کیوں کہ قاضی شہاب کے پاس نذور و فتوح میں مرغ بہت آیا کرتے تھے۔ پھر حضرت شاہ مدار نے بتایا کہ یہ ایک کم عمر بچہ ہے جس کی عمر بارہ سال ہے اور ان کا حلیہ بھی بتایا۔ اور یہ فرمایا کہ یہ قطب ہیں۔ اور تم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ولایت میرے حوالہ ہے لیکن وہاں کے لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ تم جاؤ اور تمام لوگوں کو خبر کر دو کہ لوگ اپنی حاجتیں ان کے سامنے پیش کریں۔ تم بھی ان سے جا کر ملاقات کرو اور میرا دعا و سلام پہنچاؤ اور ایک مصلیٰ دیا کہ میری طرف سے شاہ مینا کو نذر پیش کرو حضرت شاہ مدار کا نام بدیع الدین ہے اور مدار لقب۔ یہ بزرگ اویسی نسبت تھے۔ سادات حسینی سے ہیں۔ والد کا نام ابو اسحٰق شامی اور والدہ کا نام بی بی ہو، جد بزرگوار حضرت زین العابدین ابو موسیٰ کاظم ابن جعفر صادق ابن محمد باقر ابن زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا رضوان اللہ علیہم

بعضوں نے شجرہ طریقت اس طرح لکھا ہے۔

شاہ بدیع الدین مدار ہو جاز من شیخ طیفور الشامی ہو جاز من ابی بکر الصدیق ہو جاز من خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نسبت علویہ ہ۔ بعضوں نے شیخ عبداللہ المکی ہو جاز شیخ ابو ربیع المقدسی ہو من شیخ یمین الدین الشامی ہو من اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب۔ واللہ اعلم۔

تاریخ وفات "ساکن بہشت" ہے کہ جس سے آٹھ سو انتیس ۸۳۹ برآمد ہوتا ہے۔

جب قاضی شہاب الدین لکھنؤ واپس آئے حاجتمند جمع ہوئے قاضی شہاب الدین نے کہا کہ میرے پیر نے فرمایا ہے کہ وہ ولایت شیخ مینا کے سپرد ہوئی ہے۔ وہ قطب ہیں تم لوگ ان کے پاس اپنے مہمات میں جایا کرو اس وقت قاضی شہاب الدین تمام حاجتمندوں کے ساتھ مخدوم مینا کی خدمت میں حاضر ہوئے ملاقات کی اور دعا و سلام کے بعد مصلی پیش کیا اور حاجتمندوں کیلیے سفارش کی اور مودب بیٹھ گئے۔ ایک حاجتمند فوراً کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا میرے پیر بیمار ہیں۔ پیر دستگیر نے دوات و قلم طلب کیا اور ہر حاجتمند کو دعا تعویذ وغیرہ دینے لگے۔ ایک حاجتمند جس نے پیر کی علالت کے متعلق عرض کیا تھا، اسی طرح کھڑا رہا۔ بندگی مخدوم نے سر جھکایا پھر بہت دیر کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا" بابا جاؤ صبر کرو ہر چند ان کی شفا میں نے درگاہ حق سے چاہی مگر حکم ملا کہ ان کی عمر اس قدر تھی اور یہ دوہا پڑھا۔

ٹوٹی پیت اکاس جتنا جوڑوں نہ جڑے ــــ جنھ سر جن کی آس لیے سر جن دو جن بھئی

Marfat.com

رسی اوپر سے ٹوٹ چکی ہے میں جوڑ نہیں سکتا۔ دوست نے دشمنی ابھار دی دوستی کا رشتہ توڑ دیا۔

اب آپکا کام روز بروز بڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد آپ مخدوم شاہ سارنگ کی خدمت میں گئے اور مرید ہوئے اور سالہا سال ان کی خدمت کرتے رہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سارنگ نے مخدوم مینا کو کسی کام سے کسی دیہات میں بھیجا، اس کام کو بحسن و خوبی انجام دے کر واپس ہوئے۔ مخدوم شاہ سارنگ نے فرمایا، اس دیہات میں ایک بزرگ بھی رہتے ہیں ان سے بھی ملے تھے؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ مخدوم شاہ سارنگ نے فرمایا جب کہیں جاؤ وہاں کے بزرگوں سے بھی ملا کرو۔ آپ نے عرض کیا ؎

ہمہ شہر پر زخوبان منم و خیال ماہے ۔۔۔ چکنم کہ چشم بد خو نکند بکس نگاہے

بندگی مخدوم شاہ سارنگ نے پیر دستگیر مخدوم شیخ مینا کو اجازت و خلافت عطا فرمائی کہ آپ اپنے مقام پر جاؤ اور یاد حق میں مشغول ہو۔

منقول ہے کہ پیر دستگیر (شیخ مینا) کے والد کے دو صاحبزادے تھے۔ شیخ احمد اور شیخ محمد المعروف بہ شیخ مینا، پیر دستگیر حصور رہے۔ حصور اس کو کہتے ہیں جو قدرت کے باوجود عورت کے قریب نہ جائے تاکہ نفس شہوات سے محفوظ رہے۔ شیخ احمد کے دو لڑکے ہوئے۔ ایک شیخ قطب الدین دوسرے شیخ فرید۔ شیخ قطب الدین کو پیر دستگیر (شیخ مینا) نے اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ آخر میں انہی کو انھوں نے اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا۔ آج کل ان کے نواسوں کے ہاتھ میں آستانہ کی خادمی ہے۔

منقول ہے کہ پیر دستگیر کو بیعت و خلافت سلطان العارفین شیخ سارنگ سے تھی۔ جملہ حرکات و سکنات میں اپنے پیر کے متبع تھے۔ اپنے پیر کے سوا کسی دوسرے کی طرف توجہ نہ کرتے تھے۔ فرماتے تھے۔ مرید اگر اپنے پیر کی زندگی میں کسی دوسرے کی اتباع اور تلقین کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو بہرہ ور نہیں ہوتا۔ پیر کی موجودگی کے باوجود کسی دوسرے سے محبت ہونی اور خلافت قبول کرنی جائز نہیں ہے۔ اگرچہ اپنے پیر کے ساتھ محبت و رابطہ قلبی بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو ترقی زیادہ نہیں ہوتی۔

جو رنج و مشقت کہ حضرت پیر دستگیر سے راہ خدا میں دیکھی گئی ہے وہ طاقت بشری سے باہر ہے بجز عنایت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جاڑے کے موسم میں جبکہ سردی شدت کی ہوتی بیدار رہنے کے لیے کہ نیند کا غلبہ نہ ہو۔ پانی میں لباس تر کر کے جسم پر ڈال لیتے اور حضرت قوام الدین کے صحن خانہ میں جہاں سرد ہوا نہایت تیزی سے آ رہی ہوتی وہاں بیٹھ جاتے۔ سردی شدت سے جسم پر اثر انداز ہوتی اور نیند کا غلبہ دور ہو جاتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ اپنی ٹوپی پانی میں تر کر کے اپنے منڈے ہوئے سر پر پہن لیتے۔ کبھی سنگ ریزہ جمع کر کے اس پر بیٹھتے۔ تمام رات عبادت خدا میں مشغول رہتے۔ جب بھی نیند کا غلبہ ہوتا ان سنگ ریزوں پر لوٹتے یہاں تک کہ نیند جاتی رہتی۔ معلوم ہے کہ سنگ ریزے پر کیا نیند آئے گی اور کیا آرام ملے گا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ بلند دیوار کے سرے پر بیٹھ جاتے تھے۔ گرنے کے خوف سے نیند نہ آتی تھی۔ تمام رات اللہ کی یاد میں گزرتی تھی۔ بعض اوقات جبکہ پانی گرم کر دیتے تھے اور نفس اس کی گرمی سے قدرے آرام حاصل کرتا، یا کچھ کاہلی اثر انداز

Marfat.com

ہوتی یا یہ خطرہ دل میں گزرتا کہ وضو میں قدرے تاخیر ہو جائے گی فوراً اٹھ جاتے گرم پانی چھوڑ دیتے اور سرد پانی سے غسل کرتے۔ کتنی راتیں صلوٰۃ معکوس میں گزرتیں صوم طے اکثر رکھا کرتے تھے کھڑاؤں پہنتے اور بارہ بارہ کوس پیدل چلتے تھے۔

مردان بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند　　　تو بیخبر کجا رسی از نفس پروری

قطب العالم حضرت سعد خیرآبادی فرماتے ہیں کہ پیر دستگیر کے عرس میں جو میں اس قدر طعام داری کرتا ہوں یہ مخلوق کیلیے کرتا ہوں ورنہ مجھ کو پیر دستگیر سے شرم آتی ہے کہ کبھی بھی پیر دستگیر نے بلاناغہ کھانا نہیں کھایا۔

پیر دستگیر کو چرب دار کھانے سے نفرت تھی یہاں تک کہ چربی یا روغن کی بو اگر دماغ میں پہنچتی تو تحمل نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اس کو مسکر سمجھتے تھے۔

منقول ہے کہ پیر دستگیر نے اربعینیات بہت کی ہیں لیکن ان کی شہرت نہ تھی صائم اور مشغول رہا کرتے تھے۔ لوگوں سے ملنے کیلیے باہر آتے تھے۔ خانقاہ میں تھوڑی دیر ٹھہرتے اور پھر حجرہ میں چلے جاتے اور مشغول رہتے۔ بعض اوقات انتیس روز گزرنے کے بعد اچانک کوئی عزیز یا معتقد آپکا جوٹھا پانی طلب کرتا۔ چونکہ پوشیدگی کا لحاظ رہتا تھا اسلیے نہیں کہتے تھے کہ میں روزہ دار ہوں۔ جو اس کی خوشی ہوتی وہی کر دیتے تھے۔ پھر نئے سرے سے اربعین کی نیت کرتے۔ اس قہر نفس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اربعین کی تکمیل سے نفس مغرور نہ ہو اور ایک مسلمان بھائی کی دل شکنی نہ ہو۔

بزرگان بیان کرتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر کی عادت تھی کہ نیند سے بیدار ہوتے ہی تیمم کرتے تھے پھر وضو کیلیے مستعد ہوتے۔ فرماتے تھے کہ آدم کی اصل خلقت مٹی اور پانی ہے۔ انہی دونوں سے آگ بجھتی ہے۔ کل قیامت میں بھی بڑی امید ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آخرت کی آگ کو بھی ان دونوں کی وجہ سے بجھا دے گا۔

حضرت پیر دستگیر کو اگرچہ ہر وقت وضو ہوتا تھا مگر ہر ایک دو گھنٹے کے بعد اٹھتے وضو کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ فرماتے تھے۔ تازہ وضو قساوت ظاہری اور تاریکی قلب کو دور کرتا ہے اور ایک تازہ نور دل میں پیدا کرتا ہے۔ کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے کڑھتا ہے۔ جب تک یہ پانی برتن میں رہتا ہے وضو کا ثواب اس شخص کے نام سے لکھا جاتا ہے۔

قطب العالم مخدوم شیخ فرماتے ہیں کہ بیس سال تک میں پیر دستگیر کی خدمت میں رہا۔ لیکن کبھی میں آپ کو پاؤں کھڑا کرکے یا پاؤں پھیلا کے بیٹھتے نہ دیکھا۔ ہمیشہ قبلہ رخ نماز کے ارادے میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی چیز اپنے لیے طلب کرکے کھائی ہو یا اپنے لیے کوئی فرمائش کی ہو یا اپنی خواہش اور پسند سے کوئی کپڑا اپنے لیے سلوایا ہو۔ یا یہ کہا ہو کہ یہ کپڑا اچھا نہیں ہے یا درزی پر خفا ہوں کہ یہ کپڑا ایسا کیوں سیا یا یہ کپڑا ایسا کیوں کر دیا۔ فرماتے تھے صوفی ہوائے نفس سے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ کپڑا پہنتا ہے۔ حاشا کلا ایسا شخص صوفی نہیں ہے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہزن ہے۔ کبھی اپنا جوتا قبلہ کی طرف نہ رکھتے تھے نہ اتارتے تھے

Marfat.com

منقول ہے۔ فرماتے تھے جو شخص کھانا پانی بغیر وضو کے کھاتا پیتا ہے شیطان اس میں شریک ہوجاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ جس کھانے میں شیطان شریک ہو اس سے طہارت باطنی اور سلامتی سینہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔

آپ کی عادت تھی کہ جب کھانے کا ارادہ کرتے وضو ہوتے ہوئے بھی تازہ وضو کر لیتے تھے۔ فرماتے تھے جو کھانا کہ باوضو کھایا جاتا ہے، وہ دل میں تسبیح کرتا رہتا ہے اور وہ کھانا دل کو منور اور روشن کر دیتا ہے عبادت میں کاہلی پیدا نہیں ہوتی ہے۔

جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے اس وقت بھی وضو کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو وضو کھانے کے بعد کیا جاتا ہے، گرانی شکم سے محفوظ رکھتا ہے۔ نورٌ علیٰ نور کا جلوہ دکھاتا ہے۔

پیر دستگیر کی یہ بھی عادت تھی کہ بے وضو گفتگو بھی نہیں کرتے تھے، نہ بے وضو کبھی سوتے تھے۔ فرماتے تھے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص باوضو سوتا ہے اس کے برابر فرشتہ سوتا ہے اور جب تک وہ سویا رہتا ہے فرشتہ دعا کرتا ہے اے خدا اس بندے کو بخش دے کہ یہ بندہ باوضو سویا ہے۔

یہ بھی عادت تھی کہ جب پہلو پر سوتے تھے بیدار ہوتے تو پھر دوسرے پہلو پر بے وضو نہیں سوتے تھے۔ اٹھ جاتے وضو کرتے دوگانہ ادا کرتے پھر سوتے۔ یا ذکر میں مشغول ہوجاتے۔ فرماتے تھے جس طرح قرآن ایمان و اسلام نور رکھتے ہیں وضو بھی نور رکھتا ہے۔

منقول ہے، فرماتے تھے، بہت زیادہ نماز پڑھنی۔ کثرت سے روزہ رکھنا، کلام مجید کی تلاوت کرنی ہر شخص سے ممکن ہے۔ لیکن درد محبت کا حاصل کرنا جو اس راہ کی اصل ہے ہر ایک کے بس کی بات نہیں، اس وقت یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

ما را ز مرید درد خواں می باید — نے زاہد و حافظ قرآں می باید
صاحب درد سوختہ جاں می باید — آتش زدہ بجانماں می باید

اس درد سے متعلق یہ اشعار بھی پڑھا کرتے تھے ؎

در سینہ چو درد یار دارم — صد ملک درین دیار دارم
اے درد مرو ز سینہ بیروں — زنہار کہ با تو کار دارم

ایک مرتبہ حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ مولانا عمدہ بدایونی جو بہت بڑے عالم صاحب عزت و جاہ تھے حضرت نظام الدین اولیا کے زمانے میں سیر و سیاحت میں مشغول رہا کرتے تھے، عنایت الٰہی جوان پر ہوئی تو سب کچھ ترک کر کے طریقہ ملامتیہ اختیار کر لیا۔ زنانہ لباس زنانہ سنوار، بناؤ کر کے ایک گال سیاہ ایک گال سرخ کر کے حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ زانو سے زانو ملا کر روبرو بیٹھ گئے، اور کہنے لگے مولانا نظام الدین آپ سے یہ سب کچھ ہوگا جو میں نے کیا ہے؟ ہمیشہ سجادہ کبر اور نہالچہ رعونت پر بیٹھتے رہتے ہیں۔ اور خود کو سالکان، طالبان اور صادقان میں شمار کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت نظام الدین اولیا خاموش رہے۔ مولانا عمدہ نے مکرر سہ کرر یہی بات کہی پھر کہا مولانا جواب کیوں نہیں دیتے؟
حضرت نظام الدین اولیا نے فرمایا" جو کام آپ نے کیا ہے سہل ہے۔ یہ بیہودہ عورتوں اور مخنثوں کا کام ہے۔ لیکن مردان خدا کا کام دوسرا ہے۔

مولانا عمدہ کو تعجب ہوا پوچھا کہ وہ کیا کام ہے۔ حضرت نظام الدین اولیا نے فرمایا: "مردان خدا کا کام یہ ہے کہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کے درد عشق کی آگ میں جلتے ہیں۔ دل کے پاسباں رہتے ہیں کہ خطرات سے محفوظ رہے"۔

حضرت پیر دستگیر شیخ (مینا) نے فرمایا ایک مرتبہ ایک شخص شیخ الاسلام حضرت شیخ نظام الدین اولیا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک بزرگ کا تذکرہ کرنے لگا۔ کہ وہ ایسا کشف رکھتے ہیں اور ایسی ایسی ان کی کرامتیں ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیا نے دریافت فرمایا "آں دارد"؟ یعنی عشق۔ صوفیا کی اصطلاح میں عشق کیلئے "سوہ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین (چراغ دہلی) فرماتے ہیں "چوں محبت شد ہمہ شد" جب محبت ہوئی تو سب کچھ ہوا اور آپ نے یہ بھی فرمایا "ہمارے خاندان میں دو چیزیں ہیں، ایک محبت دوسرے اتفاق"، ایک مرید نے پوچھا محبت کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ آپ (چراغ دہلی) نے فرمایا۔ اللہ کی عنایت سے۔ مرید نے دریافت کیا۔ اس کے علاوہ دوسری چیز؟ فرمایا "احسان" مرید نے پوچھا کوئی ایسا ورد نہیں ہے جس کے پڑھنے سے اللہ کی محبت پیدا ہو؟ آپ نے فرمایا "جو شخص بعد نماز عصر پانچ بار سورۂ نبا یعنی سورۂ عم روزانہ پڑھے گا اس کو اللہ کی محبت حاصل ہوگی اور آپ (چراغ دہلی) نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام شیخ نظام الدین اولیا سے سنا ہے کہ جو شخص مسبعات عشر کے بعد یہ دعا پڑھے "اللھم ارزقنی حبا لک و امتنی حبا لک واحشرنی تحت اقدام احبائک" اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر اسی دعا کو پڑھے۔ اللہ اپنی محبت میں اسیر فرمائے گا۔

پھر فرمایا انسان کو اپنی کوشش جاری رکھنی چاہیے عطا و بخشش کا تعلق اللہ کے ساتھ ہے۔

اندریں رہ اگر تواں نکنی جان بدہ جان بدہ زیاں نکنی

اے عزیز سالکان راہ طریقت نے عشق و محبت کے درمیان فرق بتایا ہے۔ عشق انتہائے محبت کو کہتے ہیں۔ محبت کی ابتدا موافقت سے ہے۔ (پھر مدارج ہیں) پھر میل کا مرتبہ ہے اس کے بعد موانست ہے پھر مودت پھر مواصلت کی منزل ہے۔ اس کے بعد مقام خلت ہے۔ اس کے بعد محبت۔ اس کے بعد شفقت اس کے بعد مرتبۂ وہم، اسکے بعد مرتبۂ ولہ اور آخری مرتبہ عشق ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی تشریح رسالہ مکیہ کی شرح میں موجود ہے۔

پیر دستگیر نے فرمایا لفظ عشق عشقہ سے ماخوذ ہے یہ ایک بیل ہے جو تر و تازہ درختوں پر لپٹی ہے۔ درخت کو خشک کر دیتی ہے اور خود تر و تازہ رہتی ہے یہی حال عشق کا ہے جس جسم پر لپٹ گیا غیر محبوب کو خشک کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا، عشق و محبت خدا، یا غیر

Marfat.com

شرعی امور سے رہائی اللہ کی مدد اور توفیق ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایک عجیب و غریب اور نصیحت آموز واقعہ بیان فرمایا۔

ایک مرتبہ قاضی شہاب الدین شاہی لشکر کے ساتھ جارہے تھے۔ راستے میں پڑاؤ تھا۔ تقاضائے حاجت کی وجہ سے صحرا کی طرف گئے۔ راہ میں قحبہ خانے کی طرف سے گزر ہوا، ایک خیمے سے رونے کی آواز آرہی تھی، حیرت ہوئی اس طرب آباد میں گریہ وزاری کیسی؟ آواز اتنی دل دوز تھی کہ آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی گھوڑے کو روک لیا۔ اتر پڑے، دیر تک متامل رہے مخلوق کے خوف اور لوگوں کی بدگمانی کے ڈر سے خیمے کے اندر جانے کی ہمت نہ ہو رہی تھی لیکن جب دیر ہوئی تو طبیعت نہ مانی، خیمے کے اندر چلے گئے۔ دیکھا ایک طوائف بیٹھی رو رہی ہے۔ آپ کو دیکھ کر اس نے کہا جاؤ جاؤ میں آجکل اچھی نہیں ہوں۔ یہ میرے ایام ماہواری کے دن ہیں معذور رہوں، تم سے پہلے بھی ایک آشنا آیا تھا اس کو بھی یہی کہہ کر واپس کر دیا ہے۔ تم بھی واپس جاؤ۔

قاضی شہاب نے کہا دیکھو میں ایک سن رسیدہ آدمی ہوں میرے لباس کو بھی دیکھو صالحین کا لباس ہے۔ میں بد وضع بدقماش نہیں ہوں جو تم ایسا گمان کرتی ہو۔

اس نے پوچھا تم کس لیے آئے ہو؟

قاضی صاحب نے کہا مجھ کو تمہارے رونے کی آواز کھینچ لائی ہے۔ آخر تمہارے رونے کا سبب کیا ہے؟ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب آپ نے بہت اصرار کیا تو اس نے کہا محترم! آج میرے دل میں یہ خیال آیا کہ دنیا میں لوگ مجھے فاحشہ کہتے ہیں کل قیامت میں خدائے تعالیٰ اس نام کی بنا پر مجھے عذاب نہ دیدے۔

قاضی صاحب نے کہا نام کا کیا اعتبار ہے جبکہ تم ایسے قبیح فعل میں مبتلا نہیں ہو۔

اس نے کہا نعوذ باللہ منہا لوگ آتے ہیں، میں نوع بنوع حیلے کر کے ان کو لوٹاتی ہوں اور خود کو اس فعل قبیح سے بچاتی ہوں۔

قاضی صاحب نے پوچھا اے ولیہ تم آزاد ہو، یا کسی کی باندی ہو۔

اس نے جواب دیا، ایک شخص کی باندی ہوں اس کے کہنے کے مطابق یہاں آکر بیٹھی ہوں تمام روز مصلے پر بیٹھی عبادت الٰہی میں مشغول رہتی ہوں۔ جب شام ہوتی ہے یہاں سے روانہ ہوتی ہوں۔ چار چتیل درم جو روزانہ میرے آقا نے مجھ پر مقرر کیا ہے۔ مصلے پر پاتی ہوں اور اپنے آقا کو جا کر دیدیتی ہوں۔

پھر مخدوم قاضی شہاب نے پوچھا اگر کوئی آشنا رات کے وقت آتا ہے اور تمہارا مالک تم کو اس کے پاس بھیجنا چاہتا ہے تو کیا کرتی ہو۔

اس نے جواب دیا کہ میں اٹھتی ہوں کہ مکان میں جاؤں لیکن اتنا شدید بخار آتا ہے کہ مجھے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ بالکل بے خبر

Marfat.com

ہو جاتی ہوں۔ اس طرح بفضل خدا اس خیانت سے بچ جاتی ہوں۔

پیر دستگیرؒ نے فرمایا صوفیا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی ان پر جور و ستم کرتا ہے، یا چور ان کا مال لیجاتا ہے تو اس کے لیے بد دعا نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی بد دعا کرے گا تو توکل باطل ہو جائے گا۔ اگر چوری ہو یا مال گم ہو جائے تو غمگین ہونے کے بجائے یہ کہے اس میں دین و دنیا کی کوئی بھلائی پوشیدہ ہوگی جب ہی مال چوری ہوا ہے یا گم ہوا ہے۔

ایک مرتبہ مریدنے آپ (شیخ مینا) کو ایک گھوڑا نذر کیا۔ رات کو چور آئے اور چرا کر لے گئے۔ جب چوروں کو یہ خبر ملی کہ یہ گھوڑا مخدوم شاہ مینا صاحب کا ہے، تو کہلا بھیجا کہ آپ کا گھوڑا ہمارے پاس ہے کچھ دیجئے تو میں آپ کو واپس کر دوں۔

آپ نے جواب دیا کہ خدا کا منشا یہی تھا کہ گھوڑا چوری ہو جائے۔ اس میں کچھ بھلائی ہی پوشیدہ ہوگی۔ میں نے تو چوری ہی کے بعد یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جس نے چرایا ہے میں نے اس کو دیدیا ہے۔ دی ہوئی چیز واپس نہیں ہوتی۔ میں گھوڑے سے در گزرا۔ اس کو بیچو اور کھاؤ۔ مجھے اس گھوڑے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

منقول ہے کہ کسی حاضر مجلس نے حضرت پیر دستگیر سے دریافت کیا کہ حضرت سری سقطی کا قول ہے کہ بندے کو اپنا گناہ فراموش نہ کرنا چاہیے۔ اور توبہ میں مشغول رہے۔ اور حضرت جنید فرماتے ہیں کہ گناہوں کو فراموش کر دینا چاہیے۔ ان دونوں قولوں میں تضاد ہے۔

حضرت پیر دستگیر نے فرمایا تضاد نہیں ہے۔ سری سقطی نے مبتدی کے متعلق کہا ہے توبہ میں مشغول رہے تاکہ عبادت و ریاضت میں عجب و غرور نہ پیدا ہو۔ اور جنید منتہی کی بات کرتے ہیں جس کو اللہ نے مقام بلند پر نواز دیا ہے۔ اس مقام میں گناہ کو فراموش کر دینا چاہیے۔ وہ مقام قرب کا ہے۔ وہاں ایسا ذکر جائز نہیں ہے۔ لان ذکر الجفاء فی حالۃ الوفاء جفاءٌ ورنہ اس مقام سے الگ ہو کر سب ہی کیلئے توبہ استغفار ہے

منقول ہے کہ ایک روز ادب کا ذکر نکل آیا پیر دستگیر نے فرمایا نفس ادب کے باب میں لوگوں کا تین گروہ ہے۔

اول اہل دنیا:۔ ان کا ادب یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت، علم و اسرار و معانی کو حاصل کریں، جن میں یہ خصائل نہیں ہوتے ان کو بے ادب کہتے ہیں۔ زہے کم بینی و نادانی کہ بس اسی ادب میں رہتے ہیں اہل شریعت اور اہل خصوص کے ادب کی حصول کی ہمت نہیں کرتے ہیں۔

دوسرا گروہ اہل شریعت و دین کا ہے۔ علوم کی تحصیل، ریاضت نفس، اعمال جوارح کا لحاظ، طبیعت کی پاکیزگی۔ حدود الٰہی کی نگہداشت۔ ترک شہوات و شبہات سے کنارہ کشی، حسنات و خیرات کی طرف میلان یہ اہل شریعت کا ادب ہے۔

تیسرا گروہ اہل خصوص کا ہے ان کا ادب دل کی نگہداشت، کہ ہمیشہ دل کی پاسبانی کرتے ہیں۔ اور ان اسرار کی نگہبانی جو اللہ کی طرف سے ان کے دلوں پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہ کام سب سے مشکل ہے۔ وہ نفاق سے دور ہیں، ظاہر و باطن میں یکسانی کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا ہے کہ بعض اہل سلوک صفت و نفاق کے دور کرنے میں عاجز رہے ہیں تو انھوں نے کمر میں زنار باندھ

Marfat.com

لی ہے اور کہا ہے۔ اگر مسلمان نہ رہوں گا تو منافق بھی نہ رہوں گا۔

منقول ہے حضرت سعد خیر آبادی نے حضرت پیر دستگیر مخدوم شیخ مینا قدس سرہٗ سے دریافت کیا کہ "علما اور مجتہدین دنیا میں بہت ہوئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟"

حضرت مینا قدس سرہٗ نے جواب میں فرمایا، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں نے خواب دیکھا ہے۔ حضرت مصطفیٰؐ نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے؟

اس نے کہا میں نے دیکھا ایک خیمہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہے۔ اس خیمے کی چار طنابیں ہیں اور ایک ایک طناب ایک ایک شخص کے ہاتھ میں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلق خیمہ دین اسلام ہے اور چار طنابیں جو دیکھیں یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے بعد ظاہر ہوں گے۔

منقول ہے کہ حضرت پیر دستگیر نے فرمایا، ایک مرتبہ موسیٰؑ نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی۔ الٰہی وہ عبادت سکھا دے جس میں تکلیف و مشقت ہو۔ رب العزت کا حکم ہوا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ موسیٰؑ نے کئی ہزار مرتبہ پڑھا۔ پھر درخواست کی کوئی ایسی عبادت کی تعلیم دیجئے جس میں انتہائی مشقت ہو اس کلمے سے تو مجھے راحت و مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ فرمان الٰہی پہنچا۔ اے موسیٰ اس کلمے کے رنج و مشقت کو فرعون سے پوچھو۔ میں نے تم پر آسان کر دیا ہے۔ تمہارے دل کو پاک صاف کر دیا ہے۔ اس لیے یہ کلمہ تم کو آسان معلوم ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ پیر دستگیر نے فرمایا۔ .... مصطفیٰؐ نے فرمایا "الدنیا خمر الشیطان ممن سکر منہا لا اصحوا الا بذہابہ" دنیا شیطان کی شراب ہے جس پر اس کا نشہ چڑھا وہ ہوش میں نہیں آتا مگر اس دن) جب وہ یہاں سے چلا جائے گا۔

نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب دنیا مردار ہے اور اس کا طلبگار کتا ہے۔

منقول ہے پیر دستگیر فرماتے تھے، عشق آمدنی بھی ہے اور آوردنی بھی۔ آمدنی یہ ہے کہ از خود بے اختیار اور بغیر کسب کے اللہ اپنے بندے کو اپنے عشق میں مبتلا کر دیتا ہے۔ آوردنی وہ کہ اپنے اختیار اور کسب سے حاصل کرتے ہیں کہ خانہ دل میں منتظر بیٹھتے ہیں۔ ع

رو خانہ روب کہ شاہ سحرگاہ آید (کذا)

حضرت پیر دستگیر نے فرمایا طعام حلال اور چیز ہے اور طعام پاک اور چیز ہے۔ اس کے بعد یہ حکایت بیان فرمائی۔ ایک بزرگ ایک بادشاہ کے دسترخوان پر مہمان ہوئے۔ جب دسترخوان چن گیا۔ ان بزرگ نے اپنی آستین سے چند روٹیاں نکالیں اور کھانے لگے۔ بادشاہ نے کہا یہ کھانا حلال طریقے پر فراہم کیا گیا ہے کیوں نہیں کھاتے۔ کھائیے۔

ان بزرگ نے کہا واللہ اعلم حلال ہو گا، پاک نہ ہوگا، کیوں کہ میرا دل اس پر فتویٰ نہیں دے رہا ہے۔ بادشاہ نے رعونت سلطانی میں آکر کہا بار بار کہہ رہا ہوں، مگر آپ کھاتے نہیں ہیں۔ کھائیے اس کھانے سے آپ کا ایمان نہیں جائے گا۔ ان بزرگ نے فرمایا ایمان نہیں

Marfat.com

جائے گا مگر حلاوت ایمانی چلی جائے گی۔

پیر دستگیر نے فرمایا، درویش کو چاہیے فضول گفتگو سے احتیاط کرے اس کے بعد یہ حکایت بیان فرمائی۔ ایک بزرگ نے چاہا کہ ایک مرید کو خرقہ خلافت پہنا کر دعوت وارشاد کیلئے متعین کرے۔ چند بزرگوں کو جمع کیا کہ ان کی موجودگی میں خرقہ خلافت پہنائیں اور مسند رشد و ہدایت پر بٹھلائیں۔ ہوا گرم تھی اور آفتاب کی تابش تیز تر تھی۔ اس شخص کی زبان سے نکل گیا کہ کس قدر سخت گرمی ہے۔ ہر ایک بزرگ جو جمع ہوئے تھے سب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یہ شخص اس لائق نہیں کہ یہ کام کر سکے لغو اور بے فائدہ بات کرتا ہے اس گفتگو میں کیا نفع تھا۔

منقول ہے کہ امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ فضول گوئی سے بچنے کے لیے ریزہ منہ میں رکھا کرتے تھے۔ جو نماز ذکر اور کھانے کے وقت منہ سے نکال لیتے تھے ورنہ کسی وقت بھی منہ سے نہ نکالتے تھے اور یہ سب اسلیے کرتے تھے تاکہ لایعنی گفتگو سے محفوظ رہیں۔

منقول ہے کہ حضرت مخدوم شیخ مینا قدس سرہ جب کسی کو مرید کرتے تو یہ ہدایت فرماتے جو کچھ اللہ نے حکم کیا ہے اس پر عمل کرو۔ جس سے منع کیا ہے اس سے بچو۔ غسل جمعہ، نماز با جماعت، روزہ ایام بیض اور چار رکعت نماز چاشت کا اپنے کو پابند بنا لو۔

حضرت پیر دستگیر جب اس آیت کی تفسیر بیان کرتے فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم، تو یہ دوہرہ بھی پڑھتے تھے۔

اوٹھت بیٹھت سب کیجیے ۔۔۔ کسی پور کھا مر نہ کیجیے

پیر دستگیر مخدوم مینا قدس سرہ نے اپنی تصنیف کردہ کتاب نوادر اسالکین میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں میں حضرت یوسف چشتی کی خدمت میں تھا، بزرگوں کا تذکرہ چھڑ گیا۔ اسی اثنا میں ایک شخص حضرت یوسف چشتی کی خدمت میں بیعت کے ارادے سے آیا قدمبوس ہوا، حکم ہوا بیٹھ جاؤ، کیسے آئے۔ اس نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس وقت خواجہ یوسف چشتی کسی اور عالم میں تھے۔ آپ نے فرمایا ایک کام کرو تو میں مرید کر لوں۔ اس نے کہا فرمائیے آپ نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہو۔ اسی طرح ایک بار اقرار کرو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ چونکہ وہ مرید راسخ تھا اس نے اسی طرح کہہ دیا۔

اس کے بعد آپ نے اس کو مرید کر لیا خلعت و نعمت عطا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا میاں میں کون ہوں۔ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔ اصلی کلمہ یہی ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن یہ جانچنے کیلیے کہ تم کو کس قدر میرے ساتھ اعتقاد ہے۔ یہ سخت امتحان میں نے لیا۔ جب تمہاری عقیدتمندی کی تصدیق ہوگئی تو مجھے اطمینان ہوا تو میں نے مرید کر لیا مرید کو ایسا ہی راسخ العقیدہ ہونا چاہیے۔

حضرت مخدوم مینا قدس سرہ دوپہر کے وقت مکروہ وقت میں سجدے پر سجدے کرنے لگے۔ (نماز پڑھنے لگے) یاران و مصاحبان میں جو لوگ موجود تھے کہنے لگے مکروہ وقت میں سجدہ منع ہے۔ حضرت دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر کہنے لگے۔ عزیز خدا کیلئے کچھ نہ کہو خموش رہو اس وقت معشوق نگاہوں میں ہے اس وقت مجھ میں تاب نہیں ہے کہ اس کو دیکھوں اور سجدہ نہ کروں۔ اسکے بعد آپ نے یہ دوہرہ پڑھا۔

Marfat.com

سائیں جب چڑھے جب آئے ریت کریت نہ دیکھن جائے

پیر دستگیر قدس سرہٗ نے فرمایا۔ صفائے باطن کے ساتھ جب ذکر کیا جاتا ہے تو بلاؤں کی سختی فراموش ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ حکایت بیان فرمائی۔

حضرت کلیت بنجاری نے ایک روز اپنے ملازم سے فرمایا۔ دیکھو میرے جسم میں کوئی ایسی جگہ بھی ہے جو گرم نہ ہو، مگر زبان جو گرم نہیں ہے۔ ملازم نے کہا ایسا ہی ہے۔ حضرت کلیت بنجاری نے فرمایا ہاں کلیب ایسا ہی ہے کہ تمام جگہ گرم ہے۔ مگر زبان کو ذکر و شکر کیلیے مخصوص کیا ہے اور دل کو فکر و حضوری کے لیے۔ جس کی وجہ سے بلاؤں کی سختی ہیچ ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت کلیت بنجاری کسی سفر میں ایک میدان میں مقیم تھے۔ ایک رات چند افراد گئے اور ان کے گرد جمع ہو گئے کہ اس حالت میں خدا سے وہ کیا کہتے ہیں کان لگائے ہوئے تھے۔ لوگوں نے سنا وہ کہہ رہے تھے۔ میرا نام کلیت ہے۔ مخدوم سے موسوم ہوں میری غذا فاقہ کشی کے بعد ہے۔ تو جبریل علیہ السلام اس میدان بلا میں کہاں ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ دعویٰ محبت میں میرا مقابل کون ہے۔

لوگوں نے یہ حکایت بھی کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ممشاد دینوری بیمار ہوئے۔ بلاؤں میں مبتلا تھے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کی تکلیف کیسی ہے۔ آپ نے فرمایا تکلیف سے پوچھو کہ وہ مجھ کو کیسا پا رہی ہے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کے دل کا کیا حال ہے؟ فرمایا تیس سال ہوئے کہ دل گم کر چکا ہوں، سختی، تکلیف اور دل کا حال کیا پوچھتے ہو؟

منقول ہے پیر دستگیر نے فرمایا۔ کسی مرید نے اپنے پیر سے کہا چاہتا ہوں کہ ایک اجنبی کی طرح اس مکان میں جاؤں اور کچھ روز ٹھکران زر (دولتمند) کو دیکھوں۔ پیر نے کہا اگر وہاں سے واپس نہ آنے دیں تو کیا کرو گے؟

منقول ہے کہ پیر دستگیر میں جو شان حلیمی تھی مصطفیٰ کے ولشاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک حجام ہاتھ میں اینٹ لیے ہوئے غصے سے بدست گالیاں دیتا ہوا آپ کے پاس آیا، آپ نے کچھ رقم اس حرکت کے جواب میں اس کے ہاتھ میں رکھ دی اور چھٹکارا حاصل کیا۔ وہ دوڑ کر آیا اور آپ کے قدموں میں گر گیا۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں تحفتہً کھیرے لایا۔ آپ نے چکھا سخت تلخ تھا خود کھا گئے۔ اسی طرح ہر ایک کو چکھا سب تلخ کسی کو نہ دیا۔ یہ بات چونکہ خلاف عادت تھی اسلیے لوگوں کو تعجب ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ سب تلخ تھا اسلیے نہیں دیا کہ حاضرین مجلس میں کوئی تلخی کی شکایت کرے اور لانے والے کو شرمندگی نہ محسوس ہو۔

منقول ہے حضرت پیر دستگیر فرماتے تھے۔ جس زمانے میں میں حضرت قوام الدین قدس سرہٗ کے روضے پر مقیم تھا بہت پریشان خاطر رہا کرتا۔ کبھی ایسا ہوتا مسافران بہت آجاتے کھانا تھوڑا ہوتا وہی سامنے رکھ دیتا پھر چراغ کی روشنی درست کرنے کے بہانے سے اٹھتا، چراغ بجھا دیتا، تاریکی میں سب کھانے میں مشغول ہوتے میں ہاتھ ڈالتا لیکن کھاتا نہ تھا تاکہ سب سیر ہو جائیں۔ میں اس طرح بھوکا رہ جاتا ایک

Marfat.com

روز کسی فقیر مخدوم کی درگاہ میں اترے۔ والدہ حیات تھیں میں نے کہا مہمان آگئے ہیں کچھ کھانے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا ہوگا تلاش کرو۔ میں نے تلاش کیا بہت مختصر سا آٹا ملا میں نے کہا روٹی پکا دیجیے۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ مگر اس مختصر آٹے کی روٹی پکنے میں بہت تاخیر ہوئی۔ جب کھانا تیار ہوگیا والدہ کے پاس گیا اور دریافت کیا اتنے مختصر آٹے پکانے میں اتنی دیر کیوں ہوئی۔ فرمانے لگیں تمہارے سب ہی بھانجے جاگ اٹھے تھے۔ میں نے خیال کیا ان کے سامنے پکاؤں گی تو یہ بھی مانگیں گے اس طرح مہمانوں کے کھانے میں اور بھی کمی ہوجائے گی۔ بچوں کو سلانے میں مشغول ہوگئی جب سوگئے تو اس وقت روٹی پکائی۔ لیجا کر مہمان کو کھلاؤ۔ میں نے وہی مختصر کھانا مہمانوں کو کھلایا۔ لیکن ان بچوں کے بھوکے رہنے سے دل بہت محزون رہا۔

پھر مخدوم فرمانے لگے۔ اس وقت یہ فارغ البالی جو مجھے حاصل ہے۔ وہ میرا گمان ہے کہ اسی رات کا صدقہ ہے اور یہ روشنی جو اس وقت نظر آتی ہے، وہ والدہ کی خدمت کی بدولت ہے۔

منقول ہے پیر دستگیر نے فرمایا۔ ایک بزرگ خراسان سے شام گئے دریافت کیا یہاں کوئی عالم متقی ہے کہ میں ملاقات کروں۔ لوگوں نے شیخ سعد الدین مفسر کا نام لیا۔ جب وہ بزرگ وہاں پہنچے دیکھا گوبر پانی میں گھول رہے ہیں تاکہ مکان کی دیوار لیپیں۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً واپس لوٹ گئے اور کہا کیسے عالم و متقی ہیں کہ ایسی پلیدی کو دیوار میں لگائیں گے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؀

منقول ہے ایک مرتبہ حضرت سعد قدس سرہٗ اپنے پیر شیخ مینا سے رخصت ہوکر اپنے وطن اذنام میں اپنے والدین سے ملاقات کیلیے جارہے تھے۔ برسات کا موسم تھا جب قصبہ موہان کے قریب پہنچے دیکھا ہر طرف جل تھل ہے۔ جدھر نگاہ جاتی پانی ہی پانی، سیلاب ہے کہ اپنی شدت سے رواں ہے فرماتے تھے میں گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے چاہا کہ گھوڑے پر چڑھے ہوئے ہی پانی پار کرلوں۔ گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ ابھی چند ہی قدم گیا تھا کہ گھوڑے نے ٹھوکر لی۔ میں گھوڑے سے گر پڑا۔ پانی غرقاب تھا۔ ڈوبنے لگا۔ پیر دستگیر کو یاد کیا ان کو اپنا شفیع گردانا۔ اور اللہ سے دعا کی۔ حضرت پیر دستگیر کو قریب پایا۔ انھوں نے اس غرقاب سے نکال کر آگے ڈال دیا۔ میرے وہ ساتھی جو تیرنا جانتے تھے، کھینچ کر باہر لائے۔

حضرت سعد خیرآبادی اپنا ایک دوسرا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ تھا، مجھے سخت بخار آیا ہوا تھا۔ چند روز فاقے بھی کیے حالت نہ بدلی۔ تپ غالب ہی رہی تیرہویں رمضان شریف کو حالت بہت تشویشناک ہوگئی۔ بے چینی سخت تھی۔ نہ زمین میں قرار نہ آسمان میں چین۔ یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ ایک شخص کو پریشانی کی حالت کہہ کر پیر دستگیر کی خدمت میں بھیجا۔ پیر دستگیر حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کے عرس کیلیے کھانے کے انتظام میں مشغول تھے۔ تلپسند کہ یہاں سے تقریباً ایک روٹی روغن اور شکر میں تر بہ تر آئی ہوئی تھی ایک روٹی میرے پاس بھیجدی اور فرمایا سب کی سب کھاجاؤ ایک ذرہ بھی نہ چھوڑو۔ طبیعت ناساز اس پر کئی دنوں کا فاقہ۔ طبیعت کھانے کی طرف بالکل مائل نہ ہوتی تھی۔ مگر حکم کی پابندی اور عقیدتمندی کی وجہ سے طبیعت پر جبر کرکے میں سب کھا گیا۔ خدا کرنی تھی کہ مجھے

Marfat.com

نیند آگئی۔ میں نیند ہی میں تھا کہ مجلس سماع شروع ہوگئی۔ میری آنکھ کھلی دیکھا بخار بالکل نہ تھا۔ میں اٹھا وضو کیا اور محفل سماع میں حاضر ہوگیا۔ صوفیان سماع سن رہے تھے میں کھڑا تھا۔ قوال نے یہ شعر پڑھا۔

رفتم بہ کلیسائے ترسائے جہود ترسا و جہود را رخ بتو بود

مجھے ذوق پیدا ہوا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اور سماع سننے لگا۔ جب دیر کے بعد میں بیٹھا تو پیر دستگیر نے مجھے پکڑا اور اپنے کمرے میں لے گئے وہاں مجھے قرار آیا۔ محفل سماع برخواست ہونے کے بعد اپنی سیاہ دستار اپنے سر سے اتار کر مجھے عنایت فرمائی۔

منقول ہے پیر دستگیر نے فرمایا۔ ابدالوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کو اپنی جماعت میں لینا چاہتے ہیں تو تصفیہ قلب کیلئے زعفران آش میں ملا کر اس شخص کو پلا دیتے ہیں۔ اس کو اثر ظاہری و باطنی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس ایک چیز اور بھی پائی جاتی ہے جو پانی کی طرح ہوتی ہے۔ یہ کئی رنگ کی ہوتی ہے سفید بھی سرخ بھی زرد بھی اور سیاہ بھی۔ بوزن چند درم یہ بھی مستعمل ہے سیاہ، روشن اور خوش منظر ہوتی ہے۔ یہ چیز ایسی خوشبو ہوتی ہے کہ کیا کوئی چیز ایسی ہوگی۔ نہایت مفرح قلب، ان لوگوں سے لوگوں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ ان لوگوں نے کہا۔ . . . . بنی اسرائیل ایک درخت ہے یہ اس درخت کا پانی ہے۔

منقول ہے ایک بڑھیا شدید کھانسی میں مبتلا تھی کہ زندگی دوبھر۔ حضرت سے اس نے عرضِ حال کیا، فرمایا گائے کا گھی کھاؤ۔ چند روز اس نے کھایا بالکل صحت مند ہوگئی۔

پیر دستگیر حضرت مخدوم شیخ مینا قدس سرہٗ کا وصال ۸۸۴ھ میں ہوا۔ در بست و سوم[۲۳] ماہ صفر سنہ اربع و ثمانین و ثمانمائۃ۔

••

Marfat.com

ذکر مخدوم قطب العالم شیخ سعد خیرآبادی قدس سرہٗ

آپکے جدِ اعلیٰ قاضی قدوہ روم سے ہندوستان آئے تھے۔ بادشاہ وقت نے اودھ کا ایک علاقہ جاگیر میں دیدیا تھا۔ اور اسی شہر میں ان کا مدفن بھی ہے۔ اُن کے ہمراہ کثیر جماعت آئی تھی جسمیں علماء بھی تھے۔ بلکہ کئی دایہ اور غلام بھی دانشمند تھے۔

مشہور ہے کہ ایک دانشمند ایک مسئلہ میں بہت غلطاں و پیچاں تھے، کسی دانشمند سے وہ مسئلہ حل نہ ہو رہا تھا۔ قاضی قدوہ کے دروازے پر آئے۔ قاضی صاحب زنان خانہ میں تھے۔ ایک ماما دروازے میں جھاڑو دے رہی تھی۔ دانشمند نے کہا قاضی صاحب کو خبر کرو۔ کنیز نے پوچھا کیا کام ہے؟ دانشمند نے کہا تو کیا جانتی ہے جا اور قاضی صاحب کو خبر کر۔ جب کنیز اور دانشمند کے درمیان دو ایک گفتگو ہوئی تو دانشمند نے اپنا مقصود بیان کر دیا۔ اس نے فوراً مسئلہ کا جواب دیا، اور کہا یہ قاضی صاحب سے پوچھنے کی کون سی چیز ہے۔؟ میں آپکے جواب کیلیے کافی ہوں۔ دانشمند کو انتہائی حیرت ہوئی اور اپنے مکان لوٹ گئے۔

ہندوستان میں قاضی قدوہ کی اولاد بہت ہوئی اور اب بھی موجود ہے۔ قطب العالم نے اپنے رسالہ شرح رسالہ مکیہ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

"اکثر شجرہ قاضی قدوہ کہ من یکے از اولاد قاضی مذکور نور اللہ مرقدہٗ (ہستم) بہ بینی، بدانی عین صورت لوح محفوظ است"۔ (یعنی سب ہی شجرے یکساں ہیں کوئی فرق نہیں۔)

اولاد کی تفصیل اس طرح ہے۔ قاضی قدوہ کے تین بیٹے تھے۔ قاضی موفق، جو قصبہ اونام میں متوطن ہوئے۔ قاضی اعز الدین رسولی میں مقیم ہوئے۔ قاضی نظام الدین نے سرسند میں بود و باش اختیار کی۔

قاضی موفق کے چار لڑکے ہوئے۔ قاضی علاء الدین، قاضی نصیر الدین، قاضی تاج الدین، قاضی زین الدین۔ حضرت سعد خیرآبادی قاضی موفق کی اولاد میں ہیں۔ قطب العالم شیخ سعد خیرآبادی بن قاضی بدھن بن شیخ محمد بن مسعود بن زین الدین بن موفق بن قدوہ بن داؤد شاہ بن مبارک شاہ بن علا مبرک شاہ بن عمر شاہ بن مزد شاہ بن سلیمان شاہ بن یہودہ شاہ بن یعقوب پیغمبر علیہ السلام۔

حضرت قطب العالم (سعد خیرآبادی) بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ علم ظاہر و باطن میں کمال حاصل تھا بلکہ پایہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔ تصانیف بہت ہیں۔ از آں جملہ شرح حواشی کافیہ، شرح حواشی مصباح، شرح اشعار لباب الاعراب جسکا نام تحفۃ المحمودیہ ہے۔ یہ کتاب اپنے بھتیجے شیخ محمود کیلیے لکھی تھی۔ یہی صاحبزادے بعد میں آپکے جانشین ہوئے۔ اس رسالہ کے دیباچہ میں اپنا علم اسطرح لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"اضعف العباد اللہ القوی العالی سعد بن مکرم المعروف قاضی بدھن البلخی العرشولی۔"

اور بعض جگہ اپنا نام یوں بھی لکھا ہے۔" سعد الدین بدھن۔" ان کی تصنیف شرح رسالہ مکیہ تمام علوم کو جامع ہے ایک رسالہ اباحت سماع میں ہے۔ اور بھی متعدد رسالے ہیں۔

حضرت قطب العالم کو بیعت و خلافت پیر دستگیر مخدوم شاہ مینا قدس سرہ سے تھی۔ پیر دستگیر شاہ مینا قدس سرہ کی پیروی قولاً و فعلاً ہر حال میں کرتے تھے۔ فرماتے تھے۔ صدق و اخلاص کے ساتھ جس شخص کو پیر کا اتباع حاصل ہے تو سمجھو کہ ان کو دونوں جہاں کی دولت حاصل ہے۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت قطب العالم کہیں جانے کیلئے اپنی خانقاہ سے اٹھے، جوتا موجود نہ تھا۔ ایک شخص نے اپنا "پا افراز" (اونچی ایڑی کا جوتا) پیش کیا۔ کچھ دور چلے پھر یہ کہہ کر اتار دیا کہ خلاف سنت ہے۔ ہمارے پیر نے کبھی پا افراز جوتا نہیں پہنا ہے۔

اس عالم ظاہری میں حضرت قطب العالم کے استاد، ملک العلما بدر الصلحا قاضی مسیح بن شیخ مرتضیٰ تھے۔ یہ استاد الائمہ منتجب بن علار کے بھتیجے تھے۔ قطب العالم بچاس برس تحصیل علم میں مشغول رہے۔ اس کے بعد اپنے وطن انام کو چھوڑ کر لکھنؤ آئے۔ بیس برس اپنے پیر مخدوم شاہ مینا کی خدمت میں رہے۔ اپنے پیر دستگیر کے وصال کے بعد بھی چھ برس تک لکھنؤ میں رہے۔ اس کے بعد خواب میں بشارت ہوئی کہ تم خیر آباد میں جا کر اقامت گزیں ہو جاؤ۔ اس کے بعد خیر آباد میں آکر اپنا مسکن بنایا۔ بتیس ۳۲ برس تک بقید حیات رہے۔ اس اثنا میں ایک عالم کو علم ظاہری و باطنی، دینی و دنیاوی سے مرتبہ کمال پر پہنچاتے رہے۔ جس طالب علم نے ایک سبق بھی پڑھ لیا، آخر ایک روز عالم ہو کے رہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت قطب العالم کی زبان مازون حکمت ہو گئی تھی۔ جو بات بھی زبان مبارک سے نکلتی تھی یقینی ہو کے رہتی تھی۔

حضرت قطب العالم کے انتیس ۲۹ خلفا تھے۔ سب سے پہلے گیارہ خلفا کو حضرت مخدوم شیخ مینا قدس سرہ کے اس اشارے سے جو آپ کو خواب میں معلوم ہوئے تھے، ایک ہی روز خلافت عطا فرمائی۔ بقیہ دیگر کو ان کے بعد جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔ قطب العالم نے اپنا خواب نامہ اس طرح تحریر فرمایا ہے۔

ترجمہ خواب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم داعی کا فہ اہل اسلام سعد کہتا ہے کہ چودھویں ۱۴ صفر ۹۰۵ھ خمس و تسعمائۃ شب جمعہ کو خواب میں پیر دستگیر قطب العالم مخدوم شیخ مینا قدس سرہ کو دیکھا کہ اپنی خانقاہ میں سجادہ پر بیٹھے ہیں یہ فقیر سامنے آکر بیٹھ گیا۔ فرمایا جاتا ہے کہ تم محزون ہو؟ مرد خدا بنے رہو غیر خدا کے کچھ معنی نہیں ہیں ؎

گر مرا ہیچ نباشد نہ بہ دنیا و نہ عقبیٰ　　　چوں تو دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ مباد

میں کچھ دیر خموش رہا۔ اظہار محبت اور التفات بہت فرماتے رہے۔ میں نے صوفیوں اور عوام کی طرف نظر کی۔ میرے دل

Marfat.com

میں یہ بات آئی کہ جو عزیز ان میرے زیر تربیت ہیں۔ ان کو حضرت کے سامنے پیش کروں جنکو جنکو حضور قبول فرمائیں ہر ایک الباس خرقہ کردوں۔

میں نے عرض کیا بعض صوفی میرے زیر تربیت ہیں جن کو آپ قبول فرمائیں میں ان کا الباس خرقہ کردوں تاکہ مخلوق مستفید ہو۔ میرے خیال میں یہ صورت اچھی ہے آگے جو حضور کا فرمان ہو۔

پیر دستگیر (شیخ مینا) نے فرمایا۔ "کجا شتی کجا درویشی کجا پیری کجا مریدی"۔ پھر میں اور پیر دستگیر دیر تک روتے رہے، گریہ کے بعد دیر تک مراقب رہے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ تمہیں یاد ہے کہ میں نے کہا تھا کہ تم مقبول خدا ہو گئے، فرشتے گواہی دیتے ہیں۔ میں دوڑ کر آپ کے قدموں میں گر پڑا۔ عرض کیا اس کمینے نفس کے سوا میرے پاس کیا عمل ہے۔

فرمایا جس کو تم قبول کرو (اجازت وخلافت دو) تو پیروں کی سنت کو پیش نظر رکھو۔ اس کے بعد تین مرتبہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ پڑھا۔

اس کے بعد اس فقیر نے نظر دوڑانی شروع کی سب سے پہلے شیخ محمود دیلمی لکھنوی پر نظر پڑی میں نے مخدوم کے روبرو پیش کیا۔ یہ شیخ محمود دیلمی شیخ مکرم کے لڑکے ہیں۔ ان کا الباس خرقہ ہو چکا ہے آپ بھی عنایت فرمائیں۔ مخدوم نے ایک خرقہ نہالچے کے نیچے سے کھینچا اور پہنا دیا اور فرمایا مخدوم زادے تم اس خرقے کے زیادہ مستحق ہو۔ اس لباس کی حرمت نگاہ میں رکھو اوقات ضائع نہ کرو اور تلقین فرمائی خوف خدا سے آنکھیں تر رکھو خصوصاً وقت سحر بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرو اور ایک سفید کاغذ بھی ان کے ہاتھ میں دیا۔

پھر میں نے شیخ مبارک کو پیش کیا اور عرض کیا ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔ فرمایا میں کہہ چکا ہوں جس کو تم قبول کرو گے اس کو میں بھی قبول کروں گا۔ ایک خرقہ نہالچے کے نیچے سے نکالا اور پہنا دیا اور فرمایا علم حاصل کرو۔ اور اس لباس کا حق ادا کرو اپنے کو صحیح معنوں میں اس کا مستحق بناؤ۔ وقت ضائع نہ کرو۔ وقت سحر کیلیے ذکر بھی تلقین فرمایا اور ایک کاغذ بھی عطا فرمایا۔ اسکے بعد ہاتھ پکڑ کر کان میں دعا بھی پڑھی۔

اس کے بعد قاضی محمد کو طلب فرمایا۔ بولے وضو کر کے حاضر ہوتا ہوں۔ اس کے بعد شیخ ملک حسین آبادی سامنے آئے میں نے ان کو پیش کیا نہالچے کے نیچے سے ایک خرقہ نکال کر پہنا دیا۔ اور فرمایا جاہ و مرتبہ کے طلبگار نہ ہو۔ اوقات ضائع نہ کرو۔ لایعنی باتوں سے پرہیز کرو بوقت سحر ذکر جہر کی تلقین فرمائی۔ اور ایک کاغذ ہاتھ میں دیدیا۔

اس کے بعد میں نے چاہا کہ قاضی محمد جو حاضر مجلس تھے ان کو پیش کروں۔ قاضی محمد سامنے آئے۔ قاضی محمد مدن بن شیخ احمد عرف قاضی محمد بن امین ساکن کاکوری کو پیش کیا۔ دیر تک مراقبے میں رہے پھر فرمایا قاضی محمد تمہارے بارے میں، میں بہت متردد ہوں۔ خرقہ نیچے سے نکال کر پہنایا اور فرمایا، زیادہ غصہ اور تضیع اوقات سے دور رہو۔ کسی کی اہانت اور غیبت نہ کرو۔ جاہ و منصب کے طلبگار نہ ہو۔ جو میں کہتا ہوں کان کھول کر سنو وقت سحر ذکر کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد قاضی محمد بھی حاضر ہوئے فرمایا شیخ احمد سے کہو سفید کاغذ بھی دیں۔

Marfat.com

اسکے بعد شیخ مبارک لکھنوی کو میں نے پیش کیا فرمایا تم میرے دوست کے لڑکے ہو۔ شیخ محمد مولا اپنی چھوڑ دو۔ دردِ عاشقانہ کے ساتھ گریہ وزاری میں آگے رہو۔ رعایت شب کا لحاظ رکھو، ذکر جہر بوقت سحر کی تلقین فرما کر خرقہ نہالچے کے نیچے سے نکالا اور پہنا دیا۔ اور آہستہ سے میرے کان میں کہا زیادہ سبق سے منع کرو۔ سفید کاغذ بھی عطا فرمایا۔

اس کے بعد میں نے شیخ چاند کو بھی پیش کیا فرمایا مخدوم زادے رعایت شب کو ملحوظ رکھو۔ صفت مولائی سے باز آجاؤ۔ بال بچوں کی محبت دل سے نکال کر اس راہ میں آؤ۔ ہمارا عاشقانہ وصف نالہ وزاری ہے۔ ذکر جہر بوقت سحر کی تلقین کر کے نہالچے کے نیچے سے خرقہ نکال کر پہنا دیا۔ اور سفید کاغذ ہاتھ میں دے دیا۔

اس کے بعد قاضی راجہ یعنی راجہ میاں خیرآبادی کو میں نے پیش کیا فرمایا، رعایت شب ملحوظ رکھو۔ جب دنیا کو چھوڑ دو طریقہ سنت پر کاربند رہو۔ صفت عاشقاں گریہ وزاری اختیار کرو۔ ذکر جہر بوقت سحر کہ یہی اس راہ میں بنیاد ہے۔ اس کا التزام کرو۔ اوقات ضائع نہ کرو۔ اس کے بعد خرقہ نہالچے کے نیچے سے نکالا اور پہنا دیا۔ کاغذ بھی ہاتھ میں دیدیا۔

اس کے بعد میاں سکندر کو میں نے پیش کیا۔ فرمایا شیخ سکندر نصر اللہ خیرآبادی بذات خود صاف ہیں مگر ان کی مجلس میں دنیا کا ذکر بہت ہوتا ہے۔ رسم و رسوم میں مبتلا ہیں ان سے دور ہی رہو۔ اس کے بعد خرقہ نہالچے کے نیچے سے نکالا اور پہنایا۔ اسکے بعد فرمایا، تلقین پر کاربند رہو۔ اوقات ضائع نہ کرو۔ ذکر جہر بوقت سحر کی ہدایت فرمائی۔ اور کاغذ بھی دیدیا۔

اس کے بعد قاضی بڈھ کو پیش کیا۔ فرمایا قاضی بڈھ عماد بلگرامی، مقتدائی کی صلاحیت بہت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تصفیہ عطا فرمائے گا۔ ان سے کہہ دینا سر استرے سے صاف کر دیا کریں۔ اس کے بعد جب وہ آئے تھے تو سر منڈا ہوا تھا۔ شیخ بڈھ کو دوبارہ ہدایت فرمائی۔ مخدوم زادے سنت جدی کا لحاظ رکھو۔ وقت ضائع نہ کرو۔ جاہ و منصب کے درپے نہ ہو۔ ذکر جہر بوقت سحر کی تلقین کے بعد نہالچے کے نیچے سے خرقہ نکال کر پہنا دیا۔ سفید کاغذ بھی ہاتھ میں دیدیا۔

اس کے بعد ایک اور شخص کو میں نے پیش کیا، یاد نہیں وہ کون تھا۔ فرمایا بہت ہوا۔

اسکے بعد روانگی کا ارادہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا ہر ایک کے ہاتھ میں سفید کاغذ کس غرض سے دیا گیا ہے؟ فرمایا ہر ایک کو جس طرح تم کو اجازت نامہ دیا گیا ہے نقل کر کے دیدو۔ مجھے فرصت نہیں، میں نے عرض کیا کیوں فرصت نہیں ہے؟ فرمایا مجھے ہر شب جمعہ کو بارگاہ عالی میں حاضری دینی ہوتی ہے اور رضا ہے میں مشغول رکھتے ہیں۔ چوں کہ تم بہت زیادہ میری طرف متوجہ تھے اسلئے کچھ دیر تمہارے پاس آگیا۔ اب میں وہیں جا رہا ہوں۔ اسی اثنا میں شیخ شاہین اودھی پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا شیخ شاہین اودھی آئے ہوئے ہیں۔ فرمایا وہ اپنے شیخ سے اجازت و خلافت رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ خلافت کیلئے نہیں آئے ہیں۔ بلکہ ملاقات کیلئے آئے ہیں۔ بندگی مخدوم دوڑ کر گئے مصافحہ کیا اور اس گرم جوشی سے ملاقات کی کہ آپ کی دستار مبارک سر سے گر گئی میں نے اٹھا کر پیش کی۔ فرمایا تم بلند ہمت ہو سا ان

Marfat.com

تو امنع بھی لاؤ۔ اس کے بعد ایک گزینہ میں لایا کیوں کہ زمینا موجود نہ تھا۔ فرمایا "الموجود صغارہ"۔ گزینہ کا جو ٹکڑا میں نے لایا تھا۔ وہ آپ نے ان کو دیدیا۔ پھر جانے کا ارادہ کیا۔ السلام علیکم اے عزیزان فرماکر چند قدم چلے، پھر واپس ہوئے شیخ شاہین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا شیخ شاہین تم خوب جانتے ہو کہ خراب دل سے اگر ایمان بھی ظاہر ہو تو وہ محض کفر ہے۔ اور اگر آباد دل سے کفر بھی صادر ہو تو وہ محض ایمان ہے۔ ان تمام عزیزوں سے کہو درد مند رہو تاکہ تمہارے دل کو آباد اور معمور کر دیں کہ غیر کی گنجائش نہ رہے اسلئے میں دعا کرتا ہوں۔

دعا کے بعد اس فقیر کا ہاتھ پکڑ کر اور تنہا روانہ ہوئے معانقہ کیا۔ ہاتھ پکڑ کر دعا رخصت پڑھی استودع اللہ دینک ودنیاک وخواتیم عملک ومن محدث ومامعک۔ اسی حال میں تھا کہ میری نیند ٹوٹ گئی، عشا کی نماز نہ پڑھی تھی۔ فوراً اٹھا۔ وضو کیا اور عشا کی نماز ادا کی۔ خواب کی باتیں پوری طرح یاد تھیں۔ چراغ اور کاغذ منگوا کر اسی شب میں نے لکھ کر رکھ لیا۔

اس خواب کے بعد آپ نے ان لوگوں کو جن کو خواب میں دیکھا تھا۔ دو مزید شخصوں شیخ ابراہیم بھوجپوری اور شیخ ابراہیم راجو (جو حضرت سعد کے بھتیجے بھی تھے) ان تمام لوگوں کو ایک ہی روز خلافت و اجازت سے نوازا جن کے نام یہ ہیں میاں شیخ صفی عالم ساکن ساپیور شیخ کدن خیر آبادی، شیخ معظم گوپاموی میران سید حامد لکھنوی۔

انکے بعد تین اور آدمیوں کو ایک ہی روز اجازت و خلافت عطا ہوئی۔ بندگی شیخ محمود محمد صاحب سجادہ شیخ نصیر الدین راجو برادر زادہ شیخ اعظم ساکن قلعہ نوا۔ بعدہ میران سید کشائین بخاری ان کے بعد میران سید خورد ساکن کھیری۔ ان کے بعد شیخ نور اسحٰق بجنوری لکھنوی ان کے بعد چار دوسرے افراد جو ایک ہی روز مجاز ہوئے۔ شیخ قاسم ساکن اہولی، شیخ بدھن مبارک میر، میاں شیخ علاء الدین ارزانی میاں قادر بخش، ساکن دانشو۔

ان کے بعد دو آدمی اور بھی ایک ہی روز مجاز ہوئے۔ شیخ مبارک ساکن ردولی، میران سید پیارے جونپوری، اس کے بعد شیخ کدن مصلح لکھنوی۔ میاں شیخ برہان رحیم اللہ تعالیٰ۔

یہ انتیس خلفاء وہ ہیں جو اپنے وقت کے عالم باللہ اور مقتدائے دین تھے دوسرے مریدین کی فہرست کا یہ مختصر رسالہ متحمل نہیں ہے۔

اس کرامت و بزرگی شیخی و مقتدائی کے باوجود حضرت قطب العالم کا یہ حال تھا کہ گریہ کرتے اور فرماتے اگر اس ناہموار زمانے میں ہم لوگ سلامتی ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے جائیں تو گویا جنید و شبلی کے مقام کو پالیں اور یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

نہ طفلے بر سر ماس نہ برنائے سر کوئے نہ پیرے بر در مسجد ہمیں خالی ہماں خالی

اپنے تلقین ذکر کے متعلق حضرت قطب العالم نے شرح رسالہ مکیہ میں اس طرح لکھا ہے۔

"حضرت سعد بن بدھن ثبتہ اللہ علی صراط المستقیم۔ ● حضرت شیخ محمد بن قطب المعروف بہ شاہ مینا۔ قدس سرہٗ ● حضرت برہان السالکین شیخ سارنگ قدس سرہٗ ● حضرت مخدوم یوسف ایرچی قدس سرہٗ ● حضرت مخدوم جہانیاں جلال الحق والدین قدس سرہٗ

Marfat.com

• حضرت شیخ امام الدین گازرونی قدس سرہٗ • حضرت شیخ اوحد الدین عبداللہ بن مسعود قدس سرہٗ • حضرت شیخ اصیل الدین قدس سرہٗ • حضرت شیخ رکن الدین ابی القاسم قدس سرہٗ • حضرت شیخ قطب الدین بن ابی رشید احمد بن محمد بن صفی نہری قدس سرہٗ • حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی قدس سرہٗ • حضرت شیخ ابی احمد غزالی قدس سرہٗ • حضرت شیخ ابی عوض عمر بن محمد عمویہ قدس سرہٗ • حضرت شیخ ممشاد دینوری قدس سرہٗ • حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہٗ • حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہٗ • حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہٗ • حضرت شیخ خواجہ داؤد طائی قدس سرہٗ • حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہٗ • حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ • حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشریف • حضرت خواجہ کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

بندگی مخدوم شیخ سارنگ کی تلقین جسطرح حضرت یوسف ایرچی سے ہوئی ہے۔ بندگی شیخ قوام الدین سے بھی ہوئی ہے لیکن، شیخ یوسف ایرچی سے ترک اشغال دنیاوی کے بعد ہوئی ہے اور بندگی شیخ قوام الدین سے مشاغل دنیوی کے زمانے میں جیسا کہ ان کے ذکر میں آچکا ہے نیز خود حضرت قطب العالم نے اپنے رسالہ شرح رسالہ مکیہ میں اپنی تلقین کا ذکر کیا ہے۔

"جب حضرت پیر دستگیر (مخدوم شاہ مینا) نے میری تلقین کا ارادہ کیا، صوم روزہ کی شرائط مذکورہ (در کتب) کی پوری تعلیم دی۔ پھر نماز عشاء کے بعد غسل کر کے حاضری کا حکم دیا۔ خود قبلہ کی طرف پشت کی اور مجھ کو قبلہ رو بٹھایا۔ تھوڑی خوشبو بھی منگوائی، اس فقیر کو دی اور خود بھی محاسن شریف میں لگائی اور سند تلقین اکابراً عن اکابر، پڑھ کر سنائی۔

حضرت قطب العالم حضرت پیر دستگیر مخدوم (شیخ مینا) کے وصال کے بعد چند برس اور لکھنؤ میں مقیم رہے، اس زمانے میں اکابر علما اور مشائخ لکھنؤ میں بہت تھے۔ اس حد تک کہ اگر کوئی دعوت کرنی چاہے تو بیس طشت کھانے کا انتظام کرے۔

ایک مرتبہ کسی نے دعوت کی۔ اکابر کی ایک بڑی جماعت مجتمع ہوگئی۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا اور قطب العالم کا نام لیکر کہا یہ ایک بیرونی آدمی ہیں ہمارے شہر میں آکر صدر نشیں بن گئے ہیں آج کوئی بھی ان کو صدر میں بیٹھنے کی جگہ نہ دے جب حضرت قطب العالم مجلس میں تشریف لائے۔ ان لوگوں کے بھید سے واقف ہو گئے۔ اور پائین مجلس میں بیٹھ گئے۔ ابھی کھانے کا دسترخوان نہ چنا تھا کہ خبر ہوئی سید خاں لودی کہ جو سلطان لودی کے امراء میں تھے اور دس ہزار سوار اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے قصبہ رنبیر پور جو ایک مشہور قصبہ ہے۔ وہاں سے حضرت قطب العالم کی ملاقات کیلئے لکھنؤ آئے تھے۔ حضرت سے ملاقات نہ ہوئی تو اسی راہ اس مجلس میں آکر قطب العالم کے قدموں ہوئے اور قطب العالم کے قریب ادب سے بیٹھ گئے۔ لشکریوں نے وہ ہجوم کیا کہ کسی اکابر کو اپنی جگہ پر رہنے کی گنجائش نہیں رہی۔ ان کی جگہ پر لشکریوں نے قبضہ کر لیا کتنے اکابر کی دستار تک گم ہوگئی جو لوگوں کے قدموں سے روندی گئی۔ اس کے بعد کھانا کھا کر مخلوق اپنی اپنی جگہ پر روانہ ہوگئی۔ تمام اکابر قطب العالم کی کرامت کے قائل ہو گئے اور اپنے کردار و خیال سے توبہ کی اور سخت شرمندہ ہوئے۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت قطب العالم کو خیال ہوا کہ اس شہر کے بسنے والے حاسد ہیں یہاں رہنا اچھا نہیں ہے۔ اسی زمانے کے لگ بھگ پیر دستگیر کا اشارہ بھی ہوا کہ خیر آباد میں سکونت اختیار کرو۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

منقول ہے کہ شیخ قوام الدین کا مقام جو حضرت پیر دستگیر شاہ مینا کو ملا تھا وہ آپ نے قطب العالم کو عطا فرما دیا تھا۔ جب حضرت قطب العالم خیر آباد کی طرف متوجہ ہوئے تو اس محلہ اور خانقاہ کو برادر زادہ شیخ نصیر الدین کو عنایت فرما دیا۔ شیخ نصیر الدین کے بعد ان کے فرزندوں نے اس اراضی پر جو اس محلے میں خانقاہ قوام الدین سے متعلق تھی بیچ کر کھا گئے۔ اس محلے اور ان اراضیات پر دوسرے لوگ قابض ہوئے کہ اب تک قابض ہیں بجز حضرت قوام الدین کے روضہ کے کوئی جگہ باقی نہیں رہی ہے۔

قطب العالم نے اس خانقاہ کے علاوہ ایک دوسری خانقاہ لکھنؤ میں دریا کے کنارے اور اس کے قریب ایک سرائے بھی بنوائی اگرچہ اب خانقاہ باقی نہ رہی لیکن سرائے کی تھوڑی آبادی ابھی باقی ہے۔ اس محلہ کے باشندوں میں بعض صنعت کار ہیں۔ فی الحال وہ سرائے حضرت قطب العالم کے نام سے مشہور ہے۔ خانقاہ اور آستانۂ حضرت مخدوم شاہ مینا جو فی الحال موجود ہے وہ حضرت قطب العالم کا تعمیر کیا ہوا ہے۔ اور ایک خانقاہ ناگر مؤ میں بھی بنائی تھی، جو اپنے بھتیجے شیخ ابراہیم کو عنایت فرمائی۔

منقول ہے کہ قطب العالم جب خیر آباد میں تشریف لائے اس وقت خیر آباد کے حاکم میاں راجی اور میاں موسیٰ تھے جو سکندر لودی کے داماد بھی تھے۔ جس جگہ قطب العالم نے خیر آباد میں سکونت اختیار کی وہ ویران تھی، قلعہ شہر سے آپ کی جائے قیام تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ شہر میں بھی شرفا اور معززین کم تھے سب ہی قطب العالم کی وجہ سے ہر جانب سے آکر بسنے لگے۔ میاں راجی اور میاں موسیٰ کے وکیل جن کا نام برخوردار تھا قطب العالم کے مرید ہوئے۔ ایک روز دونوں بھائی میاں راجی اور میاں موسیٰ شکار کو نکلے۔ بارش نہیں ہو رہی تھی مخلوق پانی کی حاجتمند تھی۔ دونوں بھائیوں نے میاں برخوردار سے کہا، اگر آج بارش ہو تو ہم تمہارے پیر کی کرامت سمجھیں، عین بارش میں اسی راہ سے جائیں اور مرید ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں کو جداگانہ کلاہ عطا کریں۔ بحکم قضا و قدر یکبارگی ابر نمودار ہوا اور پانی برسنے لگا۔ اسی لباس میں عین بارش میں آئے اور مرید ہوئے۔ دونوں بھائیوں نے اپنی خواہش کے مطابق کلاہ پائی۔ ایک کو سبز اون کی ایک کو زرد اون کی۔ دونوں بھائیوں نے دو گاؤں ایک دوسرے پر اساری خرچ خانقاہ کیلئے دیدی۔

منقول ہے کہ امرائے سلطان سکندر لودی میں ایک شخص قطب العالم کا مرید تھا۔ سلطان اس سے غصہ ہوا اور حکم دیا کہ اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی جائے۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ قطب العالم خیر آباد میں اپنی خانقاہ میں درس دینے میں مشغول تھے کہ ناگہاں قطب العالم کے دونوں ہاتھوں کی پشت پر سلائی سے جلنے کا سیدھا نشان الف کی طرح ظاہر ہوا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ چند دنوں کے بعد سلطان کے لوگوں نے بتایا کہ اس شخص کی دونوں آنکھیں سلامت اور بینا ہیں۔ اس شخص کو بلا کر حقیقت پوچھی اس نے کہا سلائی پھیرنے کے وقت اپنے پیر کو میں نے یاد کیا تھا۔ دیکھا کہ میرے پیر کے دونوں ہاتھ میری دونوں آنکھوں پر ہیں اور میری آنکھوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ لوگ

Marfat.com

کہتے ہیں یہ تقریب تھی کہ سلطان نے قطب العالم کو طلب کیا کہ ایسا شیخ میری حکومت میں ہو اور میں اس کو نہ دیکھوں۔ اس بلاوے پر قطب العالم آگرہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ سرائے بردہ میں فروکش ہوئے سرائے کے قریب ایک تالاب تھا جس کے کنارے ایک بتخانہ تھا۔ ہر طرف کے لوگ بارہ بارہ، تیرہ تیرہ کوس سے آتے تھے اور شیر برنج (فیرنی) پکا کر لاتے تھے اور بتخانے میں بت کے آگے لا کر رکھتے تھے۔ قطب العالم کے ہمراہی صوفیوں میں ایک صوفی میاں وینی تھے۔ وہ تالاب کے کنارے جا کر دیکھ رہے تھے اس بتخانے میں چلے گئے دیکھا کہ کئی طباق جکو ہندو تھالی کہتے ہیں شیر برنج سے بھرے ہیں چاہا کہ اٹھالیں ان کا ہاتھ بندھ گیا بایاں ہاتھ اٹھایا وہ بھی بندھ گیا۔ حضرت قطب العالم کے نام کو وسیلہ بنایا دیکھا کہ قطب العالم کی صورت نمایاں ہوئی اور بتخانے کے ایک گوشے سے ایک دیو نالہ و فریاد کرتا ہوا ایک گوشے سے برآمد ہوا کہ مجھے چھوڑ دیجئے پھر کبھی ادھر نہ آؤں گا میاں وینی تمام فیرنی کی تھالیوں کو خالی کر کے اٹھا کر لے آئے اور حضرت قطب العالم کے سامنے قصہ بیان کیا۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں کا بیان ہے کہ وہ بتخانہ منہدم و معدوم ہو کر مٹی کے برابر ہو گیا پھر کبھی اس جگہ کسی نے بت پرستی نہیں کی۔

جب قطب العالم آگرہ پہنچے ایک جگہ قیام کیا بادشاہ کو خبر ملی طلب کیا۔ قطب العالم تشریف لے گئے، بادشاہ کسی کام سے اندر گیا ہوا تھا۔ جب نماز کا وقت قریب ہوا، آپ بھی کھڑے ہو گئے اور اپنی قیامگاہ میں چلے آئے سلطان اس خبر کو سنتے ہی قطب العالم کی قیامگاہ کی طرف گیا۔ شام کے وقت قطب العالم نوافل میں مشغول تھے۔ سلطان دیر تک کھڑا رہا لیکن قطب العالم اپنی نماز میں مشغول رہے اس کی حالت کی طرف توجہ نہ کی۔ دلگیر ہو کر اپنے محل واپس لوٹ گیا۔ دونوں کے درمیان صحبت راست نہ آئی۔ بارہ دنوں تک قطب العالم آگرہ میں مقیم رہے مگر ملاقات کی کوئی صورت نہ ہو سکی۔ ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے بادشاہ کے دل میں کینہ بیٹھ گیا۔

بادشاہ کے ایک لشکری ایک دیہات کو جو مطیع الاسلام تھا لوٹ کر اس کی اشیا بازار میں لے جا کر بیچتے تھے اسلیے عام سمت پریشان تھی۔ قطب العالم کے دائرے میں خوب لنگر موجود ہوتا تھا۔ لوگ کھاتے تھے مگر آپ خود نہ کھاتے تھے کھانے کے وقت موجود رہتے تھے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ جب چاہتے ہیں تو کھاتے بھی ہوں گے۔ یہاں تک کہ بارہ روز اسی صورت میں گزر گئے۔ بارہویں روز قاضی محمد بن من اللہ کو خبر ہوئی۔ بادشاہ کے لشکر میں یہ ایک ایسے امیر تھے کہ اکل حلال میں بہت احتیاط رکھتے تھے حتی کہ کلوخ کی مٹی بھی کسی غیر کی زمین سے نہیں لیتے تھے۔ یہی قاضی محمد اپنے گھر گئے اور کچھ کھانے کا سامان لائے تو آپ نے کھایا۔

حاصل کلام جب قطب العالم اور بادشاہ کے درمیان صحبت راست نہ آئی اور ملاقات نہ ہو سکی تو آپ اپنے وطن کی طرف متوجہ ہوئے۔ بادشاہ نے پوشیدگی سے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ جس وقت شیخ کشتی میں سوار ہوں اور کشتی غرقاب میں پہنچ جائے تو مست ہاتھی کو لے کر کشتی کو غرق کر دیں۔ ان بدبختوں نے ایسا ہی کیا جب کشتی غرقاب میں پہنچی ایک مست ہاتھی کہیں سے لے آئے اور کشتی کو غرق کرادیا۔ تمام اہل کشتی دریا میں گر پڑے۔ جاسوسوں نے بادشاہ کو خبر پہنچائی کہ کشتی غرق ہو گئی میاں لجی اور میاں موسیٰ دونوں قطب العالم کے مرید اس مجلس میں موجود تھے۔ بادشاہ ان کی طرف متوجہ ہو کر بولا تمہارے پیر غرق ہو گئے۔ ان دونوں نے کہا میرے پیر ایسے نہیں ہیں کہ

Marfat.com

ایسی ندی میں غرق ہو جائیں ۔

ہر کہ از بحر بگذرد چوں برق　　　　کہ ز سیل نہار گردد غرق

جو سمندر سے بجلی کی طرح گزر جاتا ہو وہ ایسی ندیوں کے سیلاب سے کیا غرق ہوگا۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دریا کو پایاب کر دیا۔ قطب العالم اپنی پوری جماعت کے ساتھ کنارے آ گئے مگر صرف ایک صاحب، میاں قاضی خان جو حضرت کے مرید صادق، عالم و فاضل اور بہت خوش طبع تھے۔ کشتی میں سوار ہوتے وقت خوش طبعی سے بولے اگر ہم سب غرق ہو جائیں تو کیا خوب ہو عذاب قبر سے بچ جائیں۔ میاں قاضی راجو جو قطب العالم کے خلیفہ بھی تھے بولے اے سیہ زبان کیا بدفالی کرتے ہو۔ میاں قاضی خان نے کہا میں تو اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ تم سب بسلامت گزر جاؤ۔ آخر وہی ہوا جو انھوں نے کہا تھا۔ ہر چند ملاحوں نے ان کی تلاش میں کوشش بلیغ کی مگر کوئی نشان ان کا نہ ملا۔ اگرچہ غرق ہونے کے وقت بعض دوستوں نے ان کی مدد کی ہاتھ پکڑ کر کھینچا مگر زمین ہی پہنچ گئے۔ قطب العالم نے فرمایا، ان کو چھوڑ دو، ان کے ملنے سے ہاتھ اٹھا لو۔ خضر علیہ السلام نے ان کے دونوں پاؤں پکڑ لیتے ہیں۔

منقول ہے قطب العالم دہلی سے خیرآباد کی طرف لوٹ رہے تھے۔ بدایوں سے گزر ہوا۔ حضرت مخدوم شیخ بدرالدین جو اس دیار کے صاحب ولایت ہیں۔ ان کے مزار کی زیارت کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔ چنڈول میں سوار مقبرہ کی چہار دیواری میں داخل ہوئے ایک خادم اپنی چھوٹی بچی کو گود میں لیے بات کر رہا تھا۔ جب مخدوم قطب العالم کی طرف نظر کی تو کہا اے شیخ ادب کرو۔ چنڈول سے اتر جاؤ۔ قطب العالم نے فرمایا تم بچیوں سے کھیلنے میں مشغول رہو۔ اس کے بعد ہر ولادت جو اس کے یہاں ہوئی کل بچیاں ہوئیں یہاں تک کہ تعداد سات آٹھ تک پہنچ گئی۔ آخر حضرت بدرالدین کی بارگاہ میں التجا کی کہ کوئی لڑکا پیدا ہو جو آپ کے آستانے کی خدمت کرے۔ خواب میں شیخ بدرالدین کو دیکھا فرماتے ہیں کہ یہ شیخ سعد کے نفس کی تاثیر ہے، ان کے پاس جاؤ اور انھیں سے التماس کرو، وہ خیرآباد آیا قطب العالم نے اس کو دور سے دیکھا فرمایا، برادرم شیخ بدرالدین نے بھیجا ہے۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تم کو ایک بیٹا عنایت فرمائے گا۔ آخر اس کو ایک لڑکا ہوا۔ ایک مدت تک آستانہ کی خدمت کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرے باپ کو کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوتا تھا میں حضرت سعد کی جوتیوں کے صدقے میں ہوا ہوں۔

منقول ہے کہ لکھنؤ میں ایک شخص نے حضرت قطب العالم کی دعوت کی آپ پاپیادہ ہی روانہ ہو گئے راستے میں ایک درزی کی دکان تھی جس کا نام سلیمان تھا وہ بیٹھا ہوا کپڑا سی رہا تھا۔ اس کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا شیخ جیو کام میں مشغول ہوں ورنہ آپ کی تعظیم کیلئے میں اٹھتا۔ قطب العالم نے فرمایا بیٹھے رہو۔ اس کے بعد وہ وہاں سے نہ اٹھ سکا ویسے پڑا رہا۔ اور یہ نقص اس کی اولاد میں بھی سرایت کر گیا۔ البتہ اس کی ذریات میں ایک دو شخص کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں پر حضرت بایزید بسطامی کی حکایت یاد آتی ہے۔ ایک شخص ان کے پاؤں پر چڑھ گیا۔ چند دنوں کے بعد اس شخص کے پاؤں میں تکلیف پیدا ہوئی۔ اس کا اثر اس کی اولاد میں بھی سرایت کر گیا۔ کسی شخص نے حضرت بایزید سے عرض کیا گناہ کوئی کرے اور سزا میں دوسرے بھی پکڑے جائیں؟ آپ نے فرمایا کڑی کمان کا تیر بہت دور تک جاتا ہے" فی الواقع ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے حسد، بدنیتی، یا بطور تمسخر کوئی نازیبا حرکت آپکے مقابلے میں کی ہے اور زبان مبارک سے کوئی جملہ نکل گیا تھے وہ ہو کر رہا۔

Marfat.com

منقول ہے کہ ایک شخص پرگنہ امروہہ کے اطراف کا رہنے والا نہایت موٹا سیہ فام (میاں مدن نام)، وضع قطع بھی عجیب خیرآباد آیا اور قطب العالم کی خانقاہ میں ٹھہر گیا۔ آدمی خوش لحن اور خوش آواز تھا، گاہ بگاہ حضرت قطب العالم اسکا گانا سنتے تھے، اہل تواجد کیساتھ وجد بھی فرماتے تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد ہندی زبان میں آپکی مدح بھی لکھی ہے جو اس علاقے کے قوال گایا کرتے ہیں۔ قنوج کی ایک مطربہ نہایت صاحب جمال خیرآباد آئی ہوئی تھی۔ میاں مدن دیکھتے ہی فریفتہ خطمی ہو گئے اور ایسے لٹو ہوئے کہ عقد کا پیغام بھی بھیج دیا۔ وہ مطربہ بالکل راضی نہیں ہو رہی تھی۔ حضرت قطب العالم کی خدمت میں اس بات کو پیش کیا۔ قطب العالم نے ان کیلیے سفارش کر دی۔ اس نے کہا قطب العالم کیا اس سیاہ مٹکے کو قبول کر دوں آپنے فرمایا، اگرچہ مٹکا سیاہ ہے مگر شربت سے بھرا ہوا ہے۔ اس سے جو اولاد ہوگی وہ شاہی درباروں میں مقبول ہوگی۔ مطربہ نے کچھ سوچ کر منظور کر لیا چنانچہ ایسا ہی ہوا، عقد کے بعد متعدد اولاد ہوئی اور وہ شاہی درباروں سے منسلک رہی فی الحال میاں مدن کے پوتے سند خاں بادشاہ کے مقرب گویے ہیں۔

منقول ہے کہ یوسف خازی نے جو گذشتہ بادشاہوں کے امرا میں تھے شہر خیرآباد کو آباد کیا۔ اہل اسلام کو بسایا، اور قلعہ کی تعمیر کی۔ ان کا مقبرہ بھی خیرآباد میں واقع ہے۔

جب یوسف خاں غازی کا انتقال ہوگیا، لشکری مختلف اطراف و جوانب میں نکل گئے۔ شہر میں اہل اسلام کمزور ہو گئے۔ جس زمانے میں حضرت قطب العالم تشریف لائے ہیں اسوقت یوسف خاں کے ایک بیٹے نصرت خاں نہایت پیر فرتوت زندہ تھے ملاقات کے لیے آئے اور کہنے لگے میرے والد کہا کرتے تھے کہ میں تو محض حاکم ہوں، ایک گھر بنا رہا ہوں، لیکن وہ دوسری شخصیت جو اس کی مالک ہوگی وہ میرے بعد آئے گی۔ کئی برسوں کے بعد قطب العالم کی شکل و صورت بھی بیان کی تھی۔ اب تحقیق ہوئی کہ وہ آپ ہی کے بارے میں کہا کرتے تھے، یہاں کے صاحب ولایت آپ ہیں جو تشریف لائے۔ قطب العالم بہت تواضع سے پیش آئے اور بہت تعظیم و اکرام کے ساتھ اُن کو انکے گھر رخصت فرمایا۔

منقول ہے کہ ایک روز ایک جوگی حضرت قطب العالم کی خانقاہ میں آیا چند روز ٹھہرا، اس نے دیکھا کہ خانقاہ میں صوفیوں، طالب علموں، مسافروں اور مجاوروں کے لیے خرچ بہت ہے مخلوق خدا کو کھانا کھلاتے ہیں مگر خود لاغر ہیں۔ اس نے سوچا یہ لاغری متعلقان کے خوراک کی فکر کی وجہ سے ہے اور اسی لیے غمگین رہتے ہیں۔ حضرت کے پاس آیا اور ایک سلائی جو کیمیاگری سے تیار کی تھی بغل سے نکال کر پیش کی اور کہا یہ سلائی آپکی خانقاہ کے چند سال کے خرچ کیلیے کافی ہے۔

آپ نے فرمایا اس کو کسی محتاج کو دیدو مجھے اسکی حاجت نہیں پھر میاں صفی جو آپ کے خلیفہ تھے حکم دیا کہ اس جوگی کو حجرے کے اندر لیجاؤ۔ جب وہ حجرے میں گیا اس کو نظر آیا کہ تمام دیوار نیچے سے اوپر تک سونے کی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے اسوقت اس نے یہ سمجھا کہ جو اس تصرف کا مالک ہے اسکو کیمیا کی کیا حاجت ہے۔

منقول ہے کہ قطب العالم کے ایک مرید قصبہ بنولی سے خیرآباد آ رہے تھے۔ شیخ بدھن کی خانقاہ میں ٹھہرے۔

Marfat.com

شیخ بدھن نے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو؟ وہ بولے خیر آباد اپنے پیر کی ملاقات کے لیے۔ شیخ بدھن نے کہا تمہارے پیر مسخرے ہیں یعنی سماع سنتے ہیں۔ وہ مرید جب قطب العالم سے قدمبوس ہوئے تو شیخ بدھن کی بات نقل کر دی۔ قطب العالم نے ہندی زبان میں فرمایا "کنڈھیب ناچ گا" ایک مدت گزر جانے کے بعد قطب العالم کا گزر قنوج میں ہوا۔ شیخ بدھن کی خانقاہ میں فرود کش ہوئے۔ جو تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے تھی وہ انھوں نے کی۔ قطب العالم کے ساتھ قوال بھی تھے۔ گانا شروع ہوا شیخ بدھن اٹھکر زنانخانہ میں چلے گئے اور دیر تک نہ آئے۔ انکی اہلیہ نے کہا۔ ایک معزز مہمان آئے ہوئے ہیں آپکے لیے مناسب نہیں ہے کہ آپ زنانخانہ میں بیٹھے رہیں اگر آپ سرود نہیں سنتے ہیں تو کان میں روئی ڈال کر بیٹھیے آخر وہ مہمان ہیں۔

قطب العالم کو کیفیت تھی شیخ بدھن بھی دست بستہ کھڑے تھے۔ یکبارگی قطب العالم نے شیخ بدھن کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگے۔ دوسری مرتبہ پھر قطب العالم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ شیخ بدھن کو عجیب و غریب وجد پیدا ہوا، کہ خانقاہ میں بھی نہ ٹھہر سکے کوچہ بازار کا رخ کیا۔ قوال انکے پیچھے گاتے تھے، تمام روز اور تمام رات اسی طرح جو قطب العالم کی زبان سے نکلا تھا، ایک ہاتھ سر پر اور ایک ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے حال کرتے رہے۔ جب اپنی حالت میں آئے تو وہ بے ادبانہ بات جو منہ سے نکلی تھی یاد آئی توبہ کی، معافی چاہی پھر تو طالب صادق ہو گئے، نوے سال کے بوڑھے کہ یہ معاملہ پیش آیا۔ ہمیشہ حسرت و افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے "بڑھیا نے شادی رچائی مگر جوانی برباد۔" اپنے احوال انھوں نے ہندی اشعار میں لکھے ہیں جو تا حال قوال گایا کرتے ہیں۔ یہ اشعار انھوں نے پہلے حضرت سعد کی خدمت میں پیش کیے تھے۔

منقول ہے کہ میراں راجو قتال بخاری جو حضرت جلال الحق والدین مخدوم جہانیاں کے فرزندوں میں تھے قنوج میں رہا کرتے تھے۔ مخدوم جہانیاں کا خرقہ متبرکہ اور لکڑی کا پیالہ سلسلہ بہ سلسلہ حضرت راجو کو پہنچا تھا۔ آپکے کئی صاحبزادگاں تھے ان میں سب سے چھوٹے میراں سید علاء الدین تقریباً تین چار سال کے تھے۔ حضرت راجو قتال کی خواہش تھی کہ یہ جبہ اور کاسہ چوبیں سب سے چھوٹے صاحبزادے علاء الدین کو ملے مگر اس خیال سے کہ اگر میں اعلان کر دوں تو بھائیوں میں رشک و حسد کا جذبہ پیدا ہوگا اور ممکن ہے اس چھوٹے بچے کو گزند پہنچے اظہار نہیں کرتے تھے۔

میراں سید علاء الدین کی والدہ علیحدہ رہتی تھیں اور میراں سید راجو کی خدمت کرتی تھیں۔ میراں راجو قتال نے ان سے کہا یہ جبہ اور پیالہ جو میرے پاس ہے کس کو دوں کہ علاء الدین کو ملے کہ اس کی برکت سے بھائیوں کے ضرر سے محفوظ رہے اسکو تم محفوظ رکھو۔ میرے انتقال کے بعد شیخ سعد کو دیدینا۔ اور جو فیصلہ وہ کریں اور جسکو وہ عطا کریں اس پر سب راضی رہیں۔

حضرت راجو قتال کے انتقال کے بعد جب فاتحہ چہارم میں حضرت قطب العالم قنوج پہنچے، تمام فرزندان مجلس میں حاضر ہوئے۔ خرقہ وغیرہ لاکر رکھا گیا اور جو کچھ مخدوم راجو نے فرمایا تھا کہا گیا۔ میراں علاء الدین کو انکی دایہ گود میں لیے مجلس کے کنارے

Marfat.com

کھڑی تھی۔ قطب العالم کی نظر میران علاء الدین پر پڑی۔ بلاکر اپنے زانوؤں پر بٹھایا اور ان کی پیشانی کا بوسہ دیا۔ اور خرقہ اٹھا کر میراں سید علاء الدین کے کاندھے پر رکھدیا۔ تمام بھائی دل و جاں سے رنجیدہ ہوئے۔

قطب العالم نے فرمایا مجھ سے دل گرفتہ نہ ہو۔ مخدوم جہانیاں اور تمہارے والد کے اشارے سے میں نے ایسا کیا ہے اسی روز میران سید علاء الدین اور اکثر بخاری مرد و زن قطب العالم سے مرید ہوئے۔ اب تک وہ خرقہ اور پیالہ میراں سید علاء الدین کے گھر بطور میراث چلا آتا ہے۔ اکثر افراد نے جنکی نظر سید علاء الدین کی پیشانی پر پڑی ہے ایسا نظر آتا ہے جیسے ستارہ چمک رہا ہے یہ اسی بوسے کا اثر ہے جو قطب العالم نے ان کی پیشانی کا لیا تھا۔

منقول ہے ایک مرتبہ قنوج میں آپ چنڈول میں سوار کہیں جارہے تھے۔ ایک گلی میں ایک مجذوب کھڑے تھے بولے اے شیخ الشان ہوکر کہاروں کے کاندھے پر سوار ہوکر کہاں جارہے ہو۔ چونکہ کہار غیر مسلم کافر تھے آپ نے فوراً یہ آیت تلاوت کی اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا۔ کفار حیوان ہیں بلکہ حیوان سے بدتر۔

منقول ہے۔ رجولی کے رہنے والے ایک طالب علم میاں بھکھاری حضرت سعد کے مدرسے میں پڑھتے تھے۔ پڑھ لکھ کر بڑے صاحب صلاحیت ہو گئے۔ لیکن صورت نہایت حقیر تھی۔ تنگ دست اور نہایت مفلس تھے۔ ایک شخص جنکا نام انجھن تھا، خوشحال دولت مند اور قوم میں مقتدائی کی شان رکھتے تھے۔

ایک روز قطب العالم نے فرمایا۔ شیخ انجھن! اپنی بیٹی شیخ بھکھاری سے بیاہ دو۔ شیخ انجھن نے کہا آپ کے حکم سے سرتابی نہیں لیکن قوم مجھے طعنہ دے گی کہ کیسے مفلوک الحال سے بیٹی بیاہ دی جسکی صورت بھی خوب نہیں۔ قطب العالم نے فرمایا، صورت کو کیا دیکھتے ہو۔ سیرت کو دیکھو میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ یہ بادشاہ کا وزیر ہوگا اور بہت دولت کمائے گا کہ تم اور دوسرے لوگ اس سے مستفید ہوں گے۔ آخر شیخ انجھن نے ناخواستہ خاطر لڑکی ان سے بیاہ دی

ایک مدت کے بعد سکندر لودی نے حضرت سعد قدس سرہ کو خط لکھا کہ اپنے شاگردوں میں کسی با استعداد شاگرد کو جو علمی صلاحیت کے ساتھ خوش تقریر بھی ہو، شاہزادہ ابراہیم کی تعلیم کیلئے بھیجدیجئے۔

آپ نے میاں بھکھاری مذکور کو بھیجدیا یہ شاہزادے کو تعلیم دیتے تھے۔ کافی دولت حاصل کی۔ سکندر لودی کے انتقال کے بعد شاہزادہ ابراہیم بادشاہ ہوا تو اس نے انکو اپنا وزیر مقرر کرلیا۔ اور یہودہ جو سکندر لودی کا وزیر تھا اس کو شکنجے میں کس کر مار ڈالا۔ اس شکنجہ کشی کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک روز سلطان ابراہیم نے میاں یہودہ سے پوچھا کہ بادشاہ کلاں (سکندر لودی) نے محمد خان جو کالا بہادر پہاڑ سے مشہور تھے، نہایت موٹے سیاہ فام، گویا محمد خان مشک سیاہ کہئے۔ ان میں کیا خوبی ملاحظہ کی تھی کہ مقرب خاص بنا لیا تھا؟ میاں یہودہ نے جواب میں کہا۔ بادشاہ خود بھی مشک سیاہ تھے۔ ان کا دہانہ اتنا بڑا تھا۔ کہ اگر منہ کھولتے تو عالم غرق ہوجاتا۔

Marfat.com

سلطان ابراہیم کا ایک مصاحب جسکو میاں یہودہ سے پرخاش تھی، اسکو موقع ملا، اس نے بادشاہ سے کہا، کتنی بڑی گستاخانہ بات انھوں نے بادشاہ مغفور کی شان میں کہی۔ بادشاہ کو بھی یہ بات بری معلوم ہوئی، حکم دیا کہ انکو شکنجے میں کس دیں۔

ان تمام واقعات کی تفصیل کا مقصد یہ تھا کہ قطب العالم کا تفاؤل درست تھا۔ آخر شیخ بھکاری بادشاہ کے وزیر ہوئے۔ شیخ انجھن، اور اکثر مخلوق خدا انکی دولت سے مستفید ہوئی۔

منقول ہے کہ میراں سید خورد ساکن کھیری، ان کا اصل وطن بازید پور خورد تھا۔ قطب العالم کے مدرسہ میں آئے اور طلبہ کے ساتھ مل کر پڑھنے لگے۔ ایک روز قطب العالم کی نظر کیمیا اثر ان پر پڑی۔ بلایا اور پوچھا کہاں سے آئے ہو، اور کیا پڑھتے ہو۔ انھوں نے تمام حقیقت بیان کی۔ فرمایا۔ خورد ہی بزرگ ہوتے ہیں۔ خورد و بزرگ تم سے مستفید ہوں گے۔ اب مجھ سے پڑھو، تھوڑی ہی مدت میں قطب العالم کی توجہ سے دانشمند ہو گئے۔ مرید ہو کر خلافت بھی پائی۔ حکم ہوا کھیری ہی میں جا کر سکونت اختیار کرو۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری کرو۔ کہتے ہیں اس زمانے میں کھیری میں مسلم آبادی کم تھی۔ کھیری کے حاکم نے قطب العالم کو ایک گاؤں کبھ نام کا بطور فتوح نذر کیا تھا۔ وہ گاؤں میراں سید خورد کو طالب علموں کے اخراجات کیلئے عنایت فرمادیا۔

میراں سید خورد نے جب کھیری میں سکونت اختیار کی تو کھیری کے چودھری کو جو کافر تھا یہ بات پسند نہ آئی۔ اور آپ کی عزت و قبولیت سے جلنے لگا۔ میراں خورد جس طرح بھی ہوا تحمل سے کچھ مدت گزارتے رہے۔ ایک مرتبہ خیر آباد آئے اور قطب العالم سے عرض کیا کہ میں کھیری میں مسافر وار زندگی گزارتا ہوں اگر چند بیگھہ زمین اور حویلی ہوتی تو باغ لگاتا اور تالاب بنوا دیتا۔ تاکہ طلبہ کو بھی فراغت حاصل ہوتی۔

قطب العالم نے فرمایا جاؤ اللہ آسان کرے گا۔ کچھ دنوں کے بعد قطب العالم کھیری تشریف لائے اور کھیری کے حاکم کو کہلا بھیجا کہ دس بیگھہ زمین اور ایک حویلی مجھ کو دو۔ حاکم نے اپنی سعادت کو عین جانکر باکرام تمام قبول کر لیا۔ قطب العالم نے اس اراضی کو میراں سید خورد کے حوالہ کیا۔ اور خیر آباد چلے آئے۔

میراں سید خورد نے اس اراضی میں آم کا باغ لگایا۔ چند روز گزرے تھے کہ چودھری نے کسانوں کو تیار کیا کہ رات کے وقت تمام آم کے تھالوں کو بنیاد سے اکھاڑ کر کسی اندھے کنوئیں میں پھینک دیں۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو میراں سید خورد کو معلوم ہوا، اٹھے اور سیدھے خیر آباد آئے تمام حقیقت قطب العالم کو بتائی

قطب العالم نے فرمایا۔ میراں سید خورد غمگین مت ہو تمہارے دین کی جڑیں پانی تک پہنچیں اور مضبوط و مستحکم ہوئیں اس کافر نے خود اپنی بنیاد کھودی ہے۔

تھوڑی مدت میں اس کا یہ حال ہوا کہ معہ اپنے خاندان اور ساز و سامان کے آیت کریمہ **ھل تحس منھم احدا**[۱]

۱۔ کیا تم انھیں کہیں محسوس کرتے ہو یا کہیں ان کی بھنک بھی پاتے ہو۔

Marfat.com

او تسمع لھم رکزا کا مصداق بن گیا۔ اور تمام قصبہ میراں سید خورد اور انکی اولاد کے تصرف میں آگیا، کہ انہیں سرا، باغات تالاب اور کنوئیں بنوائے۔ اوامر و نواہی میں جو حکم دیتے کوئی مانع نہ ہوتا۔ آج تک ان کے فرزندان کی حکومت اس قصبہ بلکہ اس پرگنہ میں جاری ہے۔ اور اکثر زائر جو اس جگہ کو دیکھتے ہیں قطب العالم کے اسی تفاؤل کے امیدوار ہیں۔

منقول ہے کہ قطب العالم حضرت پیر دستگیر مخدوم شیخ مینا قدس سرہ کے مزار پہ فاتحہ خوانی کے لیے خیر آباد سے لکھنؤ جایا کرتے تھے۔ راستے میں ایک گاؤں ہے موضع کندھوی وہاں قیام فرماتے تھے۔ اس گاؤں کا چودھری ایک ہندو تھا۔ بہت بڑا کاشتکار آس پاس کے گاؤں میں بھی اس کی کاشتکاری تھی تقریباً ہزار بارہ سو من غلہ پیدا ہوتا تھا۔ قطب العالم کا بہت معتقد تھا جب آپ کندھوی میں منزل فرماتے تو آپ کے ساتھ تمام قافلہ کی خاطر مدارات کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ قطب العالم نے اس دیہات میں قیام فرمایا۔ جیسی خدمت کرنی چاہیئے تھی حسب معمول اس چودھری نے کی۔ قطب العالم نے اس کے چہرے پر غم کا اثر دیکھا، دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے۔ کسی شخص نے ظاہر کیا کہ عنقریب ہی ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ کہ تمام کھلیان جسمیں تقریباً دس بارہ من غلہ گندم ہوگا دشمنوں نے جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔ قطب العالم نے فرمایا کوئی کھلیان باقی رہا ہے۔ اس نے کہا ایک نیم سوختہ خرمن جس میں تقریباً دس بارہ من غلہ گندم ہوگا۔ فرمایا غم مت کرو اس کھلیان کو صاف کرو اور ایک کوٹھی میں رکھدو سرپوش سے چھپا دو اور ایک سوراخ چھوڑ دو جب تمکو ضرورت ہو اُسی سوراخ سے نکال کر صرف کرو اللہ تعالیٰ اسی میں کفایت فرمائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا آئندہ سال نوتک وہ اخراجات میں خرچ کرتا رہا کوئی کمی نہیں ہوئی جب نئی فصل کا وقت آیا تو تخم کے خیال سے اس کے گھر والوں نے کوٹھی کا سرپوش کھولا، دیکھا تو چار پانچ سیر کے قریب گندم بچ رہا تھا اس کے بعد وہ برکت جاتی رہی، ورنہ اس سے پہلے وہ اپنی ضرورت کے علاوہ آس پاس کے دیہات والوں کو قرض بھی دیتا رہا تھا۔ اب گھر والے حسرت و افسوس کرتے تھے کہ ہم نے سرپوش کھول کر برکت کھودی۔ ورنہ تمام عمر ہمارے لیے کافی تھا۔

بعض حضرات سے یہ واقعہ اس طرح منقول ہے۔ کہ جب قطب العالم کو یہ واقعہ معلوم ہوا، تو یہ بات بھی منکشف ہوئی کہ گندم محفوظ ہیں صرف گندم کے پتے اور ڈنٹھل جلے ہیں زیر خاکستر گندم محفوظ ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا راکھ ہٹا کر دیکھو گندم محفوظ ہے۔ جب راکھ ہٹائی گئی بہت عمدہ بڑے بڑے سرخ گندم برآمد ہوئے۔ قرینہ یہ ہے کہ یہ دو جداگانہ واقعہ ہے۔

منقول ہے کہ قطب العالم جب لکھنؤ اپنے پیر دستگیر کے مزار پر فاتحہ خوانی کیلئے جاتے واپسی میں قصبہ محکوان میں بھی سلطان العاشقین برہان السالکین مخدوم شیخ سارنگ کے مزار پر حاضری دیکر خیر آباد واپس آتے تھے ہمیشہ یہی عادت تھی۔

ایک مرتبہ پیر دستگیر کی زیارت و فاتحہ خوانی کے بعد براہ راست خیر آباد چلے آنے کا ارادہ کیا۔ دو پہر کو ایک دیہات

Marfat.com

میں ٹھہرے قیلولہ میں مشغول تھے، عالم خواب میں دیکھا کہ میں سلطان العاشقین کے روضہ پر حاضر ہوں۔ حضرت مخدوم سارنگ قوالوں سے فرما رہے ہیں ہندی کا یہ کلام پڑھو۔

"آہو پیہ کاہے جاؤں ٹوٹا دیکھن جھوپڑا"

قطب العالم اٹھے، سمجھا کہ یہ اشارہ ہے اس پر کہ میں وہاں کی زیارت چھوڑ کر کبھی نہیں گیا ہوں۔ فوراً اٹھے اور اسی راہ سے روضہ سلطان العاشقین پر پہنچے۔ قوال ساتھ تھے، حکم دیا کہ یہی کلام سناؤ۔ قطب العالم دیر تک کیف رہے۔ رات وہیں گزاری پھر خیرآباد کیلیے روانہ ہوئے۔ اس کے بعد کبھی بھی نجکوان کی زیارت ترک نہیں کی۔

منقول ہے کہ میاں مدن، قطب العالم کے ایک صادق العقیدہ مرید تھے۔ مرگین جو پرگنہ پالی کا ایک دیہات ہے ان کا وطن تھا، ایک مرتبہ حاکم پالی نے اس دیہات میں جا کر لوٹ مار کی سرمایہ، سامان و اسباب غلہ وغیرہ لوٹ کرلے گیا۔ میاں مدن بھاگ کر خیرآباد آئے۔ اور قطب العالم کے سامنے تمام حالات بیان کیے۔ قطب العالم نے چاہا کہ اس حاکم کے پاس سفارشی خط لکھیں۔ میاں مدن نے عرض کیا کہ مبادا وہ ظالم آپ کی بات نہ سنے اور آپ کی بات زمیں پر گرے۔ آپ نے فرمایا جو شخص میری بات کو زمیں پر ڈالے گا خود زمیں کے نیچے جائے گا۔

اس دیہات میں متعدد کوئیں غلے سے بھرے تھے وہ ظالم ایک کوئیں کی جگت پر بیٹھا ہوا اپنے عملوں کو حکم دے رہا تھا کہ اس کو نکال کر بیچ دو۔ اسی وقت میاں مدن قطب العالم کا خط لیکر پہنچے، سخت غصہ ہوا، اور اسی کوئیں میں خط ڈال دیا۔ پھر اٹھنے کا ارادہ کیا، اس کا پاؤں پھسلا، گردن کی طرف سے کوئیں میں گر گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اسی وقت مرگیا۔

منقول ہے کہ میاں مدن کسی حاکم کے ساتھ کسی ایسے پہاڑی علاقے میں جا رہے تھے۔ جہاں کا پانی زہر ہلاہل تھا۔ وہاں کے پانی کا حال حضرت قطب العالم سے بیان کیا آپ نے ایک "آفتابہ گل" (مٹی کا لوٹا) عنایت فرمایا۔ اور کہا جو اس آفتابے سے پانی استعمال کرے گا، پانی کے برے اثر سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جن رفقا نے اس لوٹے سے پانی استعمال کیا وہ امراض سے محفوظ رہے اور جن لوگوں کو یہ نعمت میسر نہیں تھی وہ بیمار پڑے ہلاک ہوئے۔ جو زندہ رہے وہ نہایت ضعیف و کمزور ہو گئے۔

منقول ہے کہ فتح خاں۔ خیرآباد کا حاکم تھا، اب تک سرائے فتح خاں مخلوق کی زبان پر ہے اسی کی بنائی ہوئی ہے، بڑا ظالم شخص تھا۔ معافی داروں، زمینداروں اور رعیت کو بہت ستاتا تھا۔ پرگنہ بازی بھی اسی کی حکومت میں تھا۔ ایک مرتبہ بازی سے خیرآباد کی طرف روانہ ہوا کہ زمینداروں کو ستائے۔ مخادیم میں انتشار پیدا ہوا۔ سب حضرت سعد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ واقعہ اس طرح ہے۔ فرمایا شیخ نظام الدین کا قول ہے "ہنوز دلی دور است"، ابھی دلی دور ہے۔ پھر پریشان ہو کر

Marfat.com

حاضر ہوئے، کہ شہر کے نزدیک پہنچ گیا۔ آپ نے وہی جملہ دوہرایا "ہنوز دہلی دور است" جب مکانات شہر کے قریب پہنچا، تو کسی سے کچھ کہنے کیلئے گردن موڑی' ایسے جھٹکے سے موڑی کہ رگ چڑھ گئی، گردن ٹیڑھی ہوگئی۔ ہر چند چاہا کہ اطبا علاج کریں لیکن فائدہ نہ ہوا، آخر وہ سمجھ گیا کہ یہ کس سبب سے ہے۔ حضرت قطب العالم سے بالحاح وزاری عرض کیا، کہ میری گردن سیدھی ہوجائے۔ حضرت نے ایک آئینہ اس کے پاس بھیجدیا کہ اس میں چہرہ دیکھنے کی کوشش کرو۔ گردن تو سیدھی ہوگئی مگر کیا فائدہ کہ موت قریب آگئی تھی" آئینہ دیکھنے سے گردن تو سیدھی ہوگئی مگر وہ ایک روز کے بعد مرگیا۔

منقول ہے کہ خیر آباد کا ایک چودھری جو ذات کا چمار تھا، اس کا نام کھیرو تھا۔ تمام شہر پر پورا اقتدار رکھتا تھا۔ آپ کی خدمت میں آتا تو آپ اسکی طرف التفات فرماتے اور اس شہر کی حرمت کا لحاظ رکھتے۔ ایک روز قاضی راجا نے کہا قطب العالم کیا اس ظالم کافر کی تعظیم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میں تو تم لوگوں ہی کے خیال سے کرتا ہوں، آئندہ نہ کروں گا۔ اسکے بعد جب وہ آیا آپ نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی، انتہائی دلگیر ہوکر گیا۔ ایک بلا خیر آباد کے سر پر لا ڈالی کہ سب پریشان ہوکر قطب العالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اظہار واقعہ کیا۔ اور کہا کچھ لکھ کر اس کے پاس بھیجئے۔ ورنہ ہم لوگ اب شہر سے جلاوطن ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں تم لوگوں ہی کی وجہ سے اسکی حرمت ملحوظ رکھتا ہوں۔ آپ نے قاضی راجا کو خط دیکر اس کے پاس بھیجا۔ قاضی راجا نے زبانی بھی بہت کچھ کہا، شیخ کی بد دعا سے بھی ڈرایا، مگر اس کی آتش نخوت تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ اس نے کہا، کیا اس قدر ڈراتے ہو، کیا تمہارے شیخ کی کرامت سے میرا بیٹا مر جائیگا۔؟

قاضی راجا نے یہ بات قطب العالم کے سامنے بیان کردی۔ قطب العالم نے فرمایا باپ بیٹے کے حق میں جو بات کہتا ہے وہ یقیناً مستجاب ہوتی ہے۔ اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ جو کچھ اس کی زبان سے نکلا ہے وہی ہوگا۔

اس کا لڑکا گھوڑے پر سوار ہوکر کہیں جا رہا تھا، گھوڑا دوڑانے میں گھوڑے سے گر گیا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، نیم مردہ حالت میں گھر پہنچایا گیا۔ کھیرو، دوڑا ہوا قاضی راجا کے پاس آیا کہ قطب العالم سے کہئے کہ میرے بیٹے کو دیدیں میں توبہ کرتا ہوں" قاضی راجا نے گذارش کی، قطب العالم نے فرمایا تیر نشانے پر بیٹھ چکا ہے۔ آخر کار کھیرو کا بیٹا اسی روز مرگیا۔

منقول ہے کہ کھیرو مذکور بیٹے کے مرنے کی وجہ سے ائمہ خیر آباد کی طرف سے دل میں کینہ رکھنے لگا۔ حاکم خیر آباد کے پاس آگرہ میں جاکر ایک لاکھ ٹکہ کا ٹیکس ان ائمہ پر قائم کرادیا۔ یہ خبر ائمہ خیر آباد کو ملی سخت پریشان ہوئے۔ قطب العالم سے کہا اس کافر کے ہاتھ سے ہم لوگ ویران ہو رہے ہیں۔

قطب العالم نے اپنے خلیفہ شیخ صفی سے کہا دفع شر ظالماں کیلئے سیفی پڑھو۔ میاں صفی شہر سے باہر ایک تالاب کے کنارے بیٹھ کر کچھ پڑھنے لگے، مگر کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔ قطب العالم نے فرمایا درویش جو رات کو سوئے رہتے ہیں شب بیداری

Marfat.com

نہیں کرتے رات عبادت وطاعت میں نہیں گزارتے ان کے دعا پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ آج میری تسبیح لے جاؤ، اور چند مرتبہ اس پر پڑھو۔ ابھی دو تین ہی مرتبہ پڑھا تھا کہ ایک نورانی بزرگ نمودار ہوئے اور کہا کہ قطب العالم کو میرا سلام و دعا کہو اور کہدو کہ کھیرو مرکر جہنم واصل ہوا۔ لوگوں نے تاریخ لکھ لی تھی۔ اتفاقاً اسی روز کھیرو مذکور حاکم سے رخصت ہو کر آگرہ سے روانہ ہوا تھا۔ کچھ اس کے بھی مخالفین تھے انھوں نے حاکم سے کہا، کھیرو کے ذمہ خود ہی بہت کافی لگان باقی ہے جو اس نے ادا نہیں کیا ہے، حاکم نے واپس بلانے کا حکم دیا۔ جب لوٹ کر حاکم کے حضور میں آیا، حاکم نے کہا اپنا بقایا لگان ادا کرو وہ بقایا سے صاف انکار کر گیا، حاکم غضب ناک ہوا اور اسکو شکنجے میں کس دینے کا حکم دیا، آخر اسکو قتل کر دیا گیا۔ جو قتل کا مستحق تھا قتل کیا گیا اس سے بہتر کیا بات ہوگی۔

منقول ہے کہ راجو اور موجو، قطب العالم کے مرید میاں برخوردار کے لڑکے تھے، بدمست ہوگئے تھے ہر وقت فسق و فجور میں وقت گزارتے تھے۔ رات کے وقت لوگوں کے مکانوں میں گھس جاتے، ایک تالاب کھدوا رہے تھے۔ اس کے لیے ہر روز قطب العالم کی سرائے کے باشندوں اور محنت کشوں کو زور و تعدی سے پکڑ کر لے جاتے اور بہت ظلم سے کام لیتے۔

چونکہ میاں برخوردار کا مکان قطب العالم کی سرائے ہی میں تھا۔ اور لوگ ان دونوں کے ظلم وستم سے تنگ آگئے تھے، قطب العالم کی خدمت میں داد خواہ ہوتے۔ حکم ہوا، اللہ تعالیٰ جلد ہی ان کے دست ظلم سے رہائی بخشے گا۔ اس حوض "آب ناخوردہ" (خشک) سے یہ شربت مرگ ہی چکھیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، دونوں بھائی جوان مرگ ہی دنیا سے گئے۔ وہ حوض آج بھی موجود ہے، مگر کافی عمیق ہونے کے باوجود برسات میں بھی خشک رہا کرتا ہے۔ اس خشکی کی وجہ قوم میں مشہور ہے کہ چونکہ حضرت قطب العالم نے اسکو "حوض آب ناخوردہ" (بے پانی کا تالاب) کہا تھا۔

منقول ہے کہ میاں برخوردار کے دونوں بیٹے جب انتقال کر گئے اس وقت ان کی عمر آخر ہو رہی تھی، ایک روز قطب العالم سے عرض کرنے لگے کہ میرے دونوں بیٹوں نے اپنے کیے کا پھل پایا۔ میں اب اس دنیا سے بے اولاد جا رہا ہوں۔ حضور کا کیا حکم ہوتا ہے۔ فرمایا ایک لڑکا تمکو خدائے تعالیٰ دے گا۔ انھوں نے کہا کہ مصداق اس آیۃ کریمہ کے اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا۔ (میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میرے بالوں کی سفیدی پھیل پڑی ہے) فرمایا قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ[1] (تمہارے پروردگار نے کہا یہ میرے لیے آسان ہے) قطب العالم کی دعا سے انکو انتہائی بڑھاپے کی عمر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ کہ اب تک ان کی اولاد باقی ہے۔

منقول ہے کہ میاں قاضی راجا اپنے مکان کے قریب، قطب العالم کی سرائے میں کنواں کھدوانے لگے، مگر قطب العالم

---

[1] حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا، اور اللہ کا جواب جب اللہ سے اولاد مانگی اور اللہ نے دعا قبول فرمائی اور ان کی حیرت کے جواب میں فرمایا یہ میرے لیے آسان ہے۔ ۱۲

Marfat.com

سے اجازت نہیں لی تھی، ان کے پاس خاطر سے قطب العالم نے منع تو نہ کیا مگر یہ فرمایا کہ پانی شور نکلے گا کوئی استعمال نہ کرے گا اب بھی وہ کنواں موجود ہے انتہائی شور ہے بالکل پینے کے لائق نہیں ہے۔ ان کے پڑوسی دوسری دوسری ضرورتوں کے لیے لے جاتے ہیں۔ مگر پینے کے لیے قطب العالم کے کوئیں سے پانی لیتے ہیں۔

منقول ہے کہ ایک روز قطب العالم کی مجلس میں کھانا لایا گیا، لوگ کھانے میں مشغول تھے۔ قطب العالم کے ایک ممتاز شاگرد، صاحب درس، عالم و فاضل میاں محی خاں افغان بھی شریک طعام تھے۔ قطب العالم نے بطور مزاح دسترخوان سے ایک ہڈی اٹھائی اور میاں محی خان افغان سے پوچھا "اس کو پسند کرتے ہو" ان کی زبان سے نکل گیا "کیا دوسرے اس پر آنکھ لگائے بیٹھے ہیں" قطب العالم نے فرمایا۔ "تم بھی مجلس میں کوشش کرو"۔

اس کے بعد انکی یہ حالت ہو گئی کہ مجلس مباحثہ، مناظرہ یا اور کسی مجلس میں کسی سوال کا جواب دینا چاہتے تو کچھ نہ بول سکتے تھے جیسے کچھ جانتے ہی نہیں ہیں۔ لیکن جب درس دینے کیلیے بیٹھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا درس و تدریس کا فن جانتے ہیں۔ ہر باریک سے باریک نکتے حل کر دیتے۔ قاضی شہاب الدین کے حاشیہ کافیہ پر انھوں نے حاشیہ لکھا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قاضی شہاب الدین کے مفہوم کو سمجھا ہے تو ان ہی نے سمجھا ہے۔

مؤلف کتاب (خواجہ کمال) ان کا شاگرد رہ چکا ہے۔ بڑے معمر بزرگ تھے۔ میرے والد نے، میرے اور دیگر طلبہ کی تعلیم کے لیے لاہر پور سے لاکر حضرت سعد کے مدرسے میں رکھا تھا۔ مدتوں درس دیتے رہے۔

منقول ہے حضرت سعد قدس سرہ فرماتے ہیں۔ میں جاڑے کی ایک سخت رات میں دریا کے کنارے گیا ہوا تھا ایک دوکان پر میں نے ایک شخص کو دیکھا، جو بالکل برہنہ تھا۔ سردی کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ اور فریاد کر رہا تھا۔ اس کی یہ تنگ حالی دیکھ کر مجھکو بہت رحم آیا میں اسکے قریب کھڑا ہوا، اور سوچنے لگا اگر میرے پاس کوئی کپڑا ہوتا تو میں اسکو دیتا۔ ابھی میں کھڑا ہی تھا کہ ایک سوار اپنے گھوڑے سے گزرا اس کی فریاد اور گریہ وزاری کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی قریب آیا اور اپنی ریشمی دولائی اس کے کندھے پر ڈال دی اور روانہ ہو گیا۔ میرے دل میں یہ بات گزری دنیا بھی خوب ہے اگر ایسی جگہوں میں خرچ ہو۔ علی الصباح حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا، میاں سعد دنیا اگر صحیح مصرف میں خرچ ہو خوب ہے تم بھی ایسے موقع سے خرچ کرنے میں اعراض نہ کرو۔ کہ وہ تمہاری خدمت خود کرے گی۔

حضرت سعد فرماتے ہیں یہ ساری چیزیں جو تم دیکھتے ہو۔ یہ سب حضرت پیر دستگیر کے انفاس طیبہ کا اثر ہے حضرت سعد کے مطبخ میں روزانہ چودہ، پندرہ من میدہ خرچ ہوتا تھا، جو صوفیوں، قوالوں، طلبہ، مجاورین و مسافرین پر صرف ہوتا تھا۔ تقریباً چار پانچ ہزار تنکہ جو بمنزلہ روپیہ کے تھا محتاجوں کی بخشش میں صرف ہوتا تھا۔ اگر ایسا موقع آجاتا کہ کچھ موجود نہ رہا تو تاجروں

Marfat.com

سے دلوادیتے تھے۔ پھر اپنی جیب سے ادا فرماتے ۔ اکثر لشکری جنکے گھوڑے مر گئے یا از کار رفتہ ہو گئے، اپنی حاجت پیش کرتے تھے۔ آپ تلاش کرواکے جہاں بھی دستیاب ہوتے خرید کر عطا فرمادیتے ۔

ایک روز ایک پریشاں حال جماعت آپکی خانقاہ میں آئی اور اپنی خستہ حالی کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا چند روز ٹھہرو اور صبر سے کام لو۔ اسی زمانے میں سوداگروں کا ایک قافلہ دو تین طویلہ اچھے گھوڑوں کے ساتھ خیرآباد میں آیا آپ کو خبر ہوئی آپنے حکم دیا کہ تمام گھوڑوں کی قیمت تشخیص کی جائے، جب قیمت تشخیص کی گئی کئی ہزار ہوتی تھی۔ سوداگروں کو یہ خیال ہوا یہ تو خود درویش ہیں اتنی قیمت کہاں سے لائیں گے۔ اس وسوسے کی بھی خبر آپکو ہو گئی۔ آپ نے سوداگروں کو اطمینان دلایا کہ جب تم کل رقم اپنی تھیلی میں رکھ لینا تب گھوڑے دینا اور میں بھی ان کو اسی وقت اپنے اصطبل میں منگواؤں گا۔ قیمت طے ہونے کے بعد آپنے ایک نوشتہ رنبیرپور کے حاکم کے نام لکھ کر دیا اور سوداگروں سے کہا اگر کل روپے تمہارے مل جائیں تو لے لو ورنہ فوراً واپس آؤ۔

دوپہر کے وقت یہ سوداگران رنبیرپور حاکم کے دروازے پر پہنچے۔ اسی وقت حاکم کو خبر دی گئی کہ خیرآباد سے قطب العالم کا رقعہ لیکر ایک شخص آیا ہے۔ حاکم یہ خبر سنتے ہی ننگے پاؤں دوڑتا ہوا آیا، سوداگر سے قدمبوس ہوا، سوداگر نے خط دیا۔ اس کو چوما آنکھوں سے لگایا، اور اسی وقت کل روپے گن کر حوالہ کیے۔ چند ہزار تنکے (روپے) ان کے اور بھی حوالہ کیے کہ آپ حضرات اتنی دور سے تشریف لائے ہیں۔ سوداگر اپنے روپے لیکر اپنے تصرف میں لائے۔ قطب العالم نے پلک جھپکتے ہی تمام گھوڑے حاجتمندوں کو تقسیم کر دیئے۔

قطب العالم فرماتے تھے اکثر اولیا محمدی نذور قبول نہیں کرتے ہیں نبیؐ کی اتباع میں۔ کیونکہ نبیؐ نے فرمایا ہے۔ کوئی نبی ایسا نہیں جسکی نظیر میری امت کے اولیا میں نہ ہو۔ بعض بے ہمت ان اولیائے سلیمان صفت کے لینے اور تقسیم کرنے کے منکر ہیں وہ کاملین کے مرتبہ سے محروم ہیں۔ اے نادانو یہ عزت محمدی ہے کہ اس امت کے اولیا انبیائے پیشیں کے مصداق ہیں کہ عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ جیسے احیائے موتی، پیدائشی اندھے کو آنکھ والا بنانا وغیرہ۔

منقول ہے کہ حضرت قطب العالم کی ایک پھوپھی تھیں بی بی صابرہ بڑی عابدہ زاہدہ مریم صفت، ان کے پاس ایک بڑا طباق تھا جو انکے مصرف میں رہا کرتا تھا۔ حضرت قطب العالم کی پیدائش سے پہلے آپ کے تین بھائی پیدا ہو چکے تھے۔ جب کسی بھتیجے کے پیدائش کی خبر ملتی خوش ہوتیں اور کہتیں میرے بھائی کے یہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ لیکن قطب العالم کی پیدائش کے وقت کہا میرے بھائی کے گھر جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ ایک روز قطب العالم ہوگا۔ جب انکے انتقال کا وقت ہوا تو وہ طباق قطب العالم کے حوالہ کر دیا۔ کیونکہ وہ پھوپھی کی خدمت بھی بہت کیا کرتے تھے۔

حضرت قطب العالم فرماتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں جن مستورات کو شادی میں شرکت کا اتفاق ہوا ہے۔

Marfat.com

انھوں نے دیکھا ہوگا کہ بی بی صابرہ کے ورع وتقویٰ کی نسبت سے اسی طباق میں پارسا مستورات کو شیرینیاں پیش کرتے ہیں۔

منقول ہے، بی بی ملکہ جو قطب العالم کی بھتیجی تھیں انکو صرف ایک بچی پیدا ہوئی، اور چند ماہ کی ہو کر انتقال کر گئی پھر ایک مدت تک اولاد نہیں ہوئی حضرت قطب العالم سے خاندان کی عورتوں نے دعا کی درخواست کی، حکم یہ ہوا کہ انکی قسمت میں نہیں لکھا ہے۔ آخر بی بی ملکہ دنیا سے بے اولاد ہی گئیں۔

منقول ہے کہ میاں عبدالرحیم ساکن بلگرام خود کہتے ہیں کہ میرے بچپن میں میرے والد نے مجھے قطب العالم سے مرید کرادیا تھا۔ ایک مدت کے بعد کلاہ مجھ سے گم ہوگئی۔ میں نے سنا کہ قطب العالم تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں آیا کہ دوسری کلاہ عرض کرکے لے لوں۔ اس وقت ایک عجیب وغریب حالت میں نے دیکھی خلق اللہ جمع تھی لیکن حضرت کسی کی طرف ملتفت نہ تھے بلکہ یاد خدا میں مشغول تھے، میں متحیر کھڑا تھا، یکبارگی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، عبدالرحیم خوب پہنچے، جو کلاہ تم کو دی تھی گم کردی، پھر اپنے سر مبارک سے سبز اونی کلاہ اتاری اور مجھ کو عنایت فرمائی۔

شیخ عبدالرحیم کہتے تھے مجھے جب سخت مشکل پیش آتی ہے، تو ہزار بار یہ اسم پڑھتا ہوں "مخدوم شیخ مینا، مخدوم شیخ سعد" یقینی وہ مشکل حل ہوجاتی ہے۔ جبکہ دوسروں کی حاجتیں اسمائے اعظم اور سیفی وغیرہ سے پوری ہوتی ہیں۔ مجھے یہی دو اسم کافی ہیں۔

جاروب کش آستانہ اس کتاب کا مولف (خواجہ کمال) کا بھی راسخ عقیدہ یہی ہے۔ جب کبھی سخت مہم میں ان اسما کو با اخلاص وبصدق دلی پڑھتا ہوں یقینی مشکل حل ہوتی ہے۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے۔ دنیا کا ثبات وقیام طالبان حق اور عاشقان الٰہی کے قدوم میمنت لزوم سے ہے۔ رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ ہر گھنٹے میں اللہ تعالیٰ نوے ہزار آدمیوں کو خلعت وجود عطا فرماتا ہے۔ اسطرح ہر سال ساٹھ کروڑ اکاسی لاکھ اور ساٹھ ہزار آدمی عالم وجود میں آتے ہیں۔ ان میں نوے ہزار عاشقان الٰہی ہوتے ہیں۔ بقیہ جتنے ہیں سب بے عشق ہیں۔ یہی نوے ہزار عاشقانِ الٰہی ہیں، جنکی بدولت یہ دنیا قائم ہے۔ ہر سال نوے ہزار عاشقان الٰہی اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اور ہر سال نوے ہزار عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کرتے ہیں۔

ایک روایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے کہ نورِ عشق کا دریا عالم علوی سے دنیا کی طرف آیا ہے، اور ابر سفید کی طرح آسمان وزمین کے درمیان معلق ہے۔ ہر سال نور عشق چمکتا ہوا کوہ طور پر جاتا ہے۔ اور اللہ کی جناب میں دعا کرتا ہے کہ اس سال اپنے بندوں میں کس کس بندے کو میرے لیے پیدا کیا ہے اس کی خبر مجھ کو دے تاکہ انکے دلوں کو تیری طرف متوجہ کروں۔ اس وقت نوے ہزار آدمیوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ کر دیدیے جاتے ہیں۔ جن لوگوں کے نام اس

Marfat.com

کاغذ پر ہوتے ہیں ان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہے۔ اور ساعت بساعت ان کے دل کو اللہ کی طرف مائل کرتا رہتا ہے۔

اے عزیز! عشق کے تین حرف ہیں۔ عینِ عشق۔ ع۔ عین کا مفہوم علو ہے کہ عشق رفتہ رفتہ پستی سے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ منزل بمنزل اوپر بڑھتا ہوا، طالب اپنی انتہا کو پہنچتا ہے۔ یہ ناقصوں کیلیے مقدر کیا گیا ہے کہ ان کے قلوب جذب صادق سے مملو ہو کر علو کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔ ش۔ شین سے آتش شوق مراد ہے وہ آتش شوق جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوں کے دل میں بھڑکائی ہے جسکے دل میں آتش شوق ہوتی ہے وہ ہمیشہ اسی آگ میں جلتا رہتا ہے۔

قرآن میں بھی یہ لفظ آیا ہے لیکن ایک مصلحت خاص سے، بجائے 'شین' کے 'سین' آیا ہے۔ جیسے 'حمعسق' یعنی ع۔ س۔ ق ہے۔ قرآن میں موسیٰ ہے اور توریت میں 'موشیٰ' شین کے ساتھ۔ چونکہ لکنت کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو شین کے تلفظ میں دقت ہوتی تھی۔ اور آواز سین کی پیدا ہوجاتی تھی۔ اس لیے اللہ نے انکے تلفظ کی رعایت سے ہر جگہ موسیٰ کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور حروف مقطعات میں عین۔ شین۔ قاف کا موقع آیا تو رعایت موسوی ملحوظ رکھی گئی۔ اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ لفظ عشق قرآن میں بھی بایں صورت موجود ہے۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا، ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی۔ خداوندا! کل قیامت میں میری امت کا حساب میرے ہاتھ میں دیدے۔ کیونکہ یہ بہت ہی گنہگار امت ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کل قیامت میں سب کے روبرو انکی فضیحت ہو۔

خداوند عالم کا فرمان ہوا، کل قیامت میں، میں خود اپنے روبرو ان کا حساب لوں گا۔ تاکہ کوئی دوسرا نہ دیکھے اور ان کی فضیحت ہو۔ اگر یہ تمہاری امت ہیں تو میرے بھی بندے ہیں۔ انکو تمہارے روبرو کیسے فضیحت ہونے دوں گا۔

پھر فرمایا، یہ بات بھی کہی جاتی ہے، جب اتنی ہی عزت و تکریم ہے تو پھر ان سے گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں؟

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ ضائع نہ ہو، کیونکہ اللہ کے دو خزانے ہیں، ایک خزانہ ثواب اور ایک خزانۂ مغفرت و رحمت، اگر زندگی حسن عمل کے ساتھ گزری ہے۔ تو ثواب کے خزانے کا دہانہ اس کے لیے کھلا ہے۔ اور اگر مبتلائے مصیبت ہے تو خزانہ مغفرت و رحمت سے نواز دیتا ہے۔

ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اسلیے بھی مبتلائے مصیبت کر دیتا ہے کہ ابلیس کی آنکھ بخشش کو دیکھ کر ترستی رہے اور اس کو یہ حسرت ہو کہ جسکو میں نے اپنی وسوسہ اندازی سے گناہ میں مبتلا کیا ہے کہ وہ جہنم میں دکھ اٹھائیگا۔ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کے زیر سایہ آگیا تو اسکو دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ رحمت کے بھی کچھ تقاضے ہیں جو ابلیس کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں۔ لیکن خدائے غفور و رحیم اس سے واقف ہے۔

Marfat.com

مالی یہ جانتا ہے کہ باغ کی زمین کیسی ہے، اگر زمین سازگار ہے تو اس باغ میں سرو نصب کرتا ہے اور اس چمن کے حسن کو اور بھی دوبالا کر دیتا ہے۔

ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ بندوں سے گناہ کا صدور اللہ کی پاکی اور عزت کی دلیل بھی ہے۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے سماع کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت کیا ہے، فرماتے تھے کہ جس وقت نبیؐ کو یہ خوشخبری ملی کہ آپ کی امت کے فقرا اغنیا سے نصف روز پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ نصف یوم پانچ سو سال کا ہوگا۔ آپ کو بہت مسرت ہوئی اصحاب کو بلایا اور فرمایا کسی شعر پڑھنے والے کو بلاؤ ایک شعر خواں کو بلایا گیا اس نے لحن داؤدی میں یہ اشعار پڑھے ؎ لقد لسعت حیۃ الھوی الکبدی۔

پیغمبرؐ جسطرح صوفی کھڑے ہوتے ہیں کھڑے ہوئے چند قدم چلے ردائے مبارک دوش مبارک سے گر پڑی۔ ردائے مبارک کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یاروں میں تقسیم کر دیا گیا۔ عوارف میں لکھا ہے کہ چار سو ٹکڑے اس چادر کے ہوئے تھے۔ جو یاروں میں تقسیم ہوئے۔ یہیں سے صوفیہ سماع کو جائز سمجھتے ہیں۔

منقول ہے کہ کسی نے حضرت قطب العالم سے دریافت کیا کہ مجلس سماع سے پہلے اور بعد میں قرآن خوانی کا کیا ثبوت ہے؟ قطب العالم نے فرمایا۔ حضرت ممشاد دینوری نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک شب خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ صوفیوں میں سماع کا جو طریقہ رائج ہے کیا آپ اسکو ناپسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ناپسند نہیں کرتا۔ مگر ان لوگوں سے کہہ دو کہ ابتدا اور انتہا میں کلام اللہ پڑھ لیا کریں۔ میں نے کہا منکرین سماع مجھکو ایذا پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو علی صبر سے کام لو۔

قطب العالم درود خمسہ کے ثواب کو بہت مبالغہ سے بیان کرتے تھے۔ چنانچہ رسالہ مکیہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

ایک رات کچھ دیر سو کر میں اٹھا وضو کر کے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر سبق پڑھانے کے لیے کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا کہ اونگھ آنے لگی، خواب میں دو بزرگ نظر آئے ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" بس میں اپنی سعادت کونین سمجھ کر دوڑا، اور پائے مبارک پر بوسہ دیا۔ آنحضرتؐ نے شفقت فرمائی۔ اور فارسی زبان میں فرمایا "تو این بخواں" (تم یہ پڑھو) اور زبان مبارک سے یہ درود ارشاد فرمایا۔

اللھم صل علی محمد بعدد من صلے علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب وترضیٰ ان تصلی علیہ، وصل علی محمد لما ینبغی الصلوٰۃ علیہ ـــ

اس بشارت کا اظہار میں نے اس لیے مناسب سمجھا تاکہ طالبین کا ذوق وشوق بڑھے اور وہ اس درود شریف

Marfat.com

کے پڑھنے کی طرف مائل ہوں۔ اور سلف کی عادت بھی تھی کہ ترغیباً للطالبین اپنے بعض خصوصی واقعات وعادات کو بیان فرمادیتے تھے۔ تاکہ ان کا دل اللہ کی طرف کھینچے۔ چنانچہ احمد بن حنبل ہر مرتبہ کہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے دیکھتے تھے، لوگوں نے دریافت کیا سمجھ کر، یا بغیر سمجھے ہوئے، فرمایا سمجھ کر پڑھیں یا بے سمجھے ہوئے خدائے تعالیٰ ہر طرح دیکھتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار کو ننانوے مرتبہ دیکھا۔ تو میں نے پوچھا نجات کی کیا راہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس دعا کے پڑھنے سے اللّٰھم صغر الدنیا باعتبار عظم جلالک فی قلوبنا۔ ووفقنا لمرضاتک وثبتنا علیٰ دینک یاذالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین۔

منقول ہے۔ قطب العالم نے فرمایا، تمہارا کسی شئے کو انتہائی دوست رکھنا اس کی عیب بینی سے آنکھ کو اندھا کردیتا ہے پھر یہ حکایت بیان کی۔

ایک شخص اپنی بی بی سے انتہائی محبت عشق کی حد تک کرتا تھا، عورت کی ایک آنکھ میں سفیدی بھی۔ لیکن اس کے شوہر کو اس کا بالکل احساس نہ تھا۔ جب ایک مدت گزر گئی اور عشق کا زور بھی کم ہوگیا، تو سفیدی چشم کو اس نے دیکھا، پوچھا، تمہاری آنکھ میں یہ سفیدی کب سے ظاہر ہوئی۔ عورت نے کہا جس دن سے میری محبت تمہارے دل میں کم ہوئی۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے اللہ کا دیدار کرادیجئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی تمنا کی جواب ملا "لن ترانی" تم نہیں دیکھ سکتے۔ تو پھر تم کس گنتی میں ہو، اس شخص نے جواب دیا، موسیٰؑ کے زمانے میں تجلی قہری تھی اس لیے یہ جواب لن ترانی ملا لیکن دور محمد علیہ السلام میں تجلی لطفی ہے۔ ایک کہتا ہے۔ واللہ لا اعبد حتی اراہ۔ میں عبادت نہیں کرتا۔ جب تک اسکو دیکھتا نہیں ہوں، ایک کہتا ہے سبحانی ما اعظم شانی۔ میں پاک ہوں میری شان کتنی بلند ہے۔ تو ایک دوسرا کہتا ہے لیس فی جبتی سوا اللہ، میری قبا میں اللہ کے سوا کچھ نہیں ایک کہتا ہے الاولیا۔ . . . رویۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیکڑوں اعزاز واکرام کے ساتھ شب معراج میں لے گئے۔ اور شرف جمال سے مشرف فرمایا۔ آپ مجھے لن ترانی کا جواب سنا کر مجھکو الگ کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؓ نے فرمایا تم بالکل سچ کہتے ہو۔ تم کو دیدار الٰہی کی سعادت تک پہنچا دیتا ہوں پھر اس نعمت سے آپ نے اسکو مشرف فرمادیا۔

قطب العالم نے فرمایا، اللہ کے ایسے بندے ہیں جو اسی دنیا میں بچشم دل خدا کو دیکھتے ہیں۔ تجلی اسی جسمانی آنکھ

Marfat.com

پر ہوتی ہے اور وہاں سے دل کی طرف منعکس ہوتی ہے۔ نیز ان آنکھوں سے بھی دیکھتا ہے۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا، امت محمدیہ میں ایسے بلند ہمت اہل مکاشفہ ہیں کہ بجز رویت الٰہی کے اور کسی شے کے طلبگار نہیں ہوتے۔ ایک بوڑھے سے کہا گیا، کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کو دیکھو اس نے جواب دیا نہیں کہا گیا کیوں؟ اس نے جواب دیا موسیٰؑ نے چاہا نہ دیکھا، محمد رسول اللہ ﷺ نے نہ چاہا دیکھا، لہٰذا ہماری طلب دیدار الٰہی کے باب میں حجاب اعظم ہے

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ شریعت، طریقت حقیقت کی مثال، کشتی، دریا اور موتی کی ہے۔ موتی کا طلب گار۔ کشتی میں بیٹھکر دریا کی سیر کرتا ہے۔ پھر غوطے لگا کر موتی حاصل کرتا ہے۔ اگر اس ترتیب کو ترک کردے موتی تک نہیں پہنچ سکتا۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ یہ نفس پلید، انواع اقسام کے توہمات اور حرکات کا مالک ہے۔ کبھی کہتا ہے، آخری زمانہ ہے فیوض منقطع ہو چکے نمعلوم نتیجہ یاب ہو یا نہ ہو۔ اسکے اس توہم و حرکات کی طرف اصلاً ملتفت نہ ہونا چاہیے کیونکہ فضل غفار اور اہل طریقت کے احوال پر نظر کرو گے ان کی باتوں کے سننے اور مطالعہ کرنے سے غافل نہ ہو۔ ؎ اگر قلم سروش نے نہ لکھا تو کیا ہوا۔

گر رسیدن بکعبہ نتوانم بارے از قبلہ رو نگردانم

(اگر ہم کعبہ تک نہیں پہنچ سکتے ہیں تو قبلہ کی طرف سے منہ بھی نہیں پھیر سکتے ہیں۔)

اگر تیرا نفس کہے یہ لوگ اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو قوی تھے ہم انکی اقتدا نہیں کر سکتے۔ ان عورتوں کے احوال کو دیکھو جو اہل مجاہدہ تھیں جنھوں نے راحت آسائش اور تن آسانی کا دروازہ خود پر بند کر رکھا تھا۔ اور اپنے نفس سے کہو اے نفس تو مردانگی کا دعویدار ہے لیکن کیسا کم ہمت و انتہائی خسیس ہے کہ عورتوں سے بھی تو کم تر ہے۔

پھر یہ حکایت بیان کی کہ رابعہ بصریہ کے گھر کا دروازہ نہ تھا، کسی نے کہا دروازہ لگا لیا کیجئے تاکہ رات کو بفراغت آرام سے رہیئے۔ دروازہ بنانے والے کو لائے دروازہ لگایا گیا۔ صبح اٹھ کر دروازے کو جدا کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیوں دور کر دیا۔ فرمایا دروازہ بند کرنے میں اتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔

رابعہ بصریہ اپنے مناجات میں کہتی تھیں۔ اے میرے مالک جو کچھ تجھ کو رابعہ کو دنیا میں دینا ہے وہ اپنے دشمنوں کو دیدے اور جو کچھ رابعہ کو بہشت میں دینا ہے وہ اپنے دوستوں کو دیدے۔ رابعہ کے لیے دنیا میں ترا اندوہ ہی غمگسار ہے اور بہشت میں ترے نام کی یاد ہی کافی ہے۔

منقول ہے۔ لوگوں سے یہ بات سنی گئی ہے کہ ایک شخص کی ایک پارسا خوش باندی تھی وہ شخص بازار گیا اور اس باندی

Marfat.com

کو بازار کے ایک گوشے میں بٹھا کر دوسری ضرورتوں کے لیے جانے لگا اور اس باندی سے کہا کہ یہیں رہ یہاں سے دوسری جگہ نہ جا جب تک میں لوٹ نہ آؤں۔ جب واپس آیا اس کو نہ دیکھا سخت برہم ہو کر گھر کی طرف گیا، جب باندی نے دیکھا کہ وہ بہت برہم ہے تو مالک سے کہا جلدی نہ کیجئے آپ نے ایسی جگہ مجھکو بٹھا دیا تھا کہ وہاں ایک شخص بھی اللہ کو یاد کرنے والا نہ تھا، مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ جگہ نہ الٹ دی جائے۔

وہ شخص پارسائی کی ایسی بات سنکر بہت متحیر ہوا، اور اس باندی کو آزاد کر دیا۔ باندی نے کہا، آپ نے برا کیا میں آپکی خدمت کرتی اور ثواب حاصل کرتی۔ اب ایک ثواب چلا گیا۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا، ایک روز ایک صوفی، صوفیوں کا لباس پہنکر ایک صوفی کے دروازے پر آیا، اور اسکی لڑکی سے پانی مانگا، لڑکی نے خیال کیا وضو کیلیے مانگتا ہے ایک گھڑا بھر کرلے آئی۔ وہ صوفی پانی پینے لگا۔ لڑکی باپ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے ابا تیار ہو جائیے قیامت قریب آگئی۔ باپ نے کہا اری بڑھیا تجھکو کیسے معلوم ہوا، کیسے تحقیق ہو گئی کہ اس ہیبت اور پوری تحقیق کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

لڑکی نے کہا ابا جان میں نے دیکھا ایک صوفی صوفیوں کے لباس میں دن کو پانی پی رہا ہے۔ حیرت ہے کہ ایک صوفی صوفیوں کے لباس میں ہو کر دن میں پانی پیئے اور قیامت قائم نہ ہو جائے۔

منقول ہے کہ قطب العالم فرماتے تھے کہ خواجہ حسن صالح کی ایک کنیز تھی اسے انھوں نے فروخت کر دیا جب آدھی رات ہوئی کنیز بیدار ہوئی اور اس نے کہا، "اے اہل شرع نماز نماز" لوگوں کو تعجب ہوا، بولے کیا صبح ہو گئی؟ لڑکی نے کہا آپ لوگ فرض نماز کے سوا دوسری نماز نہیں پڑھتے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ کنیز خواجہ حسن کے پاس واپس گئی اور کہا اے جناب بیکار آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جو نماز تہجد نہیں پڑھتے ہیں۔ مجھکو واپس لے لیجئے۔"

اے بھائی جب اس زمانے کی کنیزوں کی یہ ہمت تھی تو اس زمانے کے خواجگان کا کیا حال ہو گا۔

منقول ہے کہ قطب العالم فرماتے تھے بندہ اخلاص حق کی بدولت شیطان سے چھٹکارا پاتا ہے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی امم سابقہ میں ایک عابد خدا پرستی کرتا تھا ایک مدت تک عبادت کرتا رہا۔ ایک مرتبہ اس نے یہ سنا کہ ایک جماعت خدا کو چھوڑ کر درخت کی پوجا کرتی ہے اسکو سخت غصہ آیا کلہاڑی کاندھے پر رکھ کر اس درخت کے کاٹنے کے ارادے سے چلا۔ ابلیس ایک بوڑھے کی شکل میں اس کے سامنے آیا اور بولا اللہ تم پر رحم کرے کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا جاتا ہوں کہ اس درخت کو کاٹ دوں، ابلیس نے کہا تم کو اسکی کیا ضرورت ہے عبادت اور مشغولی چھوڑ کر غیر کی طرف متوجہ ہوئے ہو؟ اس نے کہا یہ بھی عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا میں تم کو نہ چھوڑوں گا۔ اب ان دونوں میں جنگ ہونے لگی۔ عابد نے اسکو پکڑا اور زمین پر پٹک دیا،

Marfat.com

اور سینہ پر سوار ہو گیا۔

ابلیس نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ تم کو ایک حکایت سناؤں۔ عابد اس کے سینے سے اتر گیا۔ ابلیس نے کہنا شروع کیا اللہ نے یہ کام تم سے ساقط کر دیا ہے۔ تم پر یہ فریضہ کردہ ہے۔ تم اس کی پرستش نہیں کرتے تو جو تمہارا غیر ہے اسکی کوئی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ زمین میں اللہ کے پیغمبر موجود ہیں اگر چاہے گا ان کو حکم دے گا کہ کاٹ ڈالیں۔

عابد نے کہا مجھے اس کے کاٹے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ابلیس نے پھر اس سے جنگ شروع کر دی۔ پھر یہ عابد اس پر غالب آگیا اور اسکو پٹک کر سینے پر چڑھ بیٹھا۔ ابلیس عاجز آگیا۔ اور اس نے کہا اے عابد کیا تم ایسی بات کی طرف مائل ہو سکتے ہو جو ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کن بھی ہو اور تمہارے لیے سود مند بھی ہو؟ عابد نے پوچھا وہ کیا چیز ہے ابلیس نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ وہ بات تم کو بتاؤں۔ عابد نے اسکو چھوڑ دیا۔

ابلیس نے کہنا شروع کیا تم ایک درویش اور حاجتمند ہو، اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے ہو بوجھ میں دبے ہوتے ہو۔ تمہارے لوگ تکلیف برداشت کر رہے ہیں شاید تم اس بات کو پسند کرو گے کہ اپنے بھائیوں پر فضل اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خود دوسروں سے بے نیاز ہو جاؤ۔ عابد نے کہا ہاں میں پسند کروں گا۔ ابلیس نے کہا اپنے اس کام سے باز آجاؤ۔ میں تمہارے سرہانے ہر شب کو دو دینار رکھدوں گا۔ جب صبح کو اٹھو گے اس کو لے لو گے اپنی ذات پر اور اپنے عیال پر خرچ کرو گے۔ اپنے بھائیوں پر صدقہ کرو گے یہ تمہارے لیے اور مسلمانوں کے لیے سود مند ہو گا۔ تم کو اس درخت کے کاٹنے سے کیا فائدہ ہو گا کہ اسکی جگہ دوسرا نصب کر دیں گے اس کے کاٹنے سے ان لوگوں کا کچھ نقصان نہ ہو گا۔ اور نہ تم کو نفع ہے۔

عابد سوچ میں پڑ گیا اور دل میں کہا بڈھا ٹھیک ہی کہتا ہے۔ میں پیغامبر نہیں ہوں کہ اس درخت کا کاٹنا مجھ پر واجب ہو۔ خدا نے مجھکو نہیں کہا ہے کہ اسکے نہ کاٹنے سے میں گناہ گار ہوں گا۔ اس نے جو کچھ کہا اس میں نفع زیادہ ہے۔ عابد اپنی عبادتگاہ کی طرف لوٹ گیا۔ جب رات گزری اور صبح ہوئی، دو دینار اپنے سرہانے دیکھا، اسی طرح تین دنوں تک دیکھتا رہا۔ اور دینار پاتا رہا، تو اس صبح کو جبکہ اسکی کوئی چیز اپنے سرہانے نہیں دیکھی غصے میں کلہاڑی کاندھے پر رکھا ہی تھا کہ ابلیس پھر ایک بوڑھے کی شکل میں نمودار ہوا، کہا کہاں کا ارادہ ہے عابد نے کہا درخت کو کاٹوں گا۔ ابلیس نے کہا جھوٹ کہتے ہو تم اس کو نہیں کاٹ سکتے اور تمہارا دسترس وہاں تک نہیں ہے۔ تو عابد نے ہاتھ بڑھایا کہ اسکو پکڑ لے، جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا۔ مگر ابلیس نے اس کو زمین پر دے مارا اپنے پاؤں کے نیچے گوریا کی طرح دبا کر سینے پر چڑھ بیٹھا۔ اور کہا اس کام سے باز آؤ ورنہ تمکو ذبح کر دوں گا۔ اب عابد نے خود میں اس کے مقابلے کی طاقت نہ پائی۔ تو کہا تم مجھ پر غالب آگئے مجھے چھوڑ دو اور یہ بتاؤ کہ تم پر میں نے کسطرح غلبہ پایا تھا اور اب تم نے کسطرح مجھ پر غلبہ پایا۔ ابلیس نے کہا پہلی بار خدا کے لیے تم کو غصہ آیا تھا، اور تمہاری نیت آخرت پانے کی تھی تو تم

Marfat.com

نے مجھے مسخر اور مقہور کر لیا، اور اس وقت اپنے نفس اور دو دینار کیلئے تم غصے میں آگئے اسلئے تم پر غلبہ حاصل کیا اور زمین پر پٹک دیا۔ یہ حکایت اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تصدیق کرتی ہے۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ مشایخ نے رزق کی چار قسمیں کی ہیں۔

رزق مضمون، رزق مقسوم، رزق مملوک، رزق موعود۔

(۱) رزق مضمون :- جو کچھ طعام و شراب، اور کفاف ہے اسکو پہنچتا ہے۔ یعنی وہ رزق جس کا اللہ ضامن ہے وما من دابة فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا۔ جتنے بھی زمین پر چلنے والے ہیں انکا رزق اللہ کے پاس ہے۔

(۲) رزق مقسوم :- وہ ہے جو ازل ہی میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔

(۳) رزق مملوک :- روپے پیسے، کپڑے اور دوسرے اسباب جو بطور ذخیرہ کسی کے پاس موجود ہیں۔

(۴) رزق موعود :- اللہ تعالیٰ نے صالحین و عابدین سے جس رزق کا وعدہ فرمایا ہے۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے آسانی پیدا کر دیتا ہے، اور وہاں سے رزق پہنچاتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا) پھر فرمایا کہ توکل رزق مضمون میں ہوتا ہے، دیگر رزقوں میں نہیں۔ جو مقسوم ہے اس میں توکل کیا کرے گا، اور جو مملوک ہے اپنے قبضہ میں ہے اس میں بھی توکل نہیں ہے۔ اور رزق موعود میں بھی نہیں کیونکہ جو وعدہ کیا ہے وہ پہنچائے گا۔

توکل دراصل رزق مضمون میں ہے یعنی یہ جانے کہ جو کچھ میری ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ پہنچائیگا۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ مریض کی عیادت درست ہے مگر تین امراض میں نہیں ہے۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا يُعَادُوْنَ صاحب الرمد و صاحب البرص و صاحب الدمل، آشوب چشم، برص، اور دُمّل والوں کی عیادت نہیں کی جاتی۔ نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ چھینکنے والے سے پہلے اگر نہ چھینکنے والا الحمد للہ کہدے تو دانت، کان اور پیٹ کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ جمع کرو۔ کھاؤ۔ چھپاؤ۔ دو اور لو۔ لوگوں نے پوچھا امیر المومنین اس پانچ کلمے کا مطلب کیا ہے امیر المومنین نے فرمایا۔ جمع کرو علم۔ کھاؤ غصہ، چھپاؤ لوگوں کا عیب، دو انصاف، لو بہشت۔ لوگوں نے کہا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا، ایک موقع سے ابراہیم ادھم کوفہ پہنچے، امام ابو حنیفہؓ کو خبر ہوئی، ان کی زبان سے نکل گیا انکو چاہیئے تھا کہ علم حاصل کرتے دوسرے روز ان کی ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے، اثنائے راہ ہی میں ملاقات ہو

Marfat.com

گئی۔ ابراہیم ادہم نے فرمایا، علما سے مجھکو ایک حدیث پہنچی ہے۔ ترک الدنیا رأس کل عبادۃ ۔ دنیا کا ترک کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے ۔ اس پر میں عمل کرتا ہوں ۔ آتنا علم جو آپ کو پہنچا ہے ان میں سے آپ نے کیا کیا عمل کیا ۔ یہ سُنکر امام ابوحنیفہ بیہوش ہو گئے ۔ جب ہوش میں آئے اپنی کہی ہوئی بات پر بہت نادم و شکستہ خاطر تھے ۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا ۔ مشائخ کبار اور صاحبانِ مقام واحوال نے جو العلم حجاب اللہ کہا ہے ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تعلیم یا علم دانی کے مخالف ہیں اور جہالت کو پسند کرتے ہیں انھوں نے تو خود علم حاصل کیا ہے اور اس پر عامل رہے ہیں ۔ اور اسی کی بدولت وہ مقام عالیہ کو پہنچے ہیں ۔ ہاں اپنے عمل کی کوئی وقعت انکی نگاہ میں نہیں ہے ۔ اس وقت انھوں نے یہ بات کہی کہ العلم حجاب اللہ ۔ (یعنی اگر غرور پیدا کر دے) کیا تم نہیں دیکھتے ہو، خود ہی بزرگان کہتے ہیں ۔ "ذکر اللسان لقلقۃ ذکر القلب وسوسہ ومن قال لا الہ الا اللہ فہو کافر" اس قسم کی باتیں انھوں نے اپنے احوال و مقام کے اعتبار سے کہی ہیں ۔ نہ یہ کہ علم کو منع کرتے ہیں یا ذکر لسان اور ذکر قلب سے باز رکھتے ہیں ۔ ایک شخص نے کہا یہی وجہ ہوگی جو بعض سالکوں نے کہا ہے ۔ من قال لا الہ الا اللہ فہو کافر" آپ نے فرمایا اس قسم کی باتیں صاحبان حال، اہل مکاشفہ و مشاہدہ کی ہیں ۔ (ہر ایک کی رسائی یہاں تک نہیں ہے)

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا ۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہو، اسکے دو معنی میں نے سنے ہیں ایک تو سین کے معنی چین سے کے ہیں کہ اس مقام تک پہنچنا انتہائی شدائد کو عبور کرنے کے بعد ہی نصیب ہوتا ہے یعنی علم حاصل کرو خواہ ایسے دشوار گزار مقام ہی میں کیوں نہ حاصل ہو نیز سین کے معنی شیر کے کچھار کے بھی ہیں اور وہاں پہنچنا ہلاکت سے خالی نہیں لہذا علم حاصل کرنے میں ہلاکت جان کی پروا نہ کرو ۔ ہر مصیبت سہہ کر علم حاصل کرو ۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا ۔ جب عیسیٰؑ آسمان پر اٹھائے گئے، اُن کے جسم پر فرشتوں نے ایک گدڑی دیکھی جسمیں چار سو پیوند لگے ہوئے تھے اور ہر ایک دوسرے سے مختلف رنگ، اس سے انکو بہت تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر چار ہزار ہوتے تو مجھکو اور بھی پسند آتے ۔ اور پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا، دنیاوی اشیا میں عیسےٰؑ کے پاس دو چیزیں تھیں ایک گدڑی اور ایک پیالہ شکستہ، ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا چلّو سے پانی پی رہا ہے آپ نے وہ شکستہ پیالہ پھینک دیا کہ میں اس شخص سے زیادہ غنی ہوں ۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا ۔ حضرت جنید کا ایک مرید ایک وقت اُن سے کچھ پوچھ رہا تھا آپ جواب دے رہے تھے ۔ مرید نے جواب پر اعتراض کیا آپ نے یہ آیت پڑھی فان لم تؤمنوا لی فاعتزلون (اگر میری بات نہیں مانتے مجھے چھوڑ دو) وہ مرید نہایت کم فہم تھا جو حضرت جنید کے منازل و مراتب کو سمجھنے والا نہیں تھا ۔

Marfat.com

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے۔ آدمؑ جب زمین پر آئے تو اس پشیمانی کی وجہ سے جو ان کے دل میں تھی، منہ میں انگلی ڈالی اور قے کی۔ زمین کے کیڑے مکوڑے، حشرات الارض از قسم سانپ اور ان کے علاوہ بھی جنکا دل اس قے کے کھانے کی طرف مائل ہوگیا اس قے کے کھانے کی وجہ سے ان کے منہ زہر آلود ہوگئے اور ان کے سر برابر ہوگئے۔ اس کے بعد جو گھاس بھی کاس جگہ پیدا ہوئی، اسکی خاصیت و طبیعت زہریلی ہوگئی۔ اور وہ لڑکا جسکے خون میں اس غذا کا اثر تھا یعنی قابیل منشاء کفر و فساد ہوا۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے کہ حضرت شیخ محمود داشتی کے ایک مرید جنکا نام شیخ محمد کرمانی تھا جب انکے وطن کی طرف انکو واپس کرنے لگے تو آپ نے فرمایا جب اپنے وطن میں پہنچ جاؤ تو ذکر اور خلوت گزینی میں مشغول ہو جائیو۔ شیخ محمد نے کہا اگر کسی وقت میرے کسی مسلمان بھائی کو یا دوستوں کو آرام پہنچانے کی ضرورت پیش آئے تو اسکی اجازت ہے؟ شیخ محمود نے یہ سنکر سر جھکا لیا کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا ایسے شخص پر تعجب ہے کہ مار سیاہ اس کو ڈس رہا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے کے پاؤں کا کانٹا نکالے

اے عزیز! خلوق کی نفع رسانی تمام طاعتوں میں بزرگتر طاعت ہے مگر جبکہ راہ خدا میں وہ کامل ہو جائے لیکن اسوقت انتہائی دردمندی سے مدد کرے اور وہ کام ہو بھی جائے کہ لوگ تعجب کریں۔ جو کچھ اس نے کیا ہوگا وہ عین اخلاص ہوگا ورنہ سب کچھ لاف و گزاف ہوگا کیونکہ مقصود ہی معبود ہوتا ہے۔

منقول ہے۔ قطب العالم نے فرمایا حضرت مصطفیٰ فرماتے ہیں کہ ایک روز کا بخار ۔ ۔ ۔ کے گناہ کا کفارہ ہے پیر دستگیر (مخدوم شاہ مینا) فرماتے تھے، یکروزہ بخار ایک سال کا کھایا پیا برابر کر دیتا ہے تو یقینی ہے کہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بھی ہو۔

منقول ہے کہ قطب العالم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بیمار ہوئے، وہ خود کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے صحت و عافیت عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے ان اسرار میں جو میرے اور تمہارے نفس کے درمیان ہیں، دخل نہ دو۔ جیسے رکھوں ویسے ہی رہو۔

منقول ہے کہ قطب العالم نے فرمایا۔ تفسیر عین المعانی اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ حضرت خضر کا نام بلیا بن ملکان تھا۔ خضر ان کا لقب ہے اور کنیت ابو العباس خضر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس جگہ بیٹھتے تھے، وہ جگہ ہری بھری ہو جاتی تھی۔ اور تفسیر سوریاں میں سورہ کہف کی تفسیر میں خضر کا حلیہ اس طرح ہے۔ بلند سر کندھے سے کچھ خمیدہ سیاہ لمبے بال رخسار کشادہ، ابرو درشت، ہتھیلی اور تلوا سخت و نرمی میں معتدل مزاج مائل بہ حزن کم التفات سبک قدم، کوتاہ جامہ، خورد دستار۔ درست جامہ بے تکلف و بے رعونت، اچانک آجاتے ہیں کہ آدمی یہ بھی نہ جان سکے کہاں سے آئے، اور اچانک غائب ہو جاتے ہیں کہ پتہ بھی نہیں چلتا کہاں گئے۔

تفسیر ابو اللیث اور معالم التنزیل میں ہے کہ کسی بادشاہ کے شہزادے تھے ان کو چاہا کہ ان کو اپنی جگہ بٹھائیں انھوں

Marfat.com

نے قبول نہیں کیا۔ باپ سے بھاگ کر دریائی جزیروں میں چھپ گئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے، بنی اسرائیل کی نسل سے تھے۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ کہ خواجہ فضیل عیاض فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تم سے پوچھے کہ خدا سے ڈرتے ہو؟ تو خموش رہو، کیونکہ اگر تم نے نہیں کہا تو کافر ہوئے اور اگر ہاں کہا، تو یہ جھوٹ ہوگا۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک بزرگ سے پوچھا گیا، کس طرح رہتے ہیں، بولے جسطرح وہ رکھتا ہے پوچھا گیا، کس طرح رکھتا ہے، بولے جسطرح چاہتا ہے، مجھکو اس کی خواہش سے کیا مطلب عاجزی اور انکساری کی منزل میں امیدوار رہنا چاہیئے۔

خواجہ سلطان العاشقین قدس سرہ نے کہا تیس سال تک میں کہتا رہا کہ یہ کر دے اور وہ کر دے، لیکن پہلی مرتبہ مقام معرفت پر پہنچا تو کہا خداوندا! تو میرا ہو جا اور جو کچھ تو چاہے وہ کر۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ کہ ایک روز ابوالحسن نوریؒ نے حضرت جنید کو دیکھا کہ منبر پر بیٹھے مخلوق کو وعظ کر رہے ہیں۔ فرمایا اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ عالم سے علم کی وجہ سے راضی نہیں ہوتا، جب تک عالم کو علم میں غرق نہ پائے یعنی اس علم پر عامل نہ ہو۔ تو اگر تم اس علم کے عامل ہو تو اس وقت یہ مقام (واعظ گوئی) تم پر لازم ہے ورنہ منبر سے اتر آؤ۔

خواجہ جنید اسی وقت منبر سے اتر آئے۔ ایک مہینہ تک خلق میں وعظ نہیں کہا خواجہ جنید نے اپنی ذات میں غور کیا اور جس بات کی طرف ابوالحسن نوری نے اشارہ کیا تھا وہ اپنے اندر نہ پایا۔ ایک مہینہ گھر بیٹھے رہے۔ پھر خلوت سے باہر آئے اور کہا، اگر مجھکو یہ حدیث نہ پہنچی ہوتی کہ آخر زمانے میں بیشتر پیشوائے قوم انتہائی ذلیل ہوں گے، میں ہرگز تم سے گفتگو نہ کرتا۔ اس جملے سے گویا اس بات کا اقرار کرنا مقصود تھا، کہ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو لوگوں سے اپنے علم و فضل کا حق طلب کریں۔ اگر میں استحقاق علم و فضل میں سچا نہیں ہوں تو اپنے تقصیرات کے اقرار کرنے میں سچا ہوں۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا علم تازہ (کذا) تھا، جب علمائے دنیا دار ظاہر ہوئے اسلام میں خلل آ گیا ایک بزرگ نے شیطان کو فارغ البال، بیکار بیٹھا ہوا دیکھا پوچھا تعجب ہے کہ تم فارغ البال بیٹھے ہو بولا علمائے دنیا پیدا ہو گئے میری حاجت باقی نہیں رہی حق تعالیٰ نے میری جگہ انکو لا بٹھایا ہے۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ حضرت پیر دستگیر اکثر اس فقیر کو امامت کا حکم دیا کرتے تھے، میں ادب کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ سلام پھیر کر پیچھے آ جاؤں اشارے سے منع فرماتے یہاں تک کہ میں آگے ہی بیٹھ کر دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وھو حیٌّ لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیئٍ قدیرہ پڑھتا۔ پھر انکے قدموں میں ٹپڑا ٹپڑا خلوت خانے کو چلا جاتا اور مشغول ہو جاتا۔ پیر دستگیر نے فرمایا کہ پیغامبر علیہ السلام

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے قبل اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے دس مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، الخ آخر تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر ایک مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور بہشت میں ہر ایک مرتبہ کے بدلے میں ایک درجہ، اور ہر ایک مرتبہ کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب، اور اس رات دن میں وہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت میں ہوگا۔ شیطان کے مکر سے کوئی گناہ از قسم شرک وغیرہ اس سے سرزد نہ ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔

منقول ہے حضرت قطب العالم نے فرمایا، کہ شب قدر کی علامات میں کہ جن سے یہ مکاشفہ حاصل ہو جاتا ہے کہ کائنات کی ہر شئے سجدہ ریز ہے۔

پھر فرمایا حضرت ابوالحسن خرقانی رحؒ نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے جس سے یہ معلوم کر لیا جا سکتا ہے کہ اس سال طاق راتوں میں کون سی رات شب قدر کی ہے۔ اگر رمضان کی پہلی اتوار کی ہے تو شب قدر انتیس ویں شب ہوگی اور اگر سوموار کی پہلی ہے تو اکیسویں رات، اگر منگل کی ہے تو ستائیسویں رات اگر بدھ ہے تو انتیسویں رات اگر جمعرات ہے تو پچیسویں رات اگر جمعہ ہے تو ستائیسویں رات اور اگر سنیچر ہے تو تیئیسویں رات ہوگی۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے۔ روح بادشاہ ہے اس کا وزیر عقل ہے اور اسکے ملک کا لشکر خشیئۃ الٰہی ہے۔ دوسری طرف نفس بادشاہ ہے، اس کا وزیر شیطان ہے، اور اس کا لشکر خواہشات نفسانی۔ روح و نفس میں ہر وقت جنگ رہتی ہے، جب تک روح غالب رہتی ہے تو اس وقت خیرات و حسنات اور عبادتیں وجود میں آتی ہیں۔ اور اگر نعوذ باللہ منہا، نفس غالب ہوتا ہے تو فسق و فجور وجود میں آتے ہیں۔ اور دل جس سمت کو غالب دیکھتا ہے اسی کا مددگار ہو جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت سے پرواز کی صفت حاصل ہوتی ہے، نفس باوجود کہ کثیف ہے لیکن چونکہ روح کی طبیعت میں ہے اسلیے اسکو بھی صفت طیرانی حاصل ہوتی ہے۔ پیر دستگیر فرماتے تھے اگر روح غالب ہے تو آئندہ بھی راحت پہنچے گی۔ چونکہ روح کی صحبت حاصل ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ منہا نفس غالب ہو گیا تو باوجود روح چاہتی ہے کہ نیک عمل کرے مگر صحبت نفس کی نحوست کی وجہ سے روح کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ کیونکہ اصل وہی ہے اور بنی آدم کا قیام اسی کی وجہ سے ہے۔ جیسے اگر کوئی لنگڑا اور کوئی اندھا ہو اور دونوں مل کر باغ میں چوری کے ارادے سے آئیں، اندھا کہے میرے کندھے پر سوار ہو کر میوہ توڑ۔ اور لنگڑا بھی اس کے کہنے کے مطابق کرے تو یہ عزم دونوں ہی کا ہے۔ اور یہ کام دونوں کے واسطے سے ہوا ہے تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے ہیں۔ ایک روز مصطفیٰؐ اور ابوبکرؓ ایک جگہ بیٹھے تھے ایک شخص آیا اور ابوبکرؓ کو گالی دینے لگا۔ ابوبکرؓ ساکت رہے، مصطفیٰ صلعم مسکراتے رہے، کچھ دیر کے بعد ابوبکرؓ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا، مصطفیٰ صلعم کو غصہ آ گیا اور اٹھکر چلے گئے۔ ابوبکرؓ آپؐ کے پاس گئے دریافت کیا، یا رسول اللہ وہ شخص مجھکو گالی دیتا رہا تو آپ مسکراتے

Marfat.com

رہے اور جب میں نے اسکی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ خشمگیں ہو کر اٹھ آئے۔؟

آپؐ نے فرمایا جب تک وہ گالی دے رہا تھا اور تم چپ تھے تو ایک فرشتہ اسکو جواب تمہاری طرف سے دے رہا تھا، مگر جب تم نے اسکی بعض باتوں کا جواب دیا تو وہاں شیطان آگیا، اور جہاں شیطان موجود ہو میں کیونکر رہ سکتا ہوں۔

منقول ہے قطب العالم فرماتے تھے۔ تلطف و مہربانی یہ ہے کہ خلق کے ساتھ نرمی کی جائے نہ کہ سختی۔ پھر یہ روایت بیان کی۔ ایک مرتبہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے غلام کو آواز دی اس نے جواب نہ دیا۔ تو دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ آواز دی اس نے جواب نہ دیا تو خود اٹھکر گئے دیکھا کہ اپنی جگہ پڑا ہوا ہے۔ فرمایا تجھکو بلاتا ہوں کیا نہیں سنتا ہے۔ کہا سن رہا ہوں۔ فرمایا تو پھر مجھکو جواب کیوں نہیں دیا۔ بولا، آپ کی طرف سے مجھے بالکل بے خوفی ہے اس لیے جواب نہ دیا۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے تجھکو آزاد کیا۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ صوفیانہ اخلاق میں مشائخ کا احترام بھی واجب ہے۔ جو لوگ سجادہ مشیخت پر جانشین ہیں یا عمر میں بزرگ ہیں انکی حرمت و بزرگی کا لحاظ رکھو۔ اور انکی عدول حکمی نہ کرو۔

ایک واقعہ ہے کہ حضرت شفیق بلخی اور حضرت ابو تراب نخشبی، سلطان العارفین بایزید بسطامی کے مہمان ہوئے جب دسترخوان چنا گیا، ایک نوجوان کھانا کھلانے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔ دونوں بزرگوں نے کہا آؤ اور ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ جوان نے جواب دیا میں روزے سے ہوں۔

حضرت ابو تراب نخشبی نے فرمایا کھاؤ ایک ماہ کے روزے کا ثواب لو۔ اس نے کہا کیا روزہ توڑا جا سکتا ہے؟ اس کے بعد حضرت شفیق بلخی نے فرمایا۔ کھاؤ اور ایک سال کے روزے کا ثواب لو۔ اس نے انکو بھی یہی جواب دیا کیا روزہ توڑا جا سکتا ہے؟

حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا آپ لوگ اس سے ہاتھ اٹھا لیجئے کہ یہ راندۂ درگاہ ہے۔ ابھی زیادہ مدت بھی نہیں گزری تھی کہ چوری کے جرم میں پکڑا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ صوفیانہ اخلاق میں ظالم پر رحم کرنا بھی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی دجلہ کے کنارے تشریف لے گئے کہ وضو کریں، وضو کا ارادہ کیا، کلام پاک رومال پر رکھ کر وضو میں مشغول ہوئے، اتنے میں ایک عورت آئی، کلام پاک اور رومال لیکر روانہ ہونے لگی، حضرت معروف کرخی کی نظر اس پر پڑ گئی، آپ نے آواز دی اے بہن ادھر آنا۔ جب وہ آئی آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارا کوئی بچہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے؟ عورت نے جواب دیا نہیں۔ حضرت معروف کرخی نے پوچھا تمہارے شوہر ہیں؟ عورت نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بہن! کلام پاک دیدو اور کپڑا لے جاؤ۔

منقول ہے، قطب العالم فرماتے ہیں۔ پیر دستگیر کی عادت تھی روزانہ شب کو آرام کے وقت پوری حضوری قلب کے

Marfat.com

ساتھ پڑھتے تھے، دوسری چیز جو آج فرمائی وہ یہ ہے۔

خداوندا! میں قبول کرتا ہوں دین مسلمانی کو اور جو کچھ اسمیں ہے۔ اور بیزار ہوں کفر و کافری سے اور جو کچھ اس میں ہے وَاتوبُ الیہ واقول اشھدُ ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ وَرسولہ۔ اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھتے تھے، اللّٰھُمّ انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک مما لا اعلم واتوب الیک واقول لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔

منقول ہے قطب العالم نے فرشتوں کے رویت باری کے متعلق فرمایا۔ بعض کہتے ہیں تمام فرشتوں کی رویت ہوتی ہے۔ بعض توقف کرتے ہیں کہ قرآن میں کوئی نص اس کے بارے میں نہیں ہے (سب کو رویت ہوتی ہے یا کسی کو نہیں ہوتی) اور انکار بھی جائز نہیں ہے۔ دلیل کے بعد بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فرشتوں کو دیدار نہیں ہوتا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کو ایک بار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوا تھا۔

بندگی مخدوم شرف الدین یحیٰ منیری کے ملفوظہ میں بیان کیا ہے کہ کل قیامت میں جس طرح مومنوں کو دیدار ہوگا کافروں کو بھی ہوگا، لیکن بس ایک جھلک پھر عذاب دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے، اس لیے کہ جان لیں کیا نعمت ہم نے کھوئی یہ رویت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ مومنین کے لیے ان کی تکریم ہے، کافروں کے لیے سختی عذاب کے واسطے۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ آدمی جو خواب دیکھے اس کی تعبیر دانشمندوں سے پوچھے دشمن سے نہ کہے۔ کیونکہ وہ اپنے مطلب کے مطابق ہی تعبیر کہے گا۔ اچھے خواب کی بری تعبیر بدی لاتی ہے۔

اگر خواب مکروہ دیکھے تین بار اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کہے اور ہر بار آب دہن بائیں طرف ڈالے۔ اس طرح تعوذ اور تھوک پھینکنے سے شیطان پر لعنت و پھٹکار بھیجتے ہیں۔ جس پہلو پر خواب دیکھا ہے اس پہلو کو بدل کر دوسرے پہلو پر سوتے۔ اور مکروہ خواب کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ اور نہ اس خواب کی تعبیر کسی سے دریافت کرے۔ تاکہ اس خواب سے اسکو نقصان نہ پہنچے، اور اس کو مشقت و مضرت میں نہ بتلا کرے۔

یہ حکایت سنی گئی ہے کہ حضرت خواجہ ربیع جو ایک کامل بزرگ تھے، ان کے مریدوں میں ایک مرید کو شیطان نے خواب میں یہ دکھایا کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ربیع دوزخی ہے مخلوق کو اس سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ اس مرید کی نیند ٹوٹی پریشان حال وحشت زدہ، حواس باختہ سیدھے حضرت ربیع کی مجلس معلیٰ میں پہنچا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی سحر زدہ ہے بالکل گم کردہ ہوش۔ اس حال میں دیکھ کر آپ نے خیریت پوچھی اس نے خواب کا حال بیان کیا۔ حضرت ربیع کو رحم آیا اپنے پاس بلایا۔ تعوذ کرتے رہے اور ہر مرتبہ اپنے بائیں جانب اپنا آب دہن تھوکتے رہے اب اس کا مزاج درست ہوا ہوش میں آیا، آپ نے

Marfat.com

اس کو رخصت کر دیا۔

دوسرے روز پھر آیا اور اپنا خواب بیان کیا۔ آج میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک کالا کتا میرے سامنے لایا گیا جسکی پیشانی پر جلنے کے تین داغ تھے۔

حضرت ربیع نے فرمایا یہ شیطان ہے جو کل تجھے بہکا رہا تھا اور تیری اس ارادتمندی کو مجھ سے توڑنا چاہتا تھا۔ اس قسم کے خواب پر اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ پیشانی کے وہ تین داغ اسی آب دہن کے نشانات تھے جو کل تعوذ پڑھکر تین مرتبہ بائیں جانب تھوکے تھے۔

منقول ہے قطب العالم نے فرمایا۔ انبیا کے لیے معجزات کا اظہار ضروری ہے مگر اولیا کے لیے اظہار کرامت نامناسب ہے البتہ اگر دین میں فتنہ برپا ہونے کا اندیشہ ہو اس وقت اظہار کرامت ضروری ہے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی۔

ایک مرتبہ خلیفہ مستنصر باللہ کے زمانے میں ایک فلسفی جسکا نام فاراب تھا بغداد میں آیا، خلیفہ تک رسائی ہوئی۔ چونکہ خلیفہ کو خود بھی فلسفیانہ مباحث سے دلچسپی تھی، اس لیے اس کو بہت قریب کر لیا۔ روز بحث و مباحثہ ہوتا، یہاں تک، کہ خلیفہ کا میلان بھی بے دینی کی طرف ہونے لگا، کچھ سنجیدہ اور دیندار افراد نے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے عرض کیا کہ خلیفہ بے دین ہوگیا تو یہ بے دینی عام ہو جائے گی۔ اس لیے اسکی روک تھام ضروری ہے۔

حضرت شہاب الدین سہروردی مقام ولایت میں بلند ہونے کے ساتھ علوم متداولہ فلسفہ و کلام میں بھی عبور تام رکھتے تھے، اور خصوصیت سے انکو متوجہ کرنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ اپنے زور علم سے اس فلسفی کو زیر کریں گے۔

اس خبر کے ملتے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی اٹھے۔ خلیفہ کی قیام گاہ پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ خلیفہ کو آپکے آنے کی خبر ملی اسی وقت خلوت خاص میں جہاں فلسفی سے مباحثہ میں مشغول تھا، آپ کو بلالیا۔ اور آپس کی بحث بند کر دی۔

آپ نے دریافت فرمایا اس وقت کس موضوع پر آپ حضرات مباحثے میں مشغول تھے۔ خلیفہ اور فلسفی دونوں ہی نے اس کا اظہار مناسب نہ سمجھا، بات چھپائی اور کہنے لگے کوئی بحث نہ تھی دوسری باتیں ہو رہی تھیں۔

لیکن شہاب الدین سہروردی بہت اصرار اور الحاح سے کہنے لگے۔ آخر مجھ سے کیا پردہ ہے آخر میں بھی سنوں جب آپ کا اصرار بہت بڑھا تو فلسفی متوجہ ہوا۔ اس وقت بحث یہ تھی فلک کی حرکت طبعی ہے یا قسری ہے یا ارادی؟ یعنی فطرۃً گردش کر رہا ہے، یا کوئی حرکت دے رہا ہے؟ کیونکہ ارادی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ البتہ طبعی اور قسری میں گفتگو ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے فلک کی حرکت طبعی ہے۔

Marfat.com

حضرت شہاب الدین سہروردی نے فرمایا قشری ہے اس شکل وصورت کا فرشتہ ہے جو اس کو حرکت دیرہا ہے۔ اللہ کے حکم سے۔

فلسفی نے کہا ثبوت؟ کسطرح؟ اور ہنس پڑا۔ اسکے بعد شیخ سہروردی خلیفہ اور فلسفی کو اس چھت کے نیچے سے جہاں یہ بیٹھے تھے باہر لائے اسوقت آسماں کی طرف رخ کر کے فرمایا۔

خداوندا! جو کچھ تو اپنے خاص بندوں کو دکھاتا ہے ان کو بھی دکھادے۔ اسکے بعد خلیفہ اور حکیم کی طرف رخ کر کے فرمایا آسماں کی طرف دیکھو۔ دونوں نے آسماں کی طرف نگاہ کی، اس فرشتے کو دیکھا کہ آسمان کو ہلا رہا ہے۔ خلیفہ اس مذہب سے پھر گیا اور مذہب اسلام پر راسخ ہوگیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

قطب العالم (سعد خیر آبادی) نے شب شانزدہم شہر ربیع الاول کو ایک سو آٹھ سال کی عمر میں سنہ نو سو بائیس ہجری میں انتقال فرمایا۔

Marfat.com

ذکر سراج الاسلام شیخ محمود نور اللہ مرقدہٗ

آپ قطب العالم (اسعد خیر آبادی) کے بھتیجے تھے، آپ کے والد کا نام شیخ محمد بن قاضی بدھن تھا، بیعت و خلافت قطب العالم سے تھی، قطب العالم نے حضرت سلطان العاشقین مخدوم شیخ سارنگ رح کا جبہ اور حضرت مخدوم مینا کا خرقہ، جو قطب العالم کو پیر دستگیر (شیخ مینا) سے ملا تھا، شیخ محمود کو عطا فرما کر اپنا جانشین بنایا۔ قطب العالم کی وفات کے بعد سراج الاسلام شیخ محمود سولہ سال زندہ رہے۔ اور سجادہ پر بیٹھے۔

منقول ہے کہ بندگی میاں صفی جو قطب العالم کے خلیفہ تھے اور قطب العالم ہی کی طرح حصور (غیر شادی شدہ) رہے، قطب العالم کی توجہ بھی انکی طرف بہت زیادہ تھی، وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ قطب العالم پیر دستگیر کا خرقہ مجھکو عنایت فرمائیں گے۔ مگر سراج الاسلام کو عطا فرمایا۔ اور روش بھی یہی ہے کہ بزرگان وہ خرقہ جو اپنے پیر سے پاتے ہیں کسی خلیفہ کو نہیں دیتے ہیں اگرچہ خلافت بہتوں کو عطا کرتے ہیں۔ لیکن وہ جامہ متبرک جو اپنے پیر سے پاتے ہیں وہ اسی کو دیتے ہیں جسکو اپنے پیر کے حکم پر پاتے ہیں۔ اگر میاں صفی کو اپنے زمانہ حیات میں خرقہ خلافت عطا کرتے تو ایک بات تھی۔ میاں صفی اور شیخ سراج الاسلام کے درمیان کبیدگی پیدا ہوئی۔

ایک مرتبہ قطب العالم کے عرس کے موقع پر خانقاہ میں مجلس سماع تھی اکثر خلفا اور اطراف کے افراد شریک تھے بندگی مخدوم شیخ سراج الاسلام اپنی جگہ کھڑے تھے، عرس کے موقع پر حضرت قطب العالم کی روح طالع ہوئی بندگی شیخ سراج الاسلام نے درک کیا، اور اپنی جگہ سے الگ ہو کر کھڑے ہو گئے اس چیز کا ادراک شیخ صفی کو بھی ہوا اس وقت انھوں نے سمجھا کہ کس پائے کا کشف انکو حاصل ہے اسی روز سے کبیدگی دور ہو گئی۔

یہ مقام ان کو اس بنا پر حاصل ہوا کہ سراج الاسلام تصرف دنیاوی بہت رکھتے تھے، کسی فقیر یا سائل کو پیر زنگہ سے کم نہیں دیتے تھے۔ قطب العالم فرماتے تھے میرا فرزند اتنا عالی ہمت ہے کہ ایک روز میں اسے عطا کروں گا۔ ان کی عالی ہمتی کا قصد تھا کہ قطب العالم کے منظور نظر ہوئے۔ ماحصل یہ ہے کہ اکثر مردماں انکو اہل دنیا میں خیال کرتے تھے۔ انکے اندرونی احوال سے واقف نہ تھے۔

Marfat.com

منقول ہے کہ میاں الہدیہ خورد خیرآبادی جو عالم دین اور صاحب سماع تھے بندگی مخدوم سراج الاسلام شیخ محمود کے مرید و خلیفہ تھے، انکے انتقال کے وقت میں حاضر تھا کہ یکایک انکے چہرے کی رنگت بدلی غمگینی اور اندوہ کے اثرات ظاہر ہوئے پھر بیہوش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے بہت خوش و خرم۔ میں نے حال پوچھا۔ بولے مجھے اپنی عاقبت کے متعلق بہت اندیشہ تھا، میں نے دیکھا کہ میرے پیر کی روح نمایاں ہوئی اور میرا ہاتھ پکڑکر مجھکو قطب العالم کے روبرو پیش کیا۔ انھوں نے پیر دستگیر مخدوم شیخ میناؒ کے پاس پہنچایا، اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ علیہ السلام تک پہنچایا۔ حضرت پیغامبرؐ کی زبان پر میں نے بہت بشاشت پائی، حکم ہوا جسکو میاں مینا اور میاں سعد قبول کریں۔ وہ میری درگاہ میں بھی مقبول ہے خاطر جمع رکھو۔ اسوقت مجھے اطمینان ہوا، اب تم لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں، میں اسی حالت میں تھا کہ رحلت فرمائی۔

منقول ہے کہ سراج الاسلام حسن و جمال میں بے مثال تھے لوگ آپکو اس امت کا یوسف کہتے تھے۔ سخاوت و کرم فرمائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ جیسا کہ اس کا ذکر سطور بالا میں آ بھی چکا ہے۔ جب انکی سخاوت و بخشش عوام و خواص میں مشہور ہوئی حاجتمند ہر جانب سے آنے لگے۔ ہر مظلوم جو روپے کی وجہ سے کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار تھا ان کے پاس آنے لگا۔ اگر روپیہ موجود ہوتا، اسی وقت عنایت فرماتے، ورنہ ضمانت لیکر اسکو رہائی دلواتے اور وعدہ پر اسکی رقم واپس کر دیتے۔ چنانچہ ایک واقعہ ہے کہ پرگنہ فتحپور کے چودھری جنکا نام میاں جیو تھا، موضع بھوا دمیں رہا کرتے تھے، سراج الاسلام کے مرید بھی تھے۔ حاکم پرگنہ فتحپور سے کئی لاکھ روپے لگان پر زمین لی تھی محاسبہ کے وقت بیس لاکھ روپے اُن پر باقی کرے، حاکم روپے کا مطالبہ کر رہا تھا انکی کیفیت اس آیت کے مصداق تھی۔ لایعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد۔

جب بہت عاجز ہوئے تو کہنے لگے مجھکو خیرآباد میرے پیر کے پاس لے چلو وہیں وصول کروں گا۔ انکو لے آئے اپنے پیر سے عرض کیا میرے ضامن ہو جایے ایک ماہ کا وعدہ کرتا ہوں روپے رعیت کے پاس ہیں وصول کر کے ادا کر دوں گا۔ حضرت شیخ نے خزانچی سے پوچھا، روپیہ موجود نہ تھا اور نہ ان کے لیے کوئی بات نہ تھی۔ مجبوراً ضمانتی خط لکھ کر دیدیا۔ وہ بے انصاف جیسے ہی اسکو چھٹکارا ملا، جو گیا تو گیا۔ ؎

چو گنجشک در باز دید از قفس — قرارش نماند اندر اں یک نفس
چو باد صبا آں زمیں سیر کرد — بہ سیر یکہ بادش رسیدے نگرد

جب وعدہ تمام ہوا حاکم اپنی پوری جماعت کے ساتھ خیرآباد آیا، اور روپے کا مطالبہ کیا، آپ نے فرمایا یہ روپیہ بادشاہ کا ہے ہمکو بادشاہ کے پاس چلنا چاہیئے اور معاف کرانا چاہیئے۔ خزانے میں ایک لاکھ روپیہ بلا دہ دیدیا گیا۔ بقیہ کے لیے بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک کثیر جماعت خلفا، علما، اور طلبہ کی ہمراہ ہو گئی۔ بادشاہ وقت سلطان ظہیرالدین محمد بابر تھا۔ جب ایک دوسرے

Marfat.com

کی ملاقات ہوئی بادشاہ آپکے چہرۂ مبارک کے دیدار اور گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ اسی وقت روپے معاف کردیئے۔ اور بولا ایسے ایسے لوگ ہندستان میں ہیں۔

اسی زمانے میں محمد ہمایوں بادشاہ جو اس وقت شاہزادہ ولی تھا۔ باپ سے دلگیر ہوکر دہلی چلا گیا تھا۔ اس کے لیے دوسری ملاقات میں بادشاہ نے حضرت جیو کو تکلیف دی کہ کسی طرح شاہزادے کو دلاسا دیکر لے آئیں۔

رخصت کے وقت حضرت شیخ جیو نے فرمایا۔ بادشاہوں کی غیرت بہت ہوتی ہے ایسے مواقع میں اپنے پرائے کا لحاظ نہیں کرتے ہیں آپ قسم کھاکر کہیے کہ شاہزادے کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی تو میں لے آتا ہوں۔ بادشاہ نے قرآن کی قسم کھائی اور کہا ؎ کسے آزار جانِ خود نخواہد ہیچ آفت رواں خود نخواہد

جب آپ شاہزادے کے پاس پہنچے، شاہزادہ کو یہ خبر آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ اس سرگزشت سے بہت خوش تھا۔ جب ملاقات ہوئی دونوں کے درمیان صحبت راست آئی۔ دوتین روز کے بعد بادشاہ کی خدمت میں روانہ ہوئے بادشاہ سے ملے، بادشاہ نے بہت مہربانی کا سلوک کیا۔ حضرت شیخ جیو کو سراج الاسلام کے لقب سے نوازا۔ جب شیخ جیو بادشاہ سے رخصت ہونے کے ارادے میں تھے بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی تکلیف اتنی بڑھی کہ اسی بیماری میں انتقال کر گیا۔ تخت سلطنت پر ہمایوں بادشاہ تخت نشیں ہوا، اگرچہ بابر نے سراج الاسلام کے خطاب سے نوازا تھا لیکن ہمایوں نے بھی اس پر مزید اضافہ کیا اور بیس ہزار بیگھہ اراضی کا فرمان اپنے مہر و دستخط سے مزین کر کے دیا۔ پھر حضرت شیخ جیو خیرآباد تشریف لےگئے۔ روضۂ متبرکہ و مطہرہ (اسعد خیرآبادی) کی جملہ عمارتیں سراج الاسلام کی فرمائش سے بنی ہیں۔ اگرچہ قطب العالم نے اپنی زندگی ہی میں اسکی اساس و بنیاد رکھی تھی مگر تکمیل تک سراج الاسلام کی سعی و کوشش سے پہنچی ہے۔ ع خدااش خیر دہد ہرکہ ایں عمارت کرد۔ کیسی عجیب و غریب، کیا صاف ستھری پر فضا اور ہوادار ہے۔ بس یوں کہئے۔ لم یخلق مثلہا فی البلاد ہ (ایسا کوئی شہر ہی نہیں بسا)۔

منقول ہے۔ میاں شیخ الہدیہ بزرگ خیرآبادی، ان کا اصلی وطن قصبہ سندیلہ تھا، وہ کہتے ہیں میں چھ سال کا تھا کہ میرے والد نے مجھے اپنے ساتھ لاکر قطب العالم سے مرید کرادیا تھا پھر میں جاکر تحصیل علم میں مشغول ہو گیا۔ جب فارغ التحصیل ہوکر اپنے گھر آیا، اسوقت قطب العالم کے سجادہ پر سراج الاسلام بندگی شیخ محمود جلوس فرما تھے۔ ان کے زمانے میں علما، طلبہ، قوالان اور دیگر مخلوق کا ہجوم زیادہ سے زیادہ تھا۔ مجھے بھی سندیلہ سے بلاکر خیرآباد میں بسا دیا۔ میں بھی بچوں کی تعلیم میں مشغول ہوا۔ میاں شیخ نظام الدین ساکن امیٹھی بھی طلبہ کو درس دیتے تھے۔ ایک روز میرے اور میاں نظام الدین کے درمیان تفسیر مدارک میں مباحثہ ہوا۔ میں نے کہا سراج الاسلام کو حکم بنائیں وہ جو فرمائیں ہم دونوں تسلیم کرلیں۔ سراج الاسلام قرآن کی چودہ آیتوں میں زیر پڑھتے تھے، تراویح میں ختم قرآن قطب العالم کے زمانے سے کرتے تھے اور ان کے بعد بھی کرتے رہے۔ تفسیر میں عدیم المثال تھے۔ انکی روش یہ تھی کہ نماز جمعہ کے بعد تفسیر بیان فرماتے اس کے بعد علمی بحث ہوتی اسکے بعد مجلس سماع بعد اختتام سماع کھانا آتا، خلق اللہ

Marfat.com

کھاتی تھی۔ جب میں نے اس مباحثہ کو جو میرے اور میاں نظام الدین کے درمیان تھا پیش کیا، ابھی میں نے بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا، میاں شیخ الہدیہ بس کرو میں سمجھ گیا، کہ حق تمہارے ہی طرف ہے۔ سبحان اللہ کیا نازک طبیعت پائی تھی۔ یہ بیت آپ ہی کے حق میں زیب دیتی ہے ؎

چہ خوش است ہمزبانی بحریف نکتہ دانی
کہ سخن نگفتہ باشم بسخن رسیدہ باشد

منقول ہے کہ بندگی مخدوم سراج الاسلام نے تیسری ماہ صفر ۹۳۲ھ کو رحلت فرمائی۔

Marfat.com

ذکر بندگی مخدوم شیخ کمال روح اللہ روحہ

آپ کی مدح و تعریف ہم جیسوں کے مرتبہ والوں کے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنی استعداد اور قدر و مرتبہ کے اعتبار سے کچھ لکھ دیا ہے۔ جس نے جیسا سمجھا ویسا لکھا۔ جو کچھ لکھا وہ اسکی اپنی استعداد اور مرتبہ کے مناسب ہوگا لیکن فقیر حضرت کی خدمت سے بہرہ ور ہوا ہے، آپ کے الطاف کی خوشبو میرے مشام جان تک پہنچی ہے۔ ان کی نوازش میرے حال پر رہی ہے۔ حضرت والا کے احوال کا اپنی استعداد کے مطابق مشاہدہ کیا ہے۔ اس لیے صداقت اور سچائی کے ساتھ پورے عجز و عقیدتمندی کی بنیاد پر کچھ احوال و اقوال حضرت والا (بندگی شیخ کمال) کے لکھ رہا ہوں۔ اللہ ان کے احوال سے ہم لوگوں کو بھی حصہ عنایت فرمائے۔

حضرت والا ابھی تین ہی برس کے تھے کہ آپ کے والد سراج الاسلام بندگی شیخ محمود قدس سرہ نے دار فنا سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ خرقۂ متبرک جو قطب العالم نے انکو دیا تھا انکے (اپنے بیٹے مخدوم کمال کو) حوالہ کیا، پہننے کی اجازت دیکر اپنا خلیفہ و جانشین کر دیا تھا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ایک بچے کو خلافت تفویض کرنی کیسے درست ہے تو میں جواب میں کہونگا کہ ہدایتہ السعداء میں خزانتہ العارفین سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے لوٹے تو خرقہ حضرت علی ولی کو عطا کیا جو سیرت میں بزرگ مگر صورت میں خورد سال تھے، کہ علی چہار سالہ یا سہ سالہ تھے۔ پیغامبر صلعم نے جس روز حضرت امام حسین کو خرقہ مبارک پہنایا ہے اس وقت وہ چھ سال کے تھے، حضرت حسین سے خرقہ خلافت و اجازت بطور استخلاف علی زین العابدین کو پہنچا اس وقت علی اصغر (امام زین العابدین) تین چار سال کے تھے، تو اس سے ثابت ہوا کہ بچے اور نابالغ کو خلافت دینی یا تفویض کرنی جائز ہے۔

حضرت والا ابتدائے حال سے مرتبہ کمال تک دغدغہ عشق سے خالی نہیں تھے حضرت کے تمام احوال، حجاب اور پردے ہی میں رہے۔ سر عشق کا کتمان حضرت والا کی طینت و فطرت تھی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ التصوف انما ھو تلبس و کتمان، تصوف پوشیدگی اور کتمان ہے اسرار معانی کی پوشیدگی میں پوری کوشش کرتے تھے، اپنے آپ کو غیروں کی نظر سے چھپاتے تھے ابتدائے احوال میں بحکم محبت ظاہری جمیل صورتوں کے ساتھ گرفتاری کا امکان تھا اس لیے اپنی اس کیفیت کے اظہار سے محترز رہا کرتے تھے، بقدر قوت امکاں (جہاں تک ممکن تھا) اس کو چھپاتے تھے۔ اگر معانی عشق کا غلبہ اور اسرار محبت کا استیلا ہوتا طبیعت کو دوسری طرف مشغول کر لیتے تا کہ قلبی کیفیت ظاہر نہ ہو۔

کار ما با عشق خوبانست و ہر سو عالمی دپئے انکار او، او بمیناں در کار خویش

Marfat.com

لیکن جسوقت صور ظاہر میں شہود حقیقت کا مشاہدہ کرتے تھے۔ تو فرماتے تھے۔

چشمۂ آفتاب می بینم لیک در طشت آب می بینم

اس معاملہ میں انکی پردہ پوشی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ وہم وگماں سے باہر ہے۔ محبت کا منشا، صاحب کمال اشغال فیض روحانی کا دغدغہ، وسوسہ خطور نفسانی سے مقصود حصول محبت ہے۔ ان سے خوشدلی اور راحت مقصود نہیں ہے ؎

غرض از عشق تو ام چاشنی درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

منقول ہے۔ حضرت ایشاں، فرماتے تھے ناممکن ہے کہ کوئی مرتبہ کمال ولدیت کو پہنچے، مگر اسی وقت جبکہ اللہ تعالیٰ اسکے اسرار پر پردہ ڈالدے۔ اور مخلوق کی نگاہ سے اسکو پنہاں کردے۔ "اولیائی تحت قبائی" کے یہی معنی ہیں، یہ صفات بشریت کی قبا ہے یہ کسی کپڑے کی قبا نہیں۔ جب صفات بشری ظاہر ہوتی ہیں مخلوق اسکی باطنی کیفیت سے ناواقف ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ اس کی حقیقت سے واقف ہے۔ لایعرفھم غیری کا یہی مفہوم ہے۔

حضرت والا کو بادشاہان وقت شرف صحبت کیلئے تکلیف دیتے تھے، اور آپکی صحبت کو غنیمت شمار کرتے تھے۔ خصوصاً سلطان جلال الدین محمد اکبر نے کم وبیش بیس سال آپ کو اپنی صحبت میں رکھا۔

(حضرت والا کا) یہ وہ مقام ہے جہاں اس مقام والے پر فردانیہ غالب آتی ہے۔ اپنے اور غیروں کے لیے برداشت زحمت اس مقام کی معراج ہے۔ جو لوگ اس مرتبہ پر فائز ہیں افراد کہے جاتے ہیں۔ افراد تجلی ذات سے متجلی ہیں یہ قطب مدار سے افضل ہیں۔ افراد تجلی ذات میں ہیں یہ تجلی ذات انکو اخبار و آثار کونین سے بے خبر رکھتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ سلطان فیروز شاہ نے مخدوم شیخ نصیر الدین اودھی کو کچھ دنوں ساتھ رہنے کی تکلیف دی وہ بادشاہ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہانسی کے حدود میں پہنچے تو شیخ قطب الدین منور قدس سرہ نے چاہا کہ حضرت فرد حقیقت (نصیر الدین اودھی) کی ملاقات کے لیے روانہ ہوں۔ حضرت (نصیر الدین) نے خادم کو بھیجا کہ آپ نہ آئیے ہم لوگ آرہے ہیں۔ تاکہ پہلے بادشاہ آپ سے قدم بوس ہو اور اس کو سعادت حاصل ہو، حضرت مخدوم (نصیر الدین) چلے بادشاہ نے سنا تو وہ بھی سوار ہوکر ساتھ چلا۔ جب نزدیک پہنچے تب بھی حضرت مولانا منور اسی طرح بیٹھے رہے۔ ہجوم کی وجہ سے نہ اٹھے۔ اور فرمایا کہ اے برادر اب بھی رخصت ہے اور روانہ ہوگئے۔ لیکن شیخ منور نے وداع نہ کہی تھی۔ راستے میں بادشاہ حضرت مخدوم (نصیر الدین) سے ملا، اور اس نے کہا کہ آج میں نے نذر مانی ہے کہ دونوں بزرگوں کو ایک ہی سجادہ پر بٹھاؤں اور خود زانوئے ادب تہ کرکے آپ کے سامنے بیٹھوں۔ اس سبب سے بادشاہ مخدوم نصیر الدین کو واپس لے گیا۔ پھر جب اٹھنے لگے تو شیخ منور نے مخدوم نصیر الدین سے کہا۔ اے برادر مولانا نصیر الدین اب رخصت ہے"، بادشاہ کو تعجب ہوا" اب" کا کیا مطلب ہے۔ حضرت مخدوم نصیر الدین سے پوچھا۔ (اب کا کیا مطلب)؟

Marfat.com

حضرت مخدوم نے فرمایا جب تم سے میں نے انکو رخصت کیا تھا اس وقت انھوں نے وداع نہیں کہی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ابھی ملاقات باقی ہے۔ یہی سبب تھا کہ تم کو انھوں نے دوبارہ کھینچ لیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس مرتبہ "اب" کا لفظ استعمال کیا۔ اب بادشاہ کو اور بھی تعجب ہوا، کہا اے مخدوم عالم، انکو خبر تھی کہ دوبارہ ملاقات ہوگی اور آپکو۔ مخدوم نے فرمایا نہ تھی، کیونکہ میں ان کی ولایت میں تھا، انھوں نے بادشاہ کا حوصلہ دیکھ کر یہ جواب دیا ہے۔

لیکن میر سید گیسو دراز جب حضرت مخدوم کی خلوت خاص میں پہنچے تو اصل سبب دریافت کیا، مخدوم نصیر الدین نے فرمایا، میں تجلی ذات میں تھا کہ فردانیت میں ہوں مجھے کچھ اخبار و آثار کی خبر نہ تھی، لیکن برادر مولانا منور اس وقت تجلی افعال میں تھے بقصد، اخبار قلبی و عالمی ان پر روشن تھے۔

ماحصل یہ ہے کہ بعض بزرگان بادشاہوں کی صحبتوں اور انکے تکلفات کو روا رکھتے ہیں۔ اور اختیار کرتے ہیں۔

حضرت والا پر ابتدا میں سکر غالب رہتا تھا، کبھی مستی کہ کسی کو ان کے سامنے ٹھہرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی جو بھی انکو دیکھتا خوف سے گوشے میں چھپ جاتا۔ آپ کے خوف سے مخلوق میں دہشت اور وحشت پیدا ہوتی تھی گویا شیر ہے۔

بعض معاندین و منکرین جو اس حال کو دیکھتے یا سنتے تو کہتے تھے کہ شراب پی ہے اور خم کے خم لنڈھا گئے ہیں۔ نادانوں نے کیا کیا افترا اللہ کے دوستوں پر نہیں کیا ہے۔ مگر اس کا کوئی اثر بھی نمایاں ہے؟ کوئی زمانہ مفتریوں اور کذابوں سے خالی نہیں رہا ہے۔ پیغامبر صلعم پر کیا افترا کافروں نے نہیں کیا ہے۔ چنانچہ خود خدا نے خبر دی۔ ان ھی لا افتراء، اور افتری علی اللّٰہ کذبا" اس کے علاوہ بھی کتنی جگہ کافروں کے افترا کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اس قسم کے الزامات حضرت والا کی ذات کے ساتھ بھی یہی افترائی قسم کے ہیں۔

حضرت والا ریا سے بہت ڈرتے تھے، ہرگز (لوگوں کے سامنے) زیادہ نوافل نہیں پڑھتے تھے، اور نہ لبوں کی حرکت سے ورد کرتے تھے۔ اس کے باوجود باطن میں استغراق اتنا تھا کہ ایک لمحہ بھی حق سے غافل نہ ہوتے تھے: فرماتے تھے ؎

ہر آں کو دور از دوے یک زماں است　　　　در آں دم کافر است اما نہاں است

(اس حال میں) مخلوق کی گفتگو کا شعور نہ ہوتا تھا، لیکن لوگوں کی باتوں کا جواب دیتے تھے فرماتے تھے ؎

مستم کن آں چناں کہ ندانم زبیخودی　　　　در عرصہ خیال کہ آمد کدام رفت

فرماتے تھے حضرت پیغامبرؐ نے ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں فرمایا۔" انبیا و رسل کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں یہ برتری اور بزرگی صوم و صلوٰۃ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس محبت و اشتیاق اور سوز و عشق کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پیدا کر دیا ہے تو اصل عمل دل کا ہے نہ جوارح و اعضا کا ہے۔ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ عمل جو حرکات قلب سے ہو اس

Marfat.com

عمل سے افضل ہے جو جوارح کی حرکات سے سرزد ہوتا ہے۔"

جس وقت آپکو رقت ہوتی تھی اور آنسو کے سفید قطرات آنکھوں سے ٹپکتے تھے، اس وقت مخلصین کہا کرتے تھے کہ اسوقت مقام ابوبکر صدیق میں ہیں۔ نیز صاحب اللامعہ نے تذکرۂ ابن مخدومی سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام محمد تقی فرماتے ہیں القصد الی اللہ تعالیٰ بقلوب ابلغ من رفقاء الجوارح بالاعمال۔ یعنی دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا نافع تر ہے، جوارح کو محنت میں ڈالنے سے۔ اصل چیز پروردگار کی طرف دلی توجہ ہے۔ اور جسم کا عمل اس کی فرع ہے۔ بے حضور دل کے جسمانی عمل کی مثال تن بیجان ہے۔

حضرت والا کو کافروں سے جہاد کا بہت شوق تھا، بادشاہ مذکور (اکبر) کے ساتھ کافروں کی جنگ میں شریک رہے، اور ایک بڑے پتھر سے مجروح بھی ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حیات بخشی، لیکن کبھی کبھی اس میں درد بھی ہوجاتا تھا۔ چند مرتبہ تن تنہا، کافروں کے بادشاہ پر حملہ آور بھی ہوئے ہیں۔ ان کے اکابر کو مارا بھی ہے انکو قید بھی کیا ہے۔ ہمیشہ اس بات کی طلب تھی کہ کافروں کے ہاتھ سے جام شہادت پیئں۔ بادشاہوں کے ضعف اور کمزوری کے زمانے میں جبکہ اطراف سے کافر شہر پر دوڑ پڑا کرتے تھے۔ خود بدولت سوار ہوکر شہر کے باہر چلے جاتے اور ان لوگوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کفار کا لشکر محض نام سنکر واپس ہوجاتا تھا۔ یہاں تک ہوتا کہ آپ کا پائے مبارک پکڑ کر معذرت کرتے اور رخصت ہوجاتے۔ معلوم اللہ تعالیٰ کافروں کے دل میں کیا خوف و دہشت پیدا کردیتا تھا، بس کلام پاک کی یہ آیت یاد آجاتی ہے۔ وقذف فی قلوبھم الرعب فریقا تقتلون وتاسرون فریقاً۔

اسی زمانے میں تنہا پیادہ پا، تلوار حمائل کرکے سپر ہاتھ میں لیکر گشت کرتے اور لوگوں سے کہتے تم آرام سے سوؤ، میں تمہارا دوست ہوں۔ کبھی اگر دل میں آجاتا تو کسی شخص کو پکڑ کر کشتی لڑتے اور ہرگز مغلوب نہ ہوتے تھے سب پر غالب رہتے تھے۔

ایک روز دل میں ایک بات آئی، میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں سنت نبوی کا خیال رکھتا ہوں لیکن ایک بات میرے دل میں کھٹک رہی تھی۔ ایک روز لطائف (اشرفی) کے ایک لطیفہ میں دیکھا، لکھا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دوستوں کے ساتھ کشتی کی ہے مجھے اطمینان ہوا۔

حضرت والا جب شعرا، علما فضلا سے گفتگو کرتے تھے تو وہ سمجھتے تھے کہ اس فن میں انکے جیسا کوئی نہیں ہے۔ اور عام لوگ یہ سمجھتے تھے کہ روزہ، نماز کے مسائل سے زیادہ کچھ نہیں جانتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل زیادہ نہیں کی تھی، لیکن فیض الہی۔ اور مواہب لامتناہی منقطع نہیں ہوئے ہیں۔

علم موسیقی میں بھی پوری مہارت رکھتے تھے، اکثر فارسی اور ہندی اشعار کی ایسی طرزیں بنادی ہیں کہ قوالوں اور

Marfat.com

خوش طبعوں کی زبان پر ہیں لوگ ثانی امیر خسرو کہا کرتے تھے۔

حضرت والا جب رقص و حالت میں آجاتے تھے تو شہر کے مسلم وغیر مسلم مرد و عورت جو بھی سنتا کہ آپ کے یہاں محفل سماع ہے بے اختیار دوڑ پڑتے تھے اور آکر آپکو دیکھتے تھے، آپکی آنکھوں کا یہ حال ہوتا جیسے دو بہشتی چشمے ہیں کبھی خشک نہ ہوں گے۔ چنانچہ آپکی شورش قلبی کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا تھا، اور کوئی شخص بے رقت نہیں رہتا تھا۔ آپ کے اسرار اس وقت منکرین اور معاندین پر واضح ہو جاتے تھے اور سب یک زبان ہو کر کہتے تھے کہ آپ عارف باللہ ہیں۔ آپکی بے قیدانہ وضع کی وجہ سے جو دوسرے قسم کا گماں لوگوں کو رہا کرتا تھا اس (کمال کا) وہ اقرار کرتے تھے اور معافی کے خواستگار ہوتے تھے مشہور ہے جس وقت داؤد علیہ السلام زبور پڑھا کرتے تھے تو ملائک اللہ تعالیٰ سے اجازت لیکر زبور سننے آیا کرتے تھے۔ اس فقیر کے اعتقاد میں بھی ایسا ہی ہے کہ فرشتے اللہ رب العزت سے اجازت لیکر آپ کے حالات دیکھنے کے لیے حاضر ہوتے تھے بخدا میرے نزدیک یہ بالکل مبالغہ نہیں ہے۔ اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے دیکھا ہے۔

عموماً آپ کا لباس اکہرا ہوا کرتا تھا مگر بزرگوں کے عرس کے روز پیراہن (عبا) پہنتے تھے۔ اور عیدین میں بزرگوں کے خرقے بھی پہنتے تھے۔ خلق اللہ کو اس کی زیارت سے مشرف کرتے تھے۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ بزرگوں کے لباس میرے جیسے انسان کے بدن پر ہوں۔

حضرت والا فرماتے تھے کہ میرے نزدیک اس سے بڑا کوئی جرم ہی نہیں کہ بندہ خود کو قصوروار اور مجرم نہ سمجھے۔

حضرت والا انتقال سے ایک سال قبل سے ہی دنیا اور اہل دنیا سے تعلقات منقطع کر چکے تھے۔ تنہائی اور عزلت نشینی اختیار کر لی تھی اپنے آپ کو کسی کو نہیں دکھاتے تھے۔ اگرچہ قدیم مخلصین آتے ملاقات کے لیے الحاح وزاری کرتے مگر آپ ذرا بھی ملتفت نہ ہوتے۔ اور فرماتے ایسا سمجھو کہ فلاں اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ جب وفات کو تین مہینے باقی رہے تو خود کو بیمار ظاہر کرتے تھے۔ کھانے پینے سے احتراز کرتے تھے، اور مخلوق کی گفتگو سننا پسند نہیں کرتے تھے کہتے ہیں سخت بیمار ہوں بات چیت مجھے اچھی نہیں لگتی ماسوی سے تعلق منقطع ہو گیا تھا مگر جہاد کو اب بھی دوست رکھتے تھے کبھی فقیر سے کہتے سکندر نامہ پڑھکر سناؤ یہ فقیر آپ کو سکندر کی کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کی داستان سناتا۔ افسوس کرتے کہ اللہ نے مجھے شہادت نصیب نہ کی۔ فقیر جب دیکھتا تو کوئی بیماری ظاہر نہ ہوتی، بجز اس کے کہ جب دور وزوفات کو باقی رہے تو وہی پرانا درد جو کافروں کے ہاتھ سے پہنچا تھا پیدا ہوا آخرکار اسی تکلیف میں اس جہاں سے تشریف لے گئے۔

سبحان اللہ کیا عالی مشرب رکھتے تھے کہ متقدمین سے متاخرین تک نہ کسی میں دیکھا گیا نہ سنا گیا۔ مگر بعض بے تکلفانہ باتیں شیخ فخر الدین عراقی سے بعض نسخوں میں دیکھنے میں آئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

آپ کی وفات تیئسویں[1] شعبان سنہ نو سو اٹھاسی میں ہوئی والد کی وفات کے بعد پچاس سال زندہ رہے۔ اور مسند سجادگی پر جلوس فرمایا۔ آپ کی عمر تریپن سال کی ہوئی۔ پیران سلسلہ کا جو خرقہ آپ کو ملا تھا وہ محض رافت ورحمت اور شفقت کی وجہ سے اس فقیر کثیر التقصیر اس رسالے کے مؤلف خواجہ کمال حضرت قطب العالم کے آستانہ کے جاروب کش کو عنایت فرمایا اور پہننے کی اجازت دی۔ الحمد للّٰہ علی ذلک والمنۃ اللّٰہ۔ اگرچہ یہ فقیر ایسے بزرگ کام کے لائق نہ تھا۔ ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

کسی بزرگ نے فرمایا ہے تمام لوگ مردوں سے میراث پاتے ہیں مگر یہ طائفہ اولیا زندوں سے میراث پاتے ہیں۔ فقیر کو اس مضمون کی تصدیق ہوگئی کہ بیشک ایسا ہی ہے۔

الٰہی ان بزرگوں کے طفیل میں جنکا ذکر اس رسالے میں کیا گیا ہے اس مؤلف کو اس دار فانی سے ایمان کے ساتھ لے جا اور ان سے ملا اور ان کے زمرے میں شامل کر۔ میں اپنی بھلائی کو نہیں جانتا ہوں جیسا کہ تو جانتا ہے ان کا کام تیری طلب اور حسن عمل پر موقوف ہے اے خدا کیا ہوگا اگر تو میری جگہ بھی ان لوگوں میں بنا دے۔

تمام ہوا، رسالہ مسمیٰ بہ تحفۃ السعداء بخط احقر العباد خواجہ عبد اللہ عفی عنہ بتاریخ دسویں شعبان المعظم ۱۲۰۶ ہجری۔
الحمد للہ کہ یہ کتاب بخط بے ربط منظفر علی ساکن قصبہ مھونہ باڑی ایک پاس دن رہتے ہوئے ۱۳۰۳ھ میں اختتام کو پہنچی۔

●●

---

[1] نو سو بیاسی (۹۸۲ھ) ہونا چاہیے۔ (ادارہ)

Marfat.com

نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

تحفۃ السعداء

مصنفہ

خواجہ کمال

(م . بعد ۱۰۱۶ھ)

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

Marfat.com